سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(سوموار 25، منگل 26، جمعتہ المبارک 29۔ جنوری، سوموار یکم، منگل 2، منگل 23۔ فروری 2021)

(یوم الاثنین 11، یوم الثلاثہ 12، یوم الجمع 15، یوم الاثنین 18، یوم الثلاثہ 19۔ جمادی الثانی، یوم الثلاثہ 10۔ رجب المرجب 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : اٹھائیسواں، اُنتیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ جات : 1 تا 5

جلد 29

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 25۔جنوری 2021

جلد 28 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	1
2۔	ایجنڈا -----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار -----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل -----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	معزز ممبر محترمہ منیرہ یامین ستی، معزز ممبر جناب محمد الیاس کے بھائی، معزز ممبر جناب نشاط احمد ڈاھا کے بھائی اور معزز ممبر جناب خالد وارن کی بیگم اور والد کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	15
	حلف	
8۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	16
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو ایوان میں پیش ہوئے)	
9۔	آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی 2021 -----------	18
10۔	آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021 -----------	18
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ اور جناب سیف الملوک کھوکھر کے گھر پر پولیس کا دھاوا -----------	19
12۔	معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر ڈاکوؤں کا حملہ -----------	25
	منگل، 26۔ جنوری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 2	
13۔	ایجنڈا -----------	39
14۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	41
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	42

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
16۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	44
17۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)-----------	69
18۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	88
	زیرو آر نوٹس	
19۔	لاہور میں 120 مقامات پر منشیات کی کھلے عام خرید و فروخت-----------	105
20۔	ضلعی حکومت چکوال کو سیمنٹ فیکٹریز کی جانب سے موصول ہونے والی جرمانے کی رقم کو تحصیل چوآسیدن شاہ کے متاثرہ علاقوں پر خرچ کرنے کا مطالبہ ----------	109
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	ایوب زرعی فارم مریدکے کے رقبہ پر بااثر افراد کا قبضہ -----------	111
	تحاریک التوائے کار	
22۔	وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا -----------	114
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
23۔	گوگل اور وکیپیڈیا پر اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کو روکنے کا مطالبہ-----------	116
24۔	بِلد شریف کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ -----------	117
25۔	پنجاب کے تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک باترجمہ پڑھانے کا مطالبہ -----------	118
26۔	ضلع چکوال کو سیاحتی مقام قرار دینے کا مطالبہ -----------	124
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	125

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
28۔	سابق ممبر اسمبلی محترمہ منیرہ یامین ستی (مرحومہ) کی پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ راولپنڈی کو ان کے نام سے منسوب کرنے کا مطالبہ ----------	126
	جمعتہ المبارک ،29۔جنوری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 3	
29۔	ایجنڈا ----------	131
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	133
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	134
	تعزیت	
32۔	معزز ممبر محترمہ شاہینہ کریم کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	135
	سوالات (محکمہ خزانہ)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	135
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	168
35۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	175
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
36۔	مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی ملتان 2021 ----------	187
37۔	مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021 ----------	187
38۔	مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 ----------	188

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آرنوٹس	
39۔	چو آسیدن شاہ کھجولا گاؤں کی سڑک کی مرمت اور توسیع کروانے کا مطالبہ ----------	190
40۔	صوبہ میں Covid-19 کی وجہ سے کارخانے بند ہونے کی وجہ سے بے روزگار ہونے والے مزدوروں کی بحالی کا مطالبہ ----------	192
41۔	پنجاب پولیس میں بھرتی ہونے والے انسپکٹر لیگل اور لاء انسٹرکٹر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ ----------	193
	پوائنٹ آف آرڈر	
42۔	آن لائن امتحانات لینے کا مطالبہ کرنے والے طلباء پر پولیس کا تشدد ----------	195
	سوموار، یکم فروری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 4	
43۔	ایجنڈا ----------	207
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	211
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	212
	تعزیت	
46۔	معزز ممبر جناب طارق مسیح گل کے بھائی کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی، سابق ممبر اسمبلی جناب اختر محمود اور محترمہ شاہجہاں کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	213

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	213
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	260
49۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	269
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	سوشل میڈیا پر استاد کا بچے پر تشدد کرنے کے حوالے سے ویڈیو وائرل ہونے پر لوگوں کا غصے اور دکھ کا اظہار ------------	275
51۔	کراچی سے پنجاب آنے والی مال گاڑیوں سے سامان چوری ہونے کے واقعات میں اضافہ ------------	276
	توجہ دلاؤ نوٹس	
52۔	تھانہ رضا آباد فیصل آباد کی حدود میں 9 سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ------------	277
	تحاریک التوائے کار	
53۔	پنجاب لائبریریز فاؤنڈیشن میں افسران کی شاہ خرچیوں کا انکشاف ------------	281
	سرکاری کارروائی	
	تحریک	
54۔	آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	282
55۔	آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد ------------	282
56۔	صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو رویت ہلال کے موضوع کو آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قانون کے مطابق منضبط کرنے کا اختیار دینا ----------	283

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
57۔	قاعدہ 127 کے تحت تحریک ------------	284
58۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	284
59۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کی قراردادیں ------------	285
60۔	آرڈیننس (ترمیم) ہوٹلز اینڈ ریسٹورنٹس پنجاب 2020 ------------	286
61۔	آرڈیننس (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020 ------------	287
62۔	آرڈیننس پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021 ------------	288
63۔	آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2021 ------------	289
	بحث	
64۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث ------------	290
	منگل، 2۔فروری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 5	
65۔	ایجنڈا ------------	311
66۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	313
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	314
	پوائنٹ آف آرڈر	
68۔	گندم کی قیمت کے حوالے سے پاس کی گئی قرارداد کے بارے میں کیبنٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ ------------	315
69۔	فیصل آباد میں قائم New Covenant سکول سے ملحقہ اراضی کے معاملے کو اقلیتی امور و انسانی حقوق کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ -------	316

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ زراعت)	
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	318
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	340
72۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	369
73۔	اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	379
	تحاریک التوائے کار	
74۔	میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کی ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایاجات ادا کرنے کا مطالبہ	397
75۔	ماموں کانجن شہر کے درمیان پُل کی دیواریں ٹوٹنے سے سنگین حادثہ پیش آنے کا خدشہ	400
76۔	چڑیا گھر بہاولپور میں زہریلا مواد کھانے سے ہرنوں کی ہلاکت کا انکشاف	400
77۔	جنوبی پنجاب میں ویکسینیشن نہ ہونے کی وجہ سے جانوروں میں موذی بیماریاں پھوٹنے کا انکشاف	401
78۔	سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی	403
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
79۔	تحریک استحقاق بابت 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	404
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
80۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 اور 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	404

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
81۔	صوبہ میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹ کی تعمیر پر پابندی کا مطالبہ ------------	405
82۔	افواج پاکستان کو دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہونے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	408
83۔	لاہور کے سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کی ضرورت ------------	409
84۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	410
	قرارداد	
85۔	خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2019 کے تحت خواجہ سراؤں کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں کوٹا دینے کا مطالبہ ------------	411
86۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	411
	قرارداد	
87۔	سکھ کسانوں پر بھارتی حکومت کے مظالم کو اقوام عالم میں اجاگر کرنے کا مطالبہ ------------	412
	پوائنٹ آف آرڈر	
88۔	میونسپل کارپوریشن بورے والا کی دکانوں کی قانون کے مطابق کرائے کی آکشن کروانے کا مطالبہ ------------	416
89۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	422

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل، 23- فروری 2021	
	جلد 29	
90-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	425
91-	ایجنڈا	427
92-	ایوان کے عہدے دار	429
93-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	437
94-	نعت رسول مقبول ﷺ	438
95-	چیئرمینوں کا پینل	439
	تعزیت	
96-	سینیٹر جناب مشاہد اللہ خان، معزز ممبر خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ کی زوجہ، معزز ممبر جناب کاشف علی چشتی کے والد، معزز ممبر مہر اعجاز احمد کی ہمشیرہ، معزز ممبر ملک خالد محمود بابر کی زوجہ اور والد، معزز وزیر ملک نعمان احمد لنگڑیال کے والد اور بلوچستان میں دہشت گردی میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت	440
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
97-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (تمام سوالات مؤخر ہوئے)	441
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحاریک	
98-	مسودہ قانون (ترمیم) ایمرجنسی پنجاب 2021 پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	441

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
99۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیصل آباد یونیورسٹی 2021 پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	449
	مسودہ قانون (جو متعارف کیا گیا)	
100۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیصل آباد یونیورسٹی 2021	449
101۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	450
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
102۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیصل آباد یونیورسٹی 2021	451
	پوائنٹ آف آرڈر	
103۔	حلقہ این اے۔75 ڈسکہ کے الیکشن میں الیکشن کمیشن کے عملے کا مع ووٹ بکس غائب ہونا	454
104۔	اجلاس کے اختتام کا اختتامیہ	484
105۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(68)/2021/2453. **Dated: 22nd January 2021.** The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I Parvez Elahi,** ***Acting Governor of the Punjab***, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 25th January, 2021 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
21st January, 2021

PARVEZ ELAHI
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔ جنوری 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی 2021

ایک وزیر آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021 یوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبد اللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبد العلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

6۔ جناب فیاض الحسن چوہان : جیل خانہ جات*

7۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن

پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

8۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی ومعدنیات

9۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

10۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

11۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف ومذہبی امور

12۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت وانسانی وسائل

13۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

14۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم

15۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

16۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول

17۔ جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر*

18۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

19۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت

20۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

21۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری

22۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

23۔ میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی

25۔ سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات

26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری : وزیر اشتمال املاک/جنگلی حیات وماہی پروری

27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر زراعت

29۔ جناب محمد اختر : وزیر توانائی

30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ

31۔ جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر

32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ

33۔ جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی

34۔ سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

35۔ محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/
سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

36۔ جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔ چوہدری محمد عدنان	:	مال
3۔ جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔ ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔ راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔ جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔ میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔ چوہدری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت وسرمایہ کاری
9۔ جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔ جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔ چوہدری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12۔ جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
13۔ جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔ جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
15۔ جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائرایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 25۔ جنوری 2021

(یوم الاثنین، 11۔ جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾

سورۃ التین، آیت نمبر 1 تا 8

انجیر کی قسم، زیتون کی قسمo اور طور سینین کی قسمo اور اُس امن والے شہر کی قسمo کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہےo پھر ہم نے اُس کی حالت کو بدل کر پست سے پست کر دیاo مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو اُن کے لئے بے انتہا اجر ہےo تو اے انسان اُس کے بعد بھی تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہےo کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہےo

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہوتو انسان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں اور دھیان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔ 258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔ 29
3. سردار محمد اویس دریشک ایم پی اے، پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ۔

تعزیت

معزز ممبر محترمہ منیرہ یامین ستی، معزز ممبر جناب محمد الیاس کے بھائی، معزز ممبر جناب نشاط احمد ڈاھا کے بھائی اور معزز ممبر جناب خالد وارن کی بیگم اور والد کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ہماری نہایت ہی قابل احترام خاتون رکن صوبائی اسمبلی پنجاب محترمہ منیرہ یامین ستی جنہوں نے ہمیشہ اسمبلی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ان کا انتقال ہو گیا ہے اور تمام ممبران ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے، اس کے علاوہ معزز ممبران رکن صوبائی اسمبلی پنجاب جناب محمد الیاس چنیوٹی کے بڑے بھائی، جناب نشاط احمد ڈاھا کے بھائی، اور جناب خالد وارن کی بیگم اور ان کے والد بھی وفات پا گئے ہیں لہذا میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کاحلف

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ ابھی ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پہلے ہم نئی معزز ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کاoath لے لیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر محترمہ سلمیٰ بٹ نے بطور ممبر
پنجاب اسمبلی حلف اُٹھایااور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

رانامشہود احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!محترمہ منیرہ یامین ستی صاحبہ کاایک لیٹر ہے وہ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کوایوان میں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! لیٹر پڑھ دیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں اپنی معزز ساتھی محترمہ منیرہ یامین ستی(مرحومہ) کی خواہش کے مطابق ان کی آخری تحریرایوان میں پڑھنے کی اجازت چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی،

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔محترم پرویزالہیٰ صاحب، سپیکر پنجاب اسمبلی! گزارش ہے کہ میں ان دنوں کورونا کے مرض میں مبتلا ہوں اور بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں اس مرض سے لڑرہی ہوں۔اللہ مجھ پراور اہالیان پاکستان پر اپنا کرم فرمائے، آمین۔

جناب سپیکر! مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ اسمبلی آنے کاموقع فراہم کرے گا یانہیں مگر میں اس مرض کے دوران علاج کی غرض سے ایک سرکاری ہسپتال میں زیرعلاج ہوں اور میں نے جو کچھ یہاں مشاہدہ کیاہے اور جس سے میں گزررہی ہوں وہ آپ سے اس خط کے ذریعے بیان کرناچاہتی ہوں تاکہ اگر اللہ نے مجھے دوبارہ اسمبلی میں آنے کاموقع نہ بھی دیاتو میں آپ کے توسط سےBBHراولپنڈی کے ڈاکٹرز، نرسوں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی جوانمردی، بہادری اور اپنی جان کو ہتھیلی پررکھ کر کورونا کے شکار مریضوں کے علاج کی صورتحال سے آگاہ کرسکوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں مگر میرا یہ خط میرا کوئی بھی معزز ممبر بطور قرارداد یا تحریک اس ایوان میں پیش کرے کہ ڈاکٹر عمر وائس چانسلر راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان کی ٹیم میں شامل تمام ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو خراج تحسین پیش کرے جو انتھک محنت، لگن، جانفشانی اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر کورونا جیسے مہلک مرض کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ لوگ بالخصوص ڈاکٹر عمر کی قیادت میں اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی سربراہی میں BBH راولپنڈی کے کورونا وارڈ میں داخل ہونے والے مریضوں کا بلا تفریق بہترین مکمل علاج کر رہے ہیں جس کے لئے پنجاب اسمبلی کا ایوان سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر درج ذیل فرشتہ صفت مسیحاؤں کو خراج تحسین پیش کرے اور میری مزید خواہش ہے کہ آپ کی جانب سے ان کی حوصلہ افزائی اور acknowledgment کے لئے اسناد کا اجراء کیا جائے۔ جن میں پروفیسر ڈاکٹر محمد عمر وائس چانسلر راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ڈاکٹر رضوان، اس یونٹ کی نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ اگر میں زندہ رہی تو میں بذات خود اس تحریک کو پیش کروں گی اور اگر اللہ نے مجھے موقع نہ دیا تو اس ایوان کے کسی بھی ممبر کے ذریعے خراج تحسین کی یہ تحریک مجھ پر آپ کا خصوصی احسان ہو گا۔ میں نے اس خط کی کاپی اپنے چند رفقا کو بھی بھیجی ہے تاکہ وہ اس ایوان میں خراج تحسین کی قرارداد کی یاد دہانی کروا سکیں۔ میں اس خط میں وزیر صحت پنجاب سے گزارش کروں گی کہ وہ کورونا کا علاج کرتے ہسپتالوں میں Lab facilities کو بہتر بنائیں اور حکومت وسائل میسر کرے تاکہ اموات کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا جا سکے۔

جناب سپیکر! اگر میرے بطور ممبر اسمبلی کسی فرد یا شخص کا دل دُکھا ہو اور وہ اس ہاؤس کا ممبر ہو یا اس ایوان کے سرکاری افسران یا ملازمین میں سے ہو میں ان سب سے دست بدستہ معذرت کی طلب گار رہوں گی۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ اس خط کو ریکارڈ کا حصہ بنا دیں۔ میری اکثر ٹیلی فون پر محترمہ سے بات بھی ہوتی رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے، وہ بڑی ہمت والی خاتون تھی، میں نے انہیں خط بھی بھیجا تھا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! محترمہ خصوصی طور پر آپ کا شکریہ ادا کر رہی تھیں کیونکہ جب انہوں نے آپ کو لیٹر بھیجا تھا تو اس پر آپ نے جوابی لیٹر بھیجا تھا۔ آج ان کی فیملی یہاں پر موجود ہے وہ بھی آپ کی شکر گزار ہے۔

جناب سپیکر: میری ان سے بات بھی ہوتی رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے وہ بڑی ہمت والی خاتون تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! ۔۔۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان میں پیش ہوئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایک منٹ بیٹھ جائیں، میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔لاء منسٹر صاحب! آپ آرڈیننسز lay کر لیں۔

آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Panah Gah Authority Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Panah Gah Authority Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul- Mal with the direction to submit its report within two months.

Minister for law! may lay the King Edward Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the King Edward Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The King Edward Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2021has been laid and is referred to the Standing Committee on Specialized Health and Medical Education with the direction to submit its report within two months.

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ممبر عمران خالد بٹ اور جناب سیف الملوک کھوکھر کے گھر پر پولیس کا دھاوا

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بد قسمتی سے پنجاب کے اندر پچھلے اڑھائی سال سے جو ظلم کی نئی داستانیں رقم کی جا رہی ہیں ان میں اگر آپ خاص طور پر پچھلے چند دنوں کے اندر دیکھیں کہ گوجرانوالہ سے عمران خالد بٹ صاحب موجود ہیں جو اسی معزز اسمبلی کے ممبر ہیں ان کے گھر کے اندر گھس کر ان کے گھر کو توڑا گیا، ان کے گھر کی چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ کل جس طرح ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کے گھر کے اندر گھس کر بلڈوزر چلائے گئے، جس طرح میاں نوید صاحب کے ساتھ ظلم و بربریت کی داستان رقم کی گئی، سہیل شوکت بٹ صاحب یہاں پر موجود ہیں ان کے والد بھی اس اسمبلی کے معزز رکن رہے ہیں

ان تمام لوگوں کا قصور یہ ہے کہ آج یہ مسلم لیگ(ن) کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہیں۔آج ان کا قصور یہ ہے کہ یہ اپنی جماعت کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی وفاداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ان کا جرم کیا ہے؟ آج کے دن تک انتظامیہ چاہے وہ ایف آئی اے ہے، چاہے وہ انٹی کرپشن ہے، چاہے وہ لوکل پولیس ہے وہ نہیں بتا سکتے کہ انہیں کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے؟ کس جرم کی بنیاد پر ہمارے لوگوں کے گھروں پر حملے کئے جا رہے ہیں؟ یہ پولیس کی کارروائی نہیں ہو رہی بلکہ یہ باقاعدہ جتھوں کے ساتھ ہمارے اُوپر حملے ہو رہے ہیں۔سو سو، ڈیڑھ ڈیڑھ سو اور تین تین سو پولیس کے لوگ آ کر حملہ کرتے ہیں اور ہمارے گھروں میں چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! سیاسی وابستگی رکھنا کوئی جرم نہیں۔پارلیمنٹ یا اس ایوان میں ہر کوئی اپنی جماعت کے نظریے کو لے کر چلتا ہے اور ہر کوئی اپنی جماعت کے منشور پر کھڑا ہوتا ہے۔اگر وفاداریاں اتنے بھونڈے طریقے سے تبدیل کرانے کی کوشش کی جائے گی تو میں آج اس ایوان اور آپ کے ذریعے کہنا چاہوں گا کہ اس طرح حالات مزید خراب ہوں گے۔آپ اس کا نوٹس لیں کیونکہ آپ ہم سب ممبران کے کسٹوڈین ہیں۔آج ہمارے گھروں میں جس طرح سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے اس کی cognizance آپ اور اس ہاؤس کو لینی ہو گی۔وقت کبھی ایک جیسا نہیں رہتا اور حکومت ہمیشہ نہیں رہتی لیکن رویے یاد رہ جاتے ہیں۔اس وقت حزب اختلاف کے ساتھ جو رویہ روا رکھا جا رہا ہے اور جو برتاؤ کیا جا رہا ہے وہ انتہائی نامناسب ہے۔میں آپ اور اس ہاؤس کی وساطت سے آج ان تمام سرکاری افسران سے کہوں گا جو کہ خلاف قانون اور خلاف آئین کام کر رہے ہیں کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں۔ہمارے وہ دوست جن کے خلاف ایسی غیر قانونی کارروائی کی گئی ہے جب وہ عدالتوں میں گئے اور جب عدالتوں نے ان کا ریکارڈ منگوایا کہ کس بنیاد پر تم نے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے تو انتظامیہ کچھ پیش نہیں کر سکی۔وہ انتظامی افسران جو غلط احکامات کو مان رہے ہیں اور جو غلط کام کر رہے ہیں ان کے لئے ہم نے آج ایک سیل قائم کر دیا ہے۔ہم ایک ایک افسر کا نام نوٹ کر رہے ہیں۔آج میں اس ایوان کی وساطت سے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اب ہماری برداشت اور صبر کی انتہا ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! عمران خالد بٹ صاحب کی والدہ deathbed پر تھیں، وہ کورونا کی مریضہ تھیں، وہ وینٹی لیٹر پر تھیں اور انہیں ماسک لگا ہوا تھا۔وہاں پر پولیس نے گُھس کر ان کے سامنے ان

کے بچوں پر تشدد کیا ہے۔ کیا یہ نیا پاکستان ہے اور کیا یہاں پر قانون کی کوئی رٹ ہے؟ اسی طرح سہیل شوکت بٹ کے گھر کے اندر گُھس کر ان کی ساری گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے، دروازے توڑے گئے اور اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ اس کی ویڈیو فوٹیج اور تصویریں موجود ہیں لیکن ہماری فریاد سُننے والا کوئی نہیں۔ آج جب اس معزز ایوان کے رکن کی بات کوئی سُننے والا نہیں ہے تو پھر عام انسان اور عام پاکستانی کا کیا حال ہو گا؟ یہ صوبہ پنجاب لاوارث ہوتا جا رہا ہے۔ اس پنجاب میں کوئی کسی کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں آپ کی اجازت سے پھر اس بات کو دُہراؤں گا کیونکہ آپ نے ہمیشہ ان اقدار کا خیال رکھا ہے۔ آج کے بعد ہمارے ساتھیوں کے خلاف جس سرکاری افسر نے کوئی خلاف آئین یا قانون کارروائی کی اور کوئی غلط کام کیا تو ان کو آنے والے دنوں میں حساب دینا پڑے گا کیونکہ ہم نے ایک بورڈ تشکیل دے دیا ہے اور یہ بورڈ ایسے افسران کے نام نوٹ کرے گا اور آنے والوں دنوں میں ایسے افسران کو حساب دینا پڑے گا۔ ہم نے اس بارے میں ایک تحریک استحقاق بھی دی ہوئی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کو فوری طور پر کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ یہ پورے ہاؤس کی عزت کا معاملہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس کا استحقاق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اس بابت ضرور احکامات صادر فرمائیں گے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ابھی آپ تشریف رکھیں۔ پہلے سید حسن مرتضیٰ صاحب بات کر لیں تو پھر آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ رانا مشہود صاحب نے بڑی تفصیل دے نال گل کیتی اے۔ صوبہ پنجاب دے اندر اس وقت بڑی تشویشناک صورتحال ہو چکی اے۔ لاہور جئے شہر دے اندر جہڑا بالکل سرکار دی ٹھوڈی تھلے اے اوتھے ایہہ کارروائیاں ہو رہیاں نیں۔ تُسیں خود سوچو remote areas اور backward اضلاع دے اندر انتقامی کارروائیاں دی کی صورتحال ہووے گی۔ ایہہ انتہائی شرمناک واقعات نیں کہ ممبران اسمبلی اور عوامی نمائندگان دے گھراں دے اندر اس طرح گھس کے تشدد کیتا جاندا اے۔ میں سمجھناں آں کہ اگر سڑک دے اُتّے تشدد وی کر لیا جاوے تے اوہ شاید قابل برداشت ہووے لیکن جدوں چادر وچار دیواری دا تقدس پامال کیتا جاندا اے

تے اوہ بڑی embarrassment ہوندی اے۔ اوس پاسے بیٹھے ہوئے میرے بہن بھائی وی ایس گل نال اتفاق کرن گے۔ اگر تُسیں فیملی نال بازار وچ جاندے پئے اوہ تے کوئی فقرہ وی کس دیوے تے اوہ ساری عمر نئیں بُھلدا کجا ایس دے کہ تہاڈے بچے گھر بیٹھے ہون تے اوہناں دے سامنے تہاڈی خواتین دا تقدس، تہاڈے بچیاں دا تے تہاڈا تقدس پامال کیتا جاوے تے ایہہ کدی وی قابل برداشت نئیں اے۔ واقعتاً جیویں رانا مشہود صاحب نے کہیا اے کہ حکومتاں آندیاں جاندیاں رہندیاں نیں۔ سرکاریا جہڑے ادارے نیں اوہ کسے دے ذاتی ملازم نئیں بلکہ اوہ ریاست دے ملازم نیں۔ اوہ public servants نیں اور اوہ ساڈے taxes نال تنخواہ لیندے نیں۔ جناب! ایندے وچ کوئی دورائے نئیں کہ اوہ ساڈے taxes نال تنخواہ لے کے ساڈے اُتے تشدد کرن اور سانوں بے عزت کرن دی کوشش کرن تے ایہہ برداشت نئیں ہوسکدا۔ ایہہ ٹھیک اے کہ اسیں اپوزیشن دے وچ آں اور ہر شئے برداشت کر لواں گے لیکن ایہہ برداشت نئیں ہوناں۔ حقیقتاً ایہندے اُتّے کمیشن بننا چاہی دا اے۔ ایہناں افسراں نوں ضرور نظر وچ رکھنا چاہی دا اے جہڑے اپنی اچھی پوسٹنگ دی خاطر اَج بلیک میل ہو رہے نیں۔ جہڑے افسر اَج آلہ کار بن دے پئے نیں اوہ ضرور نظر وچ ہونے چاہی دے نیں۔ اوہ وی احتساب دی زد وچ آسکدے نیں۔ اوہ اپنے آپ نوں کیوں اتنا بے لگام سمجھن، کیا لاہور دے اندر اک سی۔ سی۔ پی۔ او بدلن دے نال ایہہ سمجھیا جاندا اے کہ ایتھے سارے ای اشتہاری رہندے نیں؟ ہر ایم۔ پی۔ اے یا ایم۔ این۔ اے دے جہڑے political workers نیں اوہناں دیاں وفاداریاں بدلاون واسطے اہناں دے گھراں دے اُتّے حملے کر دیو، کیوں؟ جناب! کیا کسی سیاسی پارٹی دے نال کھڑا ہونا جرم اے؟ ضمیر فروش لوگ اپنے ضمیر ویچ کے ہر روز پارٹی دیاں وفاداریاں بدلن والے لوگ اک شریف آدمی نوں عزت نال زندگی وی نئیں گزارن دیندے۔ ایہہ قطعاً قابل برداشت نئیں اے۔ اسیں اس حوالے نال اپنی تحریک استحقاق وی پیش کراں گے۔ ایس حوالے نال ہاؤس دی کوئی کمیٹی بناؤ جہڑی day to day اہناں معاملات نوں ویکھے۔ اک سابق وزیر قانون اپنے گھر جاندا اے تے اوہندے اُتّے منشیات دا پرچہ دے دتّا جاندا اے۔ کیا رانا ثناء اللہ نوں نیواں کر کے اَج کسے نیں اوہندی وفاداری بدل لئی اے؟ میں اپنے گھر جاندا پیا ہوواں تے مینوں کی assurity اے کہ میں رستے دے وچ کسے منشیات دے پرچے وچ نہیں دھر یا جاواں گا، ایویں کیوں ہو رہیا اے، کیا اس ملک دے اندر کوئی قانون نئیں اے؟ سرکاری ایم پی اے صاحبان نوں تے گن مین وی لبھن جدوں

کہ ساڈی حفاظت دے واسطے کجھ وی نئیں۔ کیا اسیں taxpayers نئیں آں؟ یار! سانوں وی حفاظت دی ضرورت اے۔ سانوں نہ ڈاکو چھڈ دے نیں اور نہ ہی تُسیں چھڈ دے جے۔ حکومت اور ڈاکوواں دا ایہہ گٹھ جوڑ بالکل ناقابل برداشت اے۔ تسیں دنیا دی کوئی وی تاریخ پڑھ لوو، French Revolution پڑھ لوو یعنی جہڑے وی انقلاب آئے نیں اوہناں وچوں کوئی وی انقلابی ماں دے ڈھڈ وچوں پیدا نئیں ہویا۔ ایس دنیا دے حالات اور معاشرے دیاں زیادتیاں نیں اوہناں نوں بندوق چکن تے مجبور کر دتا سی۔ احمد خان کھرل نیں بغاوت کیتی۔ ساڈا اوہ ہیر و اے۔ اوہ کیوں لڑیا سی، کیا اوہندی ذاتی زمین دا کوئی جھگڑا سی؟ انگریز گورے دی زیادتیاں دے خلاف اوہ اُٹھیا سی۔ تسیں بھگت سنگھ دی تاریخ پڑھو۔ دُلے بھٹی دی تاریخ پڑھو۔ اوہ سارے معاشرے دیاں ناہمواریاں دی وجہ توں بندوق چکن تے مجبور ہوئے سَن۔ جناب! کدی اتنا ظلم وی ہویا اے کہ میرے نال والے حلقے دے وچ کارپٹ روڈز بن رہے نیں جدوں کہ میرے حلقے دے اندر اک ٹُٹّی ہوئی پُل مرمت نئیں ہوندی۔ کیوں اور کس لئی؟ اس لئی کہ میں اپوزیشن دا ایم پی اے آں۔ میرے کولوں جہڑا بندہ چالیس ہزار دی lead نال ہریا ہویا اے اوہدے ناں دے تسیں بورڈ لگا رہے او۔ تسیں کی message دینا چاہندے او؟ کیا تسیں لوٹے بنا کے اسمبلیاں بھر لوو گے؟ ایسا نئیں ہو سکدا۔ اوہ وقت ہن گزر چکیا اے۔ اگر تسیں پچھلے اڑھائی سالاں وچ کوئی نواں لوٹا پیدا نئیں کر سکے تے ہن بُھل جاؤ۔ ہن لوٹے پیدا نئیں ہونے۔ ہن لوٹے واپس آنے جے اور ڈرو اُس وقت توں جدوں تُسیں نشان عبرت بنے ہووگے۔ تسی کٹہرے وچ کھلوتے ہووگے۔ میں کوئی بھیک نئیں منگ ریا۔ میں اپنڑے حلقے دا حق منگ ریاں کہ میرے حلقے دیاں ٹٹیاں سڑکاں حکومت وقت نوں نظر کیوں نہیں آندیاں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس بیلی نوں چپ کراؤ ورنہ میں آج کج ہور وی کہواں گا۔ میریاں سڑکاں تے مرن والے لوک اونہاں دے خون دا حساب وزیر اعلیٰ پنجاب دیوے گا اونہاں دیاں ایف آئی آرز وزیر اعلیٰ پنجاب تے ہوون گیاں۔ ایس لئی کہ میرے بار بار آکھن دے باوجود کوئی بندہ توجہ نئیں دے ریا۔ میرے حلقے وچ درجہ چہارم دی recruitments ہو ریاں نیں۔ اوندے وچ کوٹے دے دتے گئے نیں، کیا میرے غریب دا کوئی حق نئیں نوکری لئی، کیا میرا غریب ایس ملک دا باسی

نئیں ؟۔ کیا قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ملک بناون لگیاں ایہہ آکھیا سی کہ oppositionنوں کجھ نہ دینا۔ بہت وڈے وڈے دعوے کرن آلے ساڈے غریباں دے منہ وچوں نوالے تک کھوہ رہے نیں۔ ایتھے جناب کول وی پنجاب اسمبلی وچ بھرتیاں ہویاں نیں تے کوئی میرے حلقے دا بندہ وی ایتھے وکھادیو کیا میرے حلقے وچ کوئی پڑھیا لکھیا نئیں، کیا اوتھے بے روزگاری نئیں، ایہہ ظلم اے اور میں اج ایس ایوان وچ کھلو کے کہہ ریاں کہ یا اللہ ایس ظالم دی رسی جنی لمی کیتی اے اونی ٹائٹ وی کردے۔ ایہہ ظلم زیادہ دیر نئی چل سکدا۔ غریب دی آہ تخت الٹا کے رکھ دیندی اے۔ مینوں سمجھ نئیں آندی کہ ایس ہاؤس دا کی بنے گا؟ میں ایس رویے دے خلاف واک آؤٹ کر ریاں۔ مینوں شرم آندی اے کہ اسیں اینہاں لوکاں دے وچ بیٹھے آں۔ میں کی گل کراں یار۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میرے حلقے دا وی۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہوں آکھو کہ ذرا دو منٹ کھلو کے حکومت دی تعریف کردیوے۔ ایس دے کولوں حکومت دی تعریف وی نئی ہونی۔ میں بیٹھ جاناں تے ایس نوں آکھوں کہ ایہہ گل کرلووے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔جی،جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔جی، احمد شاہ صاحب فرمائیں!

معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر ڈاکوؤں کا حملہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ) : شکریہ جناب سپیکر! میں اپنے ذاتی اور اہم معاملے کو آپ کے اور اس پورے ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ 12 اور 13 جنوری کی درمیانی رات میرے اور میرے بڑے بھائی پیر محمد شاہ کھگہ جو کہ سابق ایم این اے اور پانچ چھ مرتبہ ایم پی اے بھی رہے کے گھر میں 20 ڈاکو کلاشن کوفیں لے کر آئے اور ہمارے ملازمین کو زدوکوب کیا اور گھر کا سارا سامان لے گئے۔

جناب سپیکر: Order in the houseاب کوئی نہ بولے جی، کھگہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): آج اسمبلی کے فلور پر بات کرنے کا مقصد یہ ہے تاکہ یہ ایوان گواہ رہے کہ میں نے اپنا مقدمہ اس ہاؤس میں پیش کر دیا ہے۔ ہمارے گاؤں میں میرے اور میرے بڑے بھائی کے گھر 12 اور 13 جنوری کی درمیانی رات ڈاکو آئے اور انہوں نے ہمیں باندھ کر لوٹا اور سارا سامان بھی لے گئے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ڈاکہ ہمارے گھر میں نہیں پڑا بلکہ یہ اس پورے ایوان کے 371 ایم پی ایز کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میں اس ایوان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ راجہ بشارت کی زیر نگرانی ایک کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ بتائیں کہ کیا یہ واقعہ آپ کے گاؤں میں ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! یہ واقعہ ہمارے چک شاہ کھگہ پاکپتن گھر میں ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ راجہ بشارت کی زیر نگرانی ایک کمیٹی بنادی جائے جس میں ایم پی ایز بھی شامل ہوں اور daily basis پر IG سے اس حوالے سے رپورٹ لی جائے تاکہ ہمارے علاقے میں جو خوف وہراس پھیلا ہے اس کو ختم کیا جائے۔ اس دھند میں چار ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے اس واقعہ کی FIR درج کروائی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جی، جناب سپیکر! جی ہاں پرچہ درج ہو چکا ہے مقامی اور ضلعی پولیس اس حوالے سے کوشش بھی کر رہی ہے لیکن یہ بین الاضلاعی گینگ ہے اس نے چشتیاں کے ممتاز مہاروی کے گھر بھی ایسے ہی دھند میں ڈاکا مارا تھا اور یہ جو بین الصوبائی نڈر ڈکیت ہیں انہوں نے یہ حملہ کیا ہے اور خوف وہراس پھیلایا ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسمبلی ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ راجہ بشارت کی زیر نگرانی daily basis پر رپورٹ لے تاکہ ہمارے علاقے میں جو خوف وہراس پھیلا ہے وہ ختم ہو۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ 20 ڈاکوواں داجتھا آیا تے ساڈے کول غلیل دالائسنس وی نئیں سی تے تسی اندازہ لاؤ کہ جدوں کوئی 20 کلاشن کوفاں لے کے آجاوے تے کناں خوف وہراس پیدا ہو جاندا اے اور ساڈی عزت نوں اینہاں نے کنا خوف وچ پایا اے لہٰذا

میں گزارش کرنا آں کہ جنے وی ایم پی اے صاحبان نیں اونہاں نوں کوئی 5 یا 6 کلاشن کوفاں دے لائسنس دتے جاون تا کہ اوہ اپنی حفاظت کر سکن۔

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the house please۔جی، کھگہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ):جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ یہ ساری اسمبلی جو 371 ممبران پر مشتمل ہے ان ممبران کو اپنی حفاظت کے لئے کم از کم 5 یا 6 کلاشن کوف کے لائسنس دیئے جائیں تا کہ ہم اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کر سکیں۔ میں ڈیڑھ لاکھ عوام کا نمائندہ ہوں جب میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے تو آپ اندازہ کریں کہ لوگوں میں اس کا سن کر کتنا خوف و ہراس ہو گا۔ یہ قصور سے بہاولنگر تک ایک لہر چلی ہے لہٰذا اس کی سر کوبی کی جائے اور جو قصور وار ہیں ان کو جیلوں میں ڈالا جائے۔ یہاں بیٹھے تمام ممبران کو اپنی حفاظت چاہئے اس لئے ہم آپ سے اپنی حفاظت کے لئے کلاشنکوفوں کے لائسنس مانگ رہے ہیں نہ کہ لوگوں پر چلانے کے لئے مانگ رہے ہیں۔ راجہ بشارت بیٹھے ہیں اِن سے اور آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معاملے پر سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ نہایت ہی افسوس ناک واقعہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ احمد شاہ کھگہ اور ان کے بڑے بھائی محمد شاہ کھگہ ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ ان کے بھائی میرے دوست بھی ہیں اور کلاس فیلو بھی ہیں۔ ہم اکٹھے FC کالج میں پڑھتے رہے ہیں۔ یہ واقعہ صرف قابل سماعت ہی نہیں ہے آپ اندازہ لگائیں کہ پندرہ سے بیس لوگ کلاشن کوفوں کے ساتھ آتے ہیں، ان کی فیملی چھٹیوں کی وجہ سے گھر تھی، وہاں ان کے بچے تھے اور ان کی عورتیں تھیں۔ وہ ڈاکو وہاں جاتے ہیں، تشدد کرتے ہیں اور دو چار گھنٹوں تک ان کو لوٹتے ہیں۔ وہ ڈاکو باہر ان کے سٹاف کو باندھ دیتے ہیں۔ آپ اور میں اندازہ لگائیں کہ اس حالت میں اگر ہم ہوتے تو کیا کرتے؟ میری محمد شاہ کھگہ صاحب سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ خان صاحب مجھے چاہئے تھا کہ میں اُس وقت مر جاتا کیونکہ وہاں میری بہویں، میرے سارے خاندان کی عورتیں موجود تھیں۔ وہ مجھ سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہوئے رو پڑے۔ انہوں نے کہا کہ خان صاحب! ہمارا جو حشر ہوا ہے وہ، ہم آپ کو بیان نہیں کر سکتے۔ آج

میں یہ محسوس کر رہاہوں اور مجھے یہ خوف ہے کہ جس طرح کی دیدہ دلیری سے وہ پورے گاؤں میں آکر ایک شریف آدمی کو جو 1985 میں ایم پی اے رہا، منسٹر رہا پھر ایم این اے بھی رہااس کے گھر میں گھس کر ان کو بے عزت کیا، دو اڑھائی کروڑ کا سامان لوٹ کر لے گئے۔ ہم سب کا ایک پردہ اور عزت ہے جو ہم نے اتنی کوشش کر کے اسے بحال کیا ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے گھروں میں مائیں بہنیں ہوتی ہیں اور یقین کریں اس سارے وقوعے سے مجھے ذہنی طور پر اتنی کوفت اور افسوس ہے کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہاں پر میری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں تھیں وہاں ایک جتھا آیا اُنہیں بے عزت کر کے اُن کے زیور اور گھر کا سارا سامان لوٹ کر لے گیا لہذا اس معاملے پر تو بہت ہی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت کے ذمہ داران سے میری یہ گزارش ہے کہ اس کا سدباب کریں کیونکہ آج یہ جو طریقہ شروع ہوا ہے کوئی بھی بندہ محفوظ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اور آپ کے خاندان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا آپ کو سب سے زیادہ افسوس ہے کیونکہ آپ اس طرح کی باتوں کو ہمیشہ condemn کرتے ہیں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! یہ بھی ایک بہت افسوس ناک واقعہ ہے اس کے علاوہ بھی لوگ آ کر مجھے اس طرح کے بہت سارے واقعات بتاتے رہتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ میری سیاسی زندگی کو 38/40 سال ہو گئے ہیں اس وقت law and order کے حوالے سے جو situation ہے اس طرح کی situation میں نے زندگی میں نہیں دیکھی۔ آپ یہاں پر سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ڈاکو بسوں کی بسیں کھڑی کر کے لوگوں کو لوٹ کر آرام سے نکل جاتے ہیں اور بدقسمتی سے پھر کسی جگہ پر کوئی شُنوائی نہیں ہو رہی، کسی جگہ پر کوئی دادرسی نہیں ہو رہی اور کہیں پر انہیں پکڑ کر کوئی سزائیں نہیں دی جا رہیں تو یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ کی cabinet meetings ہوتی ہیں آپ کی آج بھی cabinet meeting تھی میرا تو خیال ہے کہ بدقسمتی سے اس معاملے پر کبھی بات بھی نہیں ہوئی ہو گی؟ اگر یہی صورت حال رہی تو کل کو کسی کے ساتھ بھی یہ واقعہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے بھی گھر 10 بندے کلاشنکوفیں لے کر آ جائیں تو گھر والے کیا کریں گے؟

راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اس معاملے کو بڑا serious لینا چاہئے۔ متعلقہ RPO and DPO کو اسمبلی میں بلا کر اُن کے ساتھ اس معاملے کو discuss کریں کیونکہ سارے پنجاب میں overall situation خراب ہوئی ہوئی ہے۔ آپ اس معزز ہاؤس کو اس بارے میں کچھ بتائیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح جناب احمد شاہ کھگہ صاحب نے اس ایوان کے سامنے اپنا issue رکھا، اُن سے پہلے رانا مشہود احمد خان صاحب اور سید حسن مرتضیٰ صاحب نے بھی یہاں پر بات کی ہے تو انتہائی مختصر وقت میں سنجیدگی کے ساتھ ان معاملات کو ایک اور angle سے بھی دیکھنا چاہئے کہ جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کے گھر میں جو واقعہ ہوا اُس کی root cause کیا ہے؟ یہاں پر دو باتیں بہت اہم ہیں ایک بات تو یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کا جس کے پاس اقتدار ہے سوال یہ ہے کہ کیا اختیار بھی اُس کے پاس ہے؟ یہ root cause ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے تین سے چار IG's بدلے جائیں اور یہ بات الگ ہے کہ IG's کو بدلنا اُن کا اختیار ہے یا نہیں ہے۔ ان کو بدلا کس طرح سے جائے کہ جس کے پاس اقتدار ہے وہ بدل رہا ہے یا اس ملک کا وزیر اعظم یہ کام کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نیشنل ٹی وی پر آ کر کہتا ہے کہ میں نے پنجاب کے 3 IG's اس لئے بدل دیئے کہ وہ میرے بہنوئی کے پلاٹ کا قبضہ نہیں دلوا سکے۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں یہ اس ملک کے وزیر اعظم کے الفاظ ہیں۔ احمد شاہ کھگہ کے گھر میں جو واقعہ ہوا تو سوال یہ ہے کہ اُس وقت پنجاب کی پولیس کہاں مصروف تھی؟ پنجاب پولیس جتھوں کی صورت میں جناب سہیل شوکت بٹ کے گھر جاتی ہے اور جناب سیف الملوک کھوکھر کے گھر جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کے گھر میں ڈکیتی کا جو افسوس ناک واقعہ پیش آیا میں اُن کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کرتا ہوں اور اُنہیں اس بات کا یقین بھی دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ انصاف ہوگا، ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا اور ان کے ساتھ جن لوگوں نے زیادتی کی ہے اُنہیں قانون کے مطابق کیفر کردار تک انشاء اللہ تعالیٰ پہنچایا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں جیسے ابھی آپ شاہ صاحب کے معاملے میں فرمارہے تھے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کل DPO اور investigation والوں کو بھی بلا لوں گا۔ ہم شاہ صاحب کی موجودگی میں بیٹھ کر اس وقت تک جو تفتیش ہوئی ہے اور اب تک جو progress ہوئی ہے اس سے بھی ان کو آگاہ کریں گے اور آئندہ کالائحہ عمل بھی طے کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! دونوں کو بلائیں۔ آپ DPO اور RPO کو بھی بلائیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دونوں کو بلائیں گے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ابھی ہمارے بھائیوں کی طرف سے یہ کہا گیا کہ پولیس نے پہلے گوجرانوالہ میں اور کل لاہور میں ناجائز طور پر قابضین کے خلاف قبضہ چھڑوانے کی کوئی کارروائی کی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہاں کھڑے ہو کر یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے کہ غیر قانونی طور پر پولیس گئی ہے۔ یہ لاہور ہے، یہاں پر عدالتیں بھی موجود ہیں، یہاں ان کی ساری قیادت بھی موجود ہے اور یہ سارے لوگ بھی موجود ہیں۔ اگر غیر قانونی طور پر پولیس وہاں پر گئی ہے تو کیا آج کسی عدالت میں یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر گئی ہے۔ ان سے سارے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد قبضہ چھڑوایا گیا ہے جو قبضہ انہوں نے ان کی گورنمنٹ کے دور میں کیا تھا۔ یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ ریکارڈ کی بات ہے جس کے باقاعدہ notices گئے ہوں گے اور ان کے بعد وہ عدالت میں بھی گئے ہوں گے تمام معاملات طے ہونے کے بعد کل ان سے قبضہ چھڑوایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر چادر اور چاردیواری کا ہمیں اتنا ہی احساس ہے۔ کیا انہیں نہیں معلوم تھا کہ وہ غیر قانونی طور پر ناجائز قابض کے طور پر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ جگہ خالی کر دیتے۔ اگر چوری بھی کی جائے اور سینہ زوری بھی کی جائے تو یہ دو

باتیں ایک ساتھ نہیں چل سکتیں۔اس لئے جو کہا گیا ہے کہ زبردستی کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ زبردستی نہیں کی گئی جو بھی کارروائی ہوئی ہے وہ قانون کے مطابق کی گئی ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! انہیں شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں No cross talk آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہاں کہا گیا ہے کہ ہمیں شرم آنی چاہئے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شرم انہیں آنی چاہئے اور یہ پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ان لوگوں کے کرتوت کیا رہے ہیں۔یہ کیا بات ہے کہ یہ چوری بھی کرتے ہیں اور سینہ زوری بھی کرتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ وہاں جاتے اور ان کو روکتے۔انہوں نے ان کو کیوں نہیں روکا؟ اب یہ یہاں پر بڑھکیں مار رہے ہیں کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔یہ کل وہاں جاتے اور ان کو روکتے۔ان میں اتنی جرات نہیں کہ پولیس کو روک لیتے۔ہم پہلے سنتے تھے کہ اگر پولیس وہاں پر آئے گی تو ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن کل سارے بھیگی بلی بنے ہوئے تھے۔انہوں نے کل پولیس کو کیوں نہیں روکا؟اس لئے کہ یہ چور ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن آپ دو چیزیں mix کر رہے ہیں۔لاءاینڈ آرڈر کی بات اور ہے اور یہ واقعہ اور ہے۔جی،،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کو ہر بات پر افسوس ہوتا ہے۔یہ چوریاں نہ کریں اور نہ ان کو افسوس ہو۔ہم نے قانون کے مطابق کارروائی کی ہے اور اگر آئندہ بھی کسی نے سرکاری املاک پر قبضہ کیا تو اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے گا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کے لئے
اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد 6 بج کر 45 منٹ پر جناب چیئرمین
میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ کے آنے سے پہلے اس ہاؤس میں بات چیت میں تھوڑی سی بدمزگی ہوئی ہے۔ہاؤس کے تمام معزز ممبران چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہوں یا گورنمنٹ کی طرف سے ہوں سب پر ایک دوسرے کا احترام لازم ہے۔ تھوڑی دیر پہلے یہاں پر جو تماشا ہوا اس پر ہمیں لوگ کیا کہیں گے ؟ ہمارے پرانے ساتھی لاءمنسٹر صاحب نے بھی shouting کا طریقہ اختیار کیا اور لامحالہ پھر دوسری طرف سے بھی اسی طرح ہوا۔ایسی باتیں اس ہاؤس کے تقدس کو نقصان پہنچاتی ہیں، میری اپیل ہے کہ لاءمنسٹر صاحب منجھے ہوئے سیاستدان ہیں اور ماشاءاللہ پرانے زمانے سے چلے آ رہے ہیں کم از کم انہیں تو اس ہاؤس کے تقدس کا پوری طرح سے خیال ہونا چاہئے اور اس ہاؤس کے جتنے بھی ممبران ہیں چاہے وہ اپوزیشن میں ہیں یا گورنمنٹ میں ہیں ان سب کا احترام لازم ہے۔ آج معزز ممبر کھگہ صاحب کے ساتھ جس قسم کی زیادتی ہوئی ہے اس پر اپوزیشن کی طرف سے ہم سب اس کا افسوس کرتے ہیں اور میں اپنے محترم لاءمنسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی فرمائیں چونکہ shouting کا معاملہ مجھے آپ کی زبان سے اچھا نہیں لگا۔لہٰذا اس ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھنے اور اسے اچھے طریقے سے چلانے کے لئے آپ کو بھی اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہوں گا کہ اس قسم کے جملے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔مجھے تو اس وقت یہ جملے سنتے ہوئے بھی پریشانی ہو رہی تھی لہٰذا میں لاءمنسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جس طرح سے کھگہ صاحب کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور پولیس نے گھروں میں داخل ہو کر جو کچھ کیا ہے اس پر تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اس معاملے کو خود اچھے طریقے سے tackle کریں اور انہیں سمجھائیں کہ وہ ہمارے ایم پی ایز صاحبان کے ساتھ اس طرح کی حرکات نہ کریں بلکہ ان کی عزت کا احترام کریں چونکہ وہ اس مقدس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں اور تمام ممبران کا استحقاق برابر ہے۔اس وقت Chair پر جناب سپیکر تشریف فرما تھے اگر وہ ابھی

ہوتے تو میں ان سے بھی اپیل کرتا کہ اس ہاؤس کا تقدس بحال رکھنے کے لئے ان کو بھی پوری طرح اپنا اختیار استعمال کرنا چاہئے۔ میں باقی باتیں تو بعد میں کروں گا، بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔اس سے پہلے کہ میں بات شروع کروں مجھے پتا ہے کہ دوسری طرف سے میری بہنیں سانحہ ماڈل ٹاؤن، کبھی کچھ اور کبھی کچھ باتیں کریں گی۔میں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے جو کزن ہیں جو پارٹ ٹائم انقلابی ہیں، جو ادھر بہت کم آتے ہیں، 146 گواہان میں سے 72 گواہان ہو چکے ہیں لیکن وہ خود آرہے ہیں اور نہ ہی اپنے گواہان لے کر آرہے ہیں لہٰذا ان کو پتا ہونا چاہئے کہ اصل میں صورتحال کیا ہے اس لئے میں بڑے ادب کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم یہاں ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔میں پہلے اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ہر دفعہ یہی مسئلہ اٹھا دیا جاتا ہے ۔اب میں دوسری بات کروں گا ابھی تمام ممبران کے بارے میں بڑی خوبصورت بات ہو رہی تھی۔

میرے شہر وچ آ کے جنہاں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پُچھو کہڑے رستے آئے

جناب چیئرمین! یہ کیا تماشا لگ گیا ہے؟ ہمارے محترم ممبر شاہ صاحب چلے گئے ہیں یا انہیں زبردستی ایوان سے بھیج دیا گیا ہے ان کے گھر میں بیس آدمی کلاشن کوفیں لے کر داخل ہوئے۔ یہاں پر ہمارے معزز ممبر بٹ صاحب کے گھر میں گھس کر ان کی والدہ کے سامنے توڑ پھوڑ کی گئی، ابھی راستے میں آرہے تھے تو جہاں پر رانا ثناء اللہ کو بے گناہ روکا گیا تھا ادھر ہی مجھے روکا ہے۔راجہ صاحب! انہوں نے مجھے روک کر کہا کہ تلاشی دیں میں نے کہا کہ میں ایم پی اے ہوں، کس بات کی تلاشی دوں؟ میں نے کہا کہ آپ پہلے اپنی تلاشی دیں آپ کوئی اپنے پاس سے کوئی چیز نہ رکھ دیں۔خیر میں نے تلاشی نہیں دی بلکہ کہا کہ پہلے آپ مجھے اپنی تلاشی دیں۔ میں راجہ صاحب سے انتہائی ادب و احترام سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ تھوڑا سا stern action لیں۔ورنہ جس طرح آپ نے دیکھا کہ ہزارہ کے حسینی، کربلائی جن کی چودہ نعشیں ایک زندہ نعش کا انتظار کرتی رہیں

اس طرح کا کام یہاں پر نہ ہو۔ خدا کے لئے میری آپ سے منت ہے کہ ہمارے ایم پی ایز کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اور آپ کے اپنے ایم پی اے کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔آپ کو تو چاہئے تھا کہ آپ اس ڈی پی او کو dismiss کرتے ۔

جناب چیئرمین : سندھو صاحب! باقی دوستوں نے ٹائم لینا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: راجہ صاحب! آپ وہاں کے ڈی پی او کو dismiss کرتے تا کہ پتا چلتا۔ جب تک bureaucratic attitude change نہیں ہو گا، جب تک آپ پارلیمنٹ کو مضبوط نہیں کریں گے تب تک معاملات درست نہیں ہوں گے ۔اگر یہ لوگوں کے گھروں میں چھاپے مارتے رہیں گے اور کسی کے رشتہ دار کا پلاٹ ہے وہ حاصل کرنے کے لئے نیا سی سی پی او لائیں گے، پرانے سے نہیں ہوا وہ رات کو 12 بجے مین روڈ پر کھڑا ہو کر للکارے مار تا رہا کہ میں دیکھتا ہوں پتا نہیں اس نے کیا پیا ہوا تھا۔اب آگے پتا نہیں کیا ہو گا۔میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پوری دنیا میں جگ ہنسائی ہوئی ہے کہ چودہ نعشیں ایک زندہ نعش کا انتظار کرتی رہیں لیکن اس نے اپنی ضد، تکبر اور انا نہیں چھوڑی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، میاں نصیر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر! میری عرض سنیں، میاں نصیر صاحب! ایک منٹ بیٹھ جائیں، میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ اب اس طرح project کیا جا رہا ہے کہ شاید وہ ساری میری ہی ذمہ داری تھی اور یہ میں نے ہی کچھ غلط کہا ہے۔ اپوزیشن کے جتنے بھی یہاں دوست بیٹھے ہوئے ہیں وہ میرے لئے قابل احترام ہیں اور جو یہاں نہیں بیٹھے ہوئے وہ بھی میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن میں رانا مشہود احمد خان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک شخص وہاں سے کھڑا ہو کر غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرے اور پھر اس چیز پر بضد ہو تو اس کو کیسے اور کیا جواب دیا جائے ؟ چنانچہ رانا مشہود احمد خان صاحب نے جو کچھ فرمایا میں اسے من و عن تسلیم کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبران کے تقدس کو باہمی طور پر ہم سب کو برقرار رکھنا چاہئے لیکن میں دست بستہ گزارش کروں گا کہ سب کی عزت ایک جیسی ہے۔اگر میں آپ کے ساتھ کوئی زیاتی کی بات کروں گا تو پھر میرے خلاف بھی

ایسی ہی بات کی جائے گی اس لئے میں عرض یہ کرنی چاہتا ہوں کہ جو بھی واقعہ ہوا اگر حزب اختلاف کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں کیا جائے گا تو ان سے بڑھ کر میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہماری طرف سے بھی وضع داری کا ثبوت دیا جائے گا۔ ہماری طرف سے یہ کوشش ہو گی کہ آئندہ کسی بھی معزز ممبر کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہم بالکل وزیر قانون کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی ہماری پارلیمنٹ کے معزز ممبران کے گھروں میں اس طرح سے چھاپے پڑتے ہیں، ان کے رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کو جب ہراساں کیا جاتا ہے تو پھر اس پر احتجاج ہوتا ہے۔ یقیناً منتخب لوگ ہمیشہ اس طرح کی کارروائیوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی کو اس طریقے سے سیاسی انتقام کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ ہمارے تین سے پانچ منتخب نمائندوں کے گھروں پر دھاوے بولے گئے ہیں۔ اس کا ہم آپ کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہے۔ ہم آپ سے یہ گزارش کر رہے ہیں کہ جو بھی کارروائی ہوئی ہے اس بارے میں ہم نے اس ایوان کے اندر بات کی ہے۔ اب اس میں کتنی صداقت ہے اس بابت آپ pursue کریں اور صحیح صورتحال معلوم کریں۔ پیر احمد شاہ کھگہ صاحب کے گھر میں 20 ڈاکو آئے ہیں۔ ان کو علم تھا کہ یہ ڈاکو آئے ہیں، لوٹ رہے ہیں اور وہ بے بس پڑے رہے لیکن سہیل شوکت بٹ صاحب اور ہمارے دوسرے دوستوں کے گھروں پر دو دو سو پولیس والوں نے یلغار کی ہے۔ ہم یہ بات آپ کے نوٹس میں لا رہے ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کہیں پر غلط فہمی ہوئی ہے اور کہیں بات کو exaggerate کیا گیا ہے تو اس کو آپ ثابت کریں۔ کیا پولیس کو یہ اجازت ہے کہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کے گھروں کے تالے توڑیں، وہاں پر ہوائی فائرنگ کریں اور ان کی گاڑیوں کے شیشے توڑیں؟ اس کے بعد ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر واقعی پولیس والے ہمارے معزز ممبران کے گھروں پر گئے ہیں تو انہوں نے کیا گناہ عظیم کیا تھا؟ ہم صرف اسی بات کا جواب لینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا point آ گیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین !راجہ بشارت صاحب نے وضاحت کی ہے۔حزب اختلاف کے دو تین دوستوں نے بات کی ہے۔میاں نصیر صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے جو بات کی ہے ہم نے اسے مکمل سُنا ہے۔اس کے جواب میں وزیر قانون،ہمارے فوکل پرسن نے جواب دیناہوتا ہے۔جب وہ یہاں پر جواب دینے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو حزب اختلاف کے ساتھی انہیں بات مکمل نہیں کرنے دیتے۔انہیں درمیان میں ٹوکتے ہیں۔آج بھی یہی رویہ اختیار کیا گیا ہے۔حزب اختلاف کے دو معزز ساتھی ہمیشہ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔جب حزب اختلاف کے ممبران ہماری بات نہیں سننا چاہتے تو پھر ہمیں تھوڑا اونچی آواز میں بات کر کے انہیں سُنانا پڑتا ہے۔جس طریقے سے ہم ان کی بات تحمل سے سنتے ہیں اگر اسی طریقے آپ ہمارے معزز وزیر قانون کی بات سن لیں تو پھر آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔میں آج آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنے ارشادات کے جواب میں ہمارے وزیر قانون کی معروضات کو اسی طرح سن لیا کریں جس طرح ہم آپ کو سن رہے ہوتے ہیں تو پھر آپ کو کبھی بھی راجہ صاحب کی اونچی آواز سنائی نہیں دے گی۔میں پچھلے بیس سالوں سے راجہ صاحب کا ساتھی ہوں۔وہ بڑے تحمل والے ہیں۔جب ان کی وضاحت نہیں سنی جائے گی تو پھر اُنہیں اونچی آواز میں اپنی بات کو سنانا پڑتا ہے۔میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ آپ کو جس طریقے سے ہم تحمل سے سنتے ہیں آپ بھی اسی طرح ہمارے وزیر قانون کو سن لیا کریں۔آپ بے شک ہمیں ٹارگٹ کر لیا کریں لیکن وزیر قانون کی بات کو سن لیا کریں۔اس کے بعد اگر آپ کو ایک لفظ بھی below average نظر آئے گا تو ہم آپ کے مجرم ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جناب سہیل شوکت بٹ!آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سہیل شوکت بٹ : جی،میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی،آپ مہربانی کر کے مختصر بات کیجئے گا۔

جناب سہیل شوکت بٹ : جناب چیئرمین !بہت شکریہ۔وزیر قانون راجہ بشارت صاحب ہمارے سینئر ساتھی ہیں۔انہوں نے بالکل بجا فرمایا ہے اور ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔حزب

اختلاف اور حزب اقتدار میں بیٹھنے والے سب ممبران کا ہمیں احترام کرنا چاہئے۔ ہمیں سب کی عزت وتقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ 13۔جنوری کی رات ایک سے دو بجے کے قریب پولیس کی بھاری نفری نے میرے گھر کا گھیراؤ کیا۔ میں نے اسی وقت سی۔سی۔پی۔اولاہور غلام محمود ڈوگر صاحب کو فون کیا۔

جناب چیئرمین: چونکہ اجلاس کا وقت ختم ہو رہا ہے لہٰذا آپ short کر لیں۔

جناب سہیل شوکت بٹ: جناب چیئرمین! مجھے اپنا مؤقف تو بیان کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب سہیل شوکت بٹ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں ان کے جذبات کا بالکل احترام کرتا ہوں۔ اس ہاؤس کی یہ روایات رہی ہیں کہ اگر کسی معزز رکن کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو وہ ہاؤس میں آکر بات کرتا ہے۔ وہ تحریک استحقاق دیتا ہے۔ میں اپنی طرف سے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس ہاؤس کو اڑھائی سال ہونے والے ہیں۔ کوئی تحریک استحقاق حزب اختلاف کی طرف سے آئے یا حزب اقتدار کے کسی معزز رکن کی طرف سے آئے میں نے آج تک ایک بھی تحریک استحقاق کو oppose نہیں کیا۔ میں آپ کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ تحریک استحقاق لے کر آتے تو میں کبھی اس کو oppose نہ کرتا۔ اب بھی میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آپ میرے ساتھ بیٹھیں۔ آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کے ازالہ کے لئے میں آپ کے ساتھ ہوں اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی تسلی کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(اذان عشاء)

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آج کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

اب اجلاس مورخہ 26۔جنوری 2021 بروز منگل بوقت دوپہر 00-2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل،26۔ جنوری 2021

(یوم الثلاثہ،12۔ جمادی الثانی 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ 2

39

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،26۔ جنوری 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

حصہ اوّل

The Punjab University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to move that leave be granted to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

40

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ ملک غلام قاسم ہنجرا: اس ایوان کی رائے ہے کہ ٹاؤن چوک سرور شہید کوٹ ادو تحصیل سے رنگ پور ٹاؤن تک سڑک کو مرمت کیا جائے۔

2۔ محترمہ خدیجہ عمر: گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گوگل اور ویکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس طرح کے پراپیگنڈہ پر فی الفور قابو پایا جائے

3۔ جناب ناصر محمود: اس ایوان کی رائے ہے کہ للہ شریف، ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخان کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوامی مسائل مقامی سطح پر حل ہو سکیں۔

4۔ محترمہ عظمیٰ کاردار: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا فی الفور اہتمام کیا جائے۔

5۔ محترمہ مہوش سلطانہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال ، نندنہ فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے اور revenue generate اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے۔

41

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

منگل، 26۔ جنوری 2021

(یوم الثلاثہ، 12۔ جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ١
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ٢ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ٣
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ٤
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ٦

سُوْرَۃُ المُلک آیات 1 تا 6

بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (1) جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے (2) جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) (اللہ) رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ (3) پھر دوہرا کر دودو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (و عاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔ (4) بیشک ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنادیا اور شیطانوں کے لئے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔ (5) اور اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے (6)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم آج بالائے بام آ گیا ہے
زبان پر محمد ﷺ کا نام آ گیا ہے
مزہ جب ہے سرکار ﷺ محشر میں کہہ دیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آ گیا ہے
مجھے مل گئی دونوں عالم کی شاہی
میرا ان کے منگتوں میں نام آ گیا ہے
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا روز محشر
نبی کا وسیلہ ہی کام آ گیا ہے

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! ہم عوامی forums پر اور اس اسمبلی کے اندر ایک دوسرے پر الزامات لگاتے ہیں، بہتان تراشی بھی ہوتی ہے اور خاص طور پر جو حکومت جاتی ہے اس کے projects پر آنے والی حکومت بہت زیادہ تنقید کرتی ہے۔ میں آپ کی اجازت سے آج اسی حوالے سے ایوان کے اندر ایک اہم بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان میں چائنا کی طرف سے جو Consul General of the People's Republic of China لاہور میں تعینات تھے ان کا نام "Long Dingbin" ہے۔ ان کی تعیناتی کی مدت ختم ہو گئی تھی اور وہ واپس چلے گئے ہیں۔ انہوں نے 25 جنوری کو ایک خط میاں محمد شہباز شریف صاحب کو لکھا ہے۔ میں اس خط کے دو حصے آپ کی اجازت سے پڑھنا چاہتا ہوں تاکہ پتا چلے کہ اس ملک کے اندر کس طرح سے witch-hunting ہو رہی ہے۔ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف صاحب کو لکھا ہے کہ:

H.E. Mr. Muhammad Shehbaz Sharif

Leader of the opposition

National Assembly of Pakistan

Your Excellency,

I am going to conclude my post as Consul-General of the People's Republic of China to Lahore and go back to China on January 25th, 2021. Your Excellency is an old friend of China and Chinese people. I was deeply impressed by your devotion to the construction of CPEC on the position of the then Chief Minister of Punjab. You made the CPEC projects in Punjab realized, which

not only created impressive "Punjab Speed" but embodied the profound bilateral friendship...

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئر مین! یہ کیا ہو رہا ہے اور رانا مشہود احمد خان صاحب کیا پڑھ رہے ہیں؟ یہ تو وقفہ سوالات ہے۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال نمبر 1706 کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ : جناب چیئر مین! یہ سوال 20۔ فروری 2019 کو دیا گیا تھا اور اب 2021 آ گیا ہے۔ یہ دو سال میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکے تو پھر مجھے بتائیں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ والے کیا کام کر رہے ہیں؟ موجودہ حکمران کہتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ کام کر رہے ہیں جبکہ پچھلی حکومتیں کچھ نہیں کرتی تھیں۔ موجودہ حکومت یہ کیسا کام کر رہی ہے کہ دو سال ہو چکے ہیں لیکن اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا؟ اس موجودہ حکومت کا صرف اپوزیشن سے انتقام لینے پر focus ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب نہیں آیا تو پھر ہم ضمنی سوال کیا کریں؟ اس سوال کے جز "د" میں ایک اہم سوال پوچھا گیا ہے کہ کیا تمام اضلاع میں درجہ چہارم میں بھرتی ہونے والے ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے؟ یہ درجہ چہارم کے ملازمین ہیں اور مجھے کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان کی زندگی کس طرح سے گزر رہی ہے۔ ان کو ریگولر کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر اس

ہاؤس کے اندر جواب آتا تو ہمیں پتا چلتا کہ صوبہ پنجاب میں درجہ چہارم کے ملازمین اس وقت اپنی ملازمت کن حالات کے اندر کر رہے ہیں، اگر وہ ورک چارج ملازم ہیں تو ان کے کیا حالات ہیں اور اگر ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے تو پھر ان کے کیا حالات ہیں؟ اس کا جواب ہی نہیں آیا حالانکہ یہ سوال 2019 میں پوچھا گیا تھا اور اب 2021 آ گیا ہے۔ میری Chair سے گزارش ہے کہ اس سوال کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اتنی نااہلی کیوں ہے؟ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے وزیر کون ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے لیکن ملازمین کو ریگولر کرنے کے حوالے سے سمیع اللہ خان صاحب نے جو بات point out کی ہے میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کا concern بالکل بجا ہے۔ نہ صرف محکمہ لوکل گورنمنٹ بلکہ پنجاب کے تمام محکمہ جات میں ایسے ہزاروں ملازمین ہیں کہ جن کو پچھلی حکومت میں contract پر بھرتی کیا گیا تھا اور وہ ایک طویل عرصہ سے contract پر ہی چلے آ رہے ہیں۔ یہاں ہمارے صوبہ میں ہزاروں ملازمین ایسے ہیں کہ جن کی سروس دس دس سال ہو چکی ہے۔ ان کی بھرتی ایک specific project کے against کی گئی تھی اور ان کو contract پر رکھا گیا تھا لیکن وہ project ختم ہو گیا اور بعد میں ان ملازمین کو regularize نہیں کیا گیا۔ ابھی موجودہ حکومت نے آ کر اس پر باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی ہے جس کو میں Chair کر رہا ہوں تو ہم نے ملازمین کو regular کرنے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ کل کی cabinet meeting میں بھی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ملازمین کی regularization کی بات تھی اسی طرح تمام محکمہ جات میں یہ exercise شروع کی جا چکی ہے کہ جو ملازمین contract پر بھرتی کئے گئے تھے اُن کو regular کیا جائے تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ گورنمنٹ ان ملازمین کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا حل ضرور نکالے گی۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا اور یہ ایک سال پرانا سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں نے اس میں displeasure notice دے دیا ہے۔اس کے جز(الف) میں تھوڑی سی complication تھی اور ہم یہ چاہتے تھے کہ correct answer آئے۔انہوں نے پوچھا ہے کہ 14-2013 میں صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا؟اس میں یہ تھا کہ تین قسم کی بھرتی ہوتی ہے: ایک ریگولر، دوسری کنٹریکٹ اور تیسری daily wages پر بھرتی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس پورا جواب آ گیا ہے صرف ایک جُز کا جواب رہ گیا ہے ہم اس کو pending کر دیتے ہیں اور next اس کا جواب دے دیں گے۔ لوکل گورنمنٹ بہت بڑا محکمہ ہے اور انہوں نے پورے پنجاب کی information مانگی ہے تو ہم ان کو اگلے اجلاس تک provide کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر 1706 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1847۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2192۔ چودھری اختر علی کا ہے اُن کی بھی pending کرنے کی request آئی ہے۔ لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ معزز ممبر کی رُکنیت معطل ہوئی ہے اُن کا سوال نمبر 1324 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1349۔ محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1412۔ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1413 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2437 ہے۔ ہاؤس کے اندر یہ طے ہوا تھا کہ جس محکمے کا Question Hour ہو گا اُس محکمے کا سیکرٹری ہاؤس میں موجود ہو گا لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ چیز بار بار point out کی جاتی ہے لیکن پھر بھی اس پر عمل نہیں ہوتا۔ یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے معزز وزیر بھی موجود نہیں ہیں اور سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ! آپ کے سیکرٹری موجود نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب اسلام آباد گئے ہوئے ہیں اور ایڈیشنل سیکرٹری کا فون آیا ہے وہ آ رہے ہیں اور ڈپٹی سیکرٹری ہاؤس میں موجود ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے ruling آ چکی ہے کہ متعلقہ سیکرٹری کو ہاؤس میں موجود ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبران نے بالکل درست point out کیا ہے۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اسلام آباد وفاقی حکومت کی ایک میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں لیکن سپیشل یا ایڈیشنل سیکرٹری کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔ ایڈیشنل سیکرٹری راستے میں ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی اُن کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ اس ہاؤس کی عزت کیا ہے کہ بیوروکریسی اس کو سنجیدہ ہی نہیں لیتی۔ وقفہ سوالات کو pending کیا جائے یا پھر اس اجلاس کو ختم کیا جائے۔ سیکرٹری جب آئیں گے تب اس پر بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون و پارلیمانی امور نے commit کر لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے پہلے کہا ہے کہ تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ مجھے صرف یہ دیکھنا ہے کہ اگر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نہیں ہیں تو انہوں نے Question Hour کے لئے کسی کو depute کیا ہو گا جس کو بھی depute کیا گیا ہے اگر وہ یہاں پر نہیں آیا تو اُس نے غلط کام کیا ہے اور میں اس معزز ایوان میں یہ commit کر رہا ہوں کہ .He will be immediately suspended

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جب تک سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری ہاؤس میں موجود نہیں ہو گا تب تک میں اپنا question put نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سوال کا جواب سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری یا کسی بھی سرکاری افسر نے نہیں دینا، جواب تو پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے وہ جواب دیں گے اور میں بھی یہاں پر حاضر ہوں اگر کسی چیز کی وضاحت کی ضرورت ہوئی تو میں بھی کروں گا۔ معزز ممبران نے جو یہ point raise کیا ہے کہ متعلقہ افسر جو depute کیا گیا تھا وہ یہاں پر نہیں ہے تو میں نے یہ کہا ہے کہ He will be suspended.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وزیر قانون و پارلیمانی امور نے اس پر action لینے کی بات کی لیکن دوسرے جواز کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ جواب پارلیمانی سیکرٹری نے ہی دینا ہے تو پھر کبھی بھی سیکرٹری متعلقہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سیکرٹری متعلقہ کا یہاں پر موجود ہونا ضروری ہے کیونکہ اس ہاؤس کا ایک تقدس ہے اور جب کسی محکمے کے questions ہوں اور یہ ہمارے Rules of Business میں ہے اور روایت بھی ہے کہ سیکرٹری متعلقہ گیلری میں موجود ہوتا ہے۔ جناب سپیکر کی ruling بھی موجود ہے کہ اگر سیکرٹری متعلقہ موجود نہ ہو تو وہ Question Hour نہیں چل سکتا تو مجھے حیرت ہے کہ جناب وزیر قانون ایسی بات کیوں کر رہے ہیں؟ آج لوکل گورنمنٹ کا Question Hour آیا ہے۔ پہلے دو سال پرانے سوال کا جواب نہیں آیا اور اب اُس محکمے کا سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری موجود نہیں ہے۔ جس وزیر کے پاس اس محکمے کا چارج ہے یہ اُس وزیر کی بھی ناکامی ہے کہ دو دو سال تک سوالوں کے جواب نہیں آتے اور سیکرٹری بھی نہیں آیا۔

جناب چیئرمین! آپ اس chair پر بیٹھے ہیں اور اس حوالے سے سپیکر صاحب کی طرف سے یہ ruling آچکی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور نے یہ commit کیا ہے کہ وہ اس matter کو دیکھیں گے اور ذمہ دار افسر کو suspend کریں گے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! کیا آپ نے سوال کرنا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ پہلے ہاؤس کی Ruling واپس لے لیں۔

رانا محمد اقبال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی،رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! محکمہ لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری نہیں ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی نہیں ہے۔ انہوں نے ساری باتوں کو note کرنا ہوتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہوتا ہے۔اگر سیکرٹری خود موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو pending بھی کر دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! ایڈیشنل سیکرٹری تشریف لے آئے ہیں لیکن جناب محمد طاہر پرویز کا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2451 محترمہ حناء پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2563 بھی جناب محمد طاہر پرویز آپ کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جب تک سیکرٹری نہیں آئیں گے میں سوال نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز کا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ویسے ایڈیشنل سیکرٹری تشریف لے آئے ہیں۔اگلا سوال نمبر 2605 ملک محمد احمد خان کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2767 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2801 بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2877 چودھری اختر علی کا ہے۔ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3083 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات بس سٹینڈ کی یومیہ آمدن وانتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*3083: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنرل بس سٹینڈ گجرات شہر کی اوسطاً یومیہ آمدنی کتنی ہے اس کے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ہے اوراس اکاؤنٹ کو چلانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گجرات شہر کے جنرل بس سٹینڈ کی مرمت ضروری ہے اور اس کے اندر موجود انتظامات کو بہتر بنانے کی بھی ضرورت ہے؟

(ج) کیا گجرات بس سٹینڈ پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا انتظام ہے۔اس بابت حکومت کیا اقدامات اُٹھارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جنرل بس سٹینڈ، میونسپل کارپوریشن گجرات کی مدات آمدن اڈا فیس اور دکانات کا ماہانہ کرایہ پر ہیں، پچھلے تین سال کی آمدن درج ذیل ہے:

سال	آمدن اڈا فیس	آمدن کرایہ دکانات (روپے)	کل (روپے)
2017-18	30,301,502	18,678,099	48,979,601
2018-19	31,101,460	21,393,665	52,795,125
2019-20	27,739,750	16,935,422	44,675,172
کل آمدن تین سالہ			146,749, 898
آمدن فی سال		48,716,633	
اوسط آمدن ماہانہ		4,059,719	
اوسط آمدن یومیہ		135,324	

بمطابق سیکشن 122 پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019، لوکل فنڈ قائم کیا گیا ہے مذکورہ ایکٹ 2019، کے سیکشن 123 کے تحت میونسپل کارپوریشن گجرات کی تمام تر آمدنی، جو ٹیکسوں، فیسوں، ریٹس، کرایہ جات یا دیگر کسی بھی محصول کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے لوکل فنڈ میں جمع کروائی جاتی ہے لہذا جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی آمدنی کے لئے علیحدہ سے اکاؤنٹ کھلوانے کی قانونی گنجائش نہیں۔البتہ میونسپل کارپوریشن گجرات ہر ایک ٹیکس فیس وغیرہ کی وصولی کے لئے علیحدہ علیحدہ

حساب رکھتی ہے جس سے ہر ٹیکس، فیس کی سالانہ، ماہانہ کلاسیفکیشن (Classification) درست طور پر کی جاسکتی ہے حسب ضابطہ اڈا فیس کی آمدنی کا علیحدہ سے بھی حساب رکھا جاتا ہے، پنجاب لوکل گورنمنٹ اکاؤنٹس رولز 2017 کے رول نمبر 3 کے تحت لوکل فنڈ اکاؤنٹ کو operate کرنے کی ذمہ داری چیف آفیسر (فنانس) اور ریزیڈنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ و اکاؤنٹس (بحیثیت اکاؤنٹس آفیسر) کی ہے۔

(ب) جنرل بس سٹینڈ گجرات "C" کلاس بس سٹینڈ ہے اور میونسپل کارپوریشن گجرات نے "C" کلاس بس سٹینڈ کی مطابقت سے انتظامات کر رکھے ہیں جہاں تک سٹینڈ کی ضروری مرمت کا سوال ہے امسال میونسپل کارپوریشن برائے ضروری تعمیر و مرمت کا ایک پراجیکٹ زیر کارروائی لارہی ہے، انتظامات کی مزید بہتری کے لئے بھی اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

(ج) جی ہاں! جنرل بس سٹینڈ گجرات پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ایک عدد فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹھنڈے و گرم پانی کی فراہمی کے لئے الگ سے انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں اور میں پارلیمانی سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3084 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3219 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر کے لاری اڈا کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3219: **جناب محمد معاویہ** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا لاری اڈا انتہائی خستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈے سے ملحقہ پٹرول پمپ کو بطور بس سٹینڈ استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت جھنگ شہر کے لاری اڈا کی حالت کب تک بہتر کرنے نیز پٹرول پمپ مالکان اور ٹرانسپورٹ کمپنی کے خلاف کارروائی کرے گی تو کب تک، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ کہ جھنگ کا لاری اڈا 1975 میں قائم ہوا تھا۔لاری اڈا کافی عرصہ غیر فعال رہنے کے بعد گزشتہ سال ضلعی انتظامیہ کی مدد سے فعال ہوا۔ مزید یہ کہ لاری اڈا کو فعال بنانے کے لئے میونسپل کارپوریشن جھنگ نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

(i) مسافر خانے کی حالت بہتر بنائی گئی اور تزئین و آرائش کا کام ہوا۔

(ii) مسافروں کے لئے نئی لیٹرین بنائی گئیں۔

(iii) پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔

(iv) نئی لائٹس و کیمرہ جات نصب کئے گئے۔

(ب) لاری اڈا سے ملحقہ پٹرول پمپ تقریباً300 میٹر دور سرگودھا روڈ پر واقع ہے اور معاملہ سیکرٹری (آر۔ٹی۔اے) جھنگ سے متعلقہ ہے۔ مزید یہ کہ پٹرول پمپ مالکان کے خلاف کارروائی کے لئے سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جھنگ کو بذریعہ چٹھی نمبری 113 مورخہ 25.01.2020 کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

(ج) پارکنگ فیس مورخہ 20.01.2020 سے لاگو ہو چکی ہے۔ پارکنگ فیس کی آمدن میں اضافہ ہو گیا ہے جس سے لاری اڈا کی حالت بہتر کی جائے گی۔ مزید یہ کہ پٹرول پمپ

مالکان کے خلاف کارروائی کے لئے سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جھنگ کو بذریعہ چٹھی نمبری 114 مورخہ 25.01.2020 کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا لاری اڈا انتہائی خستہ ہے؟ میں نے دوسرے (جز) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اس سے ملحقہ پٹرول پمپ کو بطور بس سٹینڈ استعمال کیا جارہا ہے؟ میں نے یہ سوال اس لئے پوچھے تھے کہ جھنگ کا لاری اڈا میونسپل کمیٹی جو اب میونسپل کارپوریشن ہے اس کی ملکیت ہے۔ ہمارا ریونیو وہاں سے اکٹھا نہ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جن کا وہ پٹرول پمپ ہے جو بالکل ساتھ بنا ہوا ہے وہ ٹرانسپورٹر ہیں اور بااثر ہیں۔ وہاں گاڑیوں کی بڑی تعداد لاری اڈے کے اندر نہیں جاتی اور ہمیں ریونیو نہیں ملتا۔ سرکاری لاری اڈا بمشکل 50 میٹر کی دوری پر بنا ہوا ہے۔ وہ اپنے پرائیویٹ پٹرول پمپ پر گاڑیاں لے جاتے ہیں جس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ ہمارا لاری اڈا اپنا ریونیو اکٹھا نہیں کر سکتا اور اس کی حالت خراب ہے۔

جناب چیئرمین! جو جوابات دیئے گئے ہیں اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہاں پر مسافروں کے لئے لیٹرینیں بنا دی گئی ہیں۔ اس میں بات یہ ہے کہ یہ لیٹرینیں ایک NGO نے بنائی ہیں اس میں میونسپل کارپوریشن کا کوئی بجٹ استعمال نہیں ہوا۔ انہوں نے جہاں تک لائٹس اور کیمروں کی بات کی ہے تو میں نے ابھی اجلاس میں آنے سے پہلے دوبارہ confirm کیا ہے کہ وہاں پر لائٹس اور کیمرہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اسی طریقے سے انہوں نے وہاں پر کچھ نہ کچھ بہتری لانے کی بات کی ہے تو میرے پاس ابھی اجلاس میں آنے سے پہلے کی تصاویر موجود ہیں اگر آپ کہیں تو میں آپ کے ساتھ یہ تصاویر share کر سکتا ہوں وہاں پر بارش کے دنوں کے علاوہ بھی چلنا محال ہے۔ میری آپ سے مؤدبانہ درخواست ہو گی کیونکہ ممکن ہے کہ یہاں پر ہمارے پارلیمانی سیکرٹری دو چار باتوں میں ہمیں مطمئن کر دیں اور میں بھی respect کی وجہ سے بیٹھ جاؤں لیکن ہمارا یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس کی بہتری کے لئے اگر کوئی کمیٹی بنا دیں۔ اسے وہاں بھیج دیں جو اس کا ریونیو بڑھانے کے لئے visit کرے اور لکھی گئی چیزوں کو مکمل طور پر یقینی بنانے کے لئے

بھی کچھ کرے تو میرے خیال میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ لوگوں کا وہاں پر عام دنوں میں بھی جانا، بیٹھنا اور ٹھہرنا ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح معاویہ صاحب نے فرمایا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن چونکہ لاری اڈے میں کافی complications جاری رہتی ہیں۔ میری بھی تجویز ہے کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ جھنگ کا لاری اڈا کیٹیگری (سی) کا ہے۔ اس پر جو by laws apply کریں گے اس کے مطابق ہی دیکھیں گے کہ وہاں کیا ہو سکتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپ اپنے letter pad پر لکھ کر ہمیں یہ دے دیں تو ہم اس کو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی سے بھی کروا دیں گے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کے لئے کوشش کریں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پٹرول پمپ کی بات کی ہے تو یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر ایک پٹرول پمپ ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسپورٹرز اپنی گاڑیاں وہاں پر کھڑی کرتے ہیں اس سے ریونیو کا نقصان ہوتا ہے۔ ہم نے لکھ دیا ہے اب سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس پر پوری کارروائی کرے گا۔ اس کے لئے ہمیں یہ پوری تفصیل لکھ کر دے دیں تو ہم اس کا تخمینہ اور PC-I بنا دیں گے۔ اس کو انشاء اللہ لوکل گورنمنٹ handle کرے گی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد معاویہ صاحب! آپ اجلاس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو written statement دے دیں انشاء اللہ یہ look after کریں گے۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہی اس معاملہ کو lead کریں اور لوکل گورنمنٹ کے دوستوں کا ایک وفد وہاں پر آجائے تو شاید اس سے زیادہ بہتری لانے میں کامیابی ہو سکے۔ اس کی وجہ ہے کہ ہمیں وہاں RTA کا بھی سامنا ہے کہ شہر کے اندر جو منتشر اڈے بنے ہوئے ہیں ان کو کس طرح سے ہم نے بس سٹینڈ کے اندر لے کر آنا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا اپنا ریونیو ہے یا نہیں ہے اس صورتحال کو بھی دیکھنا ہے۔ اگر ہاؤس سے ایک کمیٹی بن جائے گی تو سیکرٹری RTA اور میونسپل کارپوریشن کے ساتھ مل کر ہم بہتر طور پر اس

مسئلے کو حل کر سکیں گے۔ یہ وہاں چلے جائیں یا وہاں کے متعلقہ لوگوں کو یہاں بلا کر ہمیں وقت دے دیں اور ایک کمیٹی بن جائے تو اس مسئلے کا حل نکل آئے گا۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ان کی تجویز آگئی ہے۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کر لیں گے۔ اس میں بہتر تو یہ ہے کہ یہ خود شہر کے ایم۔پی۔اے ہیں۔ ہم ایک کمیٹی بنا دیں گے، ان کو اس میں شامل کریں گے، وہاں کے ڈپٹی کمشنر اور سی۔ای۔او بھی ہوں گے۔ یہ مقامی ہیں اور مقامی لوگ بہتر طریقے سے اپنے مسائل کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ ہم کمیٹی بنا دیں گے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کمیٹی notify کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم ضرور کمیٹی notify کروا دیں گے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے کمیٹی notify کروانے کی یقین دہانی کرا دی ہے۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 3337 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3338 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3357 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3368 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال نمبر 3407 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سوال نمبر 3445 ہے۔ میں نے قابل احترام منسٹر لوکل گورنمنٹ سے رحیم یار خان میں نئے بس اڈوں کی تعمیر بجٹ اور فنڈز مختص کرنے کے حوالے سے سوال پوچھا تھا لیکن unfortunately ڈیڑھ سال گزرنے کے بعد بھی مجھے جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو پنجاب میں far-reaching ادارہ ہے۔ انہوں نے لوکل گورنمنٹ جیسے established ادارے کو under Local Government Act 2019 غیر فعال کر دیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کی یونین کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں، ٹاؤنز اور میٹروپولیٹن کارپوریشنوں کے بھی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں ایک بڑے major issue کا بھی سامنا ہے کہ پاکستان آج کی تاریخ تک Pakistan is one of the few countries which are embarrassed on an international level but we are not being able to get rid of polio.

جناب چیئرمین! ہماری لوکل گورنمنٹ غیر فعال ہو چکی ہے۔ ہماری public health پر توجہ نہ ہے اور ہمارا نظام بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں request کروں گا کہ آپ under Rule 54(3) متعلقہ منسٹر کو Ruling دیں کہ they should take the proceedings of the House seriously. اس کے علاوہ آپ ان کے لئے timeline طے کریں جس کے تحت they should be obligated and committed to answer each and every honorable member present in the House whether from opposition or treasury.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس میں timeline دینی چاہئے کیونکہ یہ ہمارا حساس ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس حوالے سے ابھی میری انچارج منسٹر صاحب سے بھی بات ہو رہی تھی۔ یہ precedent ہے کہ answers کافی لیٹ ہو جاتے ہیں لیکن میں اپنے معزز ممبر سے agree کرتا ہوں کہ اس میں timeline ہونی چاہئے۔

جناب چیئر مین: آج کافی سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں عرض کرتا ہوں کہ اتفاق سے جن سوالات کے جوابات پر ہم نے تیاری کی ہے اُن کے متعلقہ ممبران تشریف نہیں لائے اور جو ممبران تشریف لائے ہیں اُن کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ میں اس پر agree کرتا ہوں کہ اس میں timeline ہونی چاہئے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے "Rule 54-Delay as to answers" mention کیا ہے جس کو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

54. Delay as to answers.– (3) The Speaker may direct that the Minister concerned shall enquire into the matter and report the result of the inquiry, including the action taken, if any, to the House on the next day allotted for that Department.

اس Ruling پر آپ غور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن آپ timeline پر بے شک Ruling دے دیں کہ اس عرصے میں یہ جواب آنا چاہئے جس پر ہم انشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ کو لکھ دیں گے اور جزا، سزا مقرر ہو جائے گی۔اس میں بہتری ہے اور مجھے فاضل ممبر سے اتفاق ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! I am grateful کہ آپ نے یہ Ruling دی ہے اور اس سے نا صرف اپوزیشن بلکہ treasury بنچز والے بھی مستفید ہوں گے۔ میں اپنی بات کے اختتام پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جب تک یہ ہاؤس اور اس کی کمیٹیاں غیر فعال رہیں گی تب تک ہمیں ان شکایات کا سامنا رہے گا لہٰذا میں آپ کے توسط سے اپنے بزرگ اور انتہائی قابل احترام لاء منسٹر صاحب سے بھی request کروں گا کہ یہ اس چیز کو زیر غور لائیں اور اس August House کی کمیٹیوں کو فعال کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، آپ نے اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے اور آپ کے سوال پر Rule 54 کی Ruling بھی آ گئی ہے۔ اگلا سوال نمبر 3515 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3551 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3552 بھی سید حسن مرتضیٰ کا ہے لیکن اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3575 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3637 ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ سوال پڑھنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب تو موصول نہیں ہوا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! آپ please مجھے سوال پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پڑھ دیں۔

*3637: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ لاہور پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) مذکورہ تجاوزات کی وجہ سے یہاں پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بڑے ٹرالے اور کنٹینر بھی رِنگ روڈ سے اس سڑک پر آجاتے ہیں جن کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک بند رہتی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلطان پورہ محمود روڈ لاہور سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے اور کنٹینر ٹرالے کو روڈ پر آنے پر بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

جناب چیئرمین! یہ بہت سادہ سا سوال تھا جس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ پہلے یہ بات کر چکے ہیں کہ جن کے جواب موصول نہیں ہوئے وہ pending کر دیں لیکن اگر simple question کا اتنے مہینوں بعد بھی جواب موصول نہیں ہو گا تو کیا فائدہ ہے؟ آپ کم از کم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں تو سہی کہ ایک simple question کا جواب دینا پسند کیوں نہیں کیا؟

جناب چیئرمین: محترمہ! میں نے Rule 54 کے تحت Ruling دے دی ہے اور آپ کے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! یہاں سے 35 منٹ کی drive پر وہ راستہ ہے جس کا جواب ہمیں فوری مل سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3674 جناب منیب الحق کا ہے لیکن وہ suspend ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3683 سیدہ فرح اعظمی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3684 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم، سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد اور بلدیہ جہلم کو 2017 سے 2019 تک فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3684: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی جہلم میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور ہر UC کی سطح پر سینٹری ورکرز کی حاضری کو یقینی بنانے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی جہلم کو18-2017اور19-2018 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے خرچ ہوئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی جہلم میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کارپوریشن جہلم میں 180 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں اور ہر روز سینٹری سپر وائزر اپنے اپنے وارڈ میں حاضری لگاتا ہے اور ان سے صفائی کا کام کرواتا ہے جس کو چیف سینٹری انسپکٹر روزانہ کی بنیاد پر چیک کرتا ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن جہلم کو 18-2017 میں مبلغ -/79582800 روپے جاری ہوئے اور -/79582800 روپے خرچ ہوئے۔19-2018 میں میونسپل کمیٹی جہلم کو -/69967300 روپے جاری ہوئے اور -/69967300 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن جہلم کا ٹوٹل سٹاف 402 ہے، 312 ملازم کام کر رہے ہیں اور 90 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ facts and figures کے ساتھ بڑی detail سے جواب دیا گیا ہے لہٰذا میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر3720 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فرحت فاروق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فرحت فاروق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر3732 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گوالمنڈی کے علاقہ میں پختہ تجاوزات کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

*3732: **محترمہ فرحت فاروق:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچانسبت روڈ اور گوالمنڈی لاہور کے علاقہ میں لوگوں نے جگہ جگہ پختہ تجاوزات بنا رکھی ہیں ان constructed اور solid تجاوزات کی وجہ سے ان علاقہ کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور ٹریفک کی روانی میں بھی خلل پڑتا ہے؟

(ب) کیا متعلقہ ادارہ ان ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے اوراس کے ذمہ داران لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست ہے کہ کچانسبت روڈ اور گوالمنڈی لاہور کے علاقہ میں لوگوں نے جگہ جگہ پختہ تجاوزات بنا رکھی ہیں۔ گنجان آباد علاقہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ علاقہ کے مکینوں کو مشکلات پیش آتی ہیں۔

(ب) ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) داتا گنج بخش زون، میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی زیرِ نگرانی مورخہ 10.11.2020 کو گرینڈ آپریشن کر کے 17 عدد پختہ تجاوزات (تھڑے، تندور، سیڑھیاں وغیرہ) مسمار کر دیئے ہیں۔ علاوہ ازیں عملہ تہہ بازاری داتا گنج بخش زون، میٹروپولیٹن لاہور وقتاً فوقتاً عارضی تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے، مذکورہ علاقہ سے کئے گئے ضبط شدہ سامان کو داخل سٹور کرتا ہے اور سٹور سے سامان کی واپسی کی مد میں تجاوز کنندگان کو گزشتہ دو ماہ میں مبلغ -/35000 روپے جرمانہ بھی کیا گیا۔ عملہ ریگولیشن داتا گنج بخش زون میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے عارضی و مستقل تجاوزات کے خلاف آئندہ بھی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن)، داتا گنج بخش زون کی سربراہی میں سکواڈ تشکیل دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فرحت فاروق: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3779 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سڑکوں پر چیلوں کوّوں کے لئے حرام گوشت بیچنے والوں کی سرکوبی سے متعلقہ تفصیلات

*3779: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی مختلف سڑکوں پر لوگ حرام گوشت صدقے کے نام پر حرام جانوروں کے لئے فروخت کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن پرندوں کو مذکورہ حرام گوشت ڈالا جاتا ہے وہ حلال پرندوں کے بچوں کے دشمن ہوتے ہیں جس کی مثال فاختہ کی ہے کہ جب وہ انڈے دیتی ہے تو کوا اور چیل وغیرہ آکر اس کے انڈے توڑ کر کھا جاتے ہیں جس سے مختلف پرندوں کی نسل کشی ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حرام گوشت بیچنے والوں کی وجہ سے مختلف شاہرات پر گندگی پھیلتی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حرام گوشت صدقے کے نام پر بیچنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ راوی کے پُل و کینال روڈ وغیرہ پر کچھ لوگ جانوروں کے گوشت کو بطور صدقے کا گوشت فروخت کرتے ہیں۔

(ب) ممکنہ طور پر درست ہے تاہم متعلقہ محکمہ جات (محکمہ ماحولیات اور محکمہ وائلڈ لائف و جنگلات) ممکنہ طور پر اس سوال کا حتمی جواب دے سکتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گوشت بیچنے والوں کی وجہ سے شاہرات پر ممکنہ طور پر گندگی پھیلتی ہے۔

(د) جی ہاں! مختلف محکمہ جات جن میں ماحولیات، وائلڈ لائف، پولیس، مقامی حکومت و سماجی بہبود حسب ضابطہ کارروائی کرتے ہیں جبکہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے ماہ ستمبر اور اکتوبر 2020 میں حرام گوشت صدقے کے نام پر فروخت کرنے والوں کے خلاف بلا تفریق کارروائی کرتے ہوئے 34 عدد sale points ختم کروائے ہیں۔ مزید یہ کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن ان کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ لاہور شہر کی مختلف سڑکوں پر لوگ حرام گوشت صدقے کے نام پر حرام جانوروں کے لئے فروخت کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ بالکل درست ہے لیکن آخر پر جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ جن points پر یہ حرام گوشت sale ہوتا ہے اُن کو seal کر دیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ان لوگوں کے ایسے کوئی fix points نہیں ہیں جن کو seal کیا جا سکے کیونکہ یہ لوگ زیادہ تر اپنی سائیکلوں یا موٹر سائیکلوں پر ہوتے ہیں۔ ابھی بھی دیکھ سکتے ہیں کہ اسمبلی کی دیوار کے ساتھ ایک بندہ سائیکل پر گوشت بیچنے کے لئے کھڑا ہے۔ اسی طرح راوی روڈ سے گزریں تو کئی لوگ کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہی ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ ہم نے تمام sale point ختم کر دیئے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ کوئی fix sale points نہیں ہیں جن کو ختم کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ فرما رہی ہیں کہ یہ جواب درست نہیں ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اس حوالے سے proper قانون سازی کی جائے تب ہی اِن کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اگر یہ جز (الف) کا جواب پڑھیں تو اس میں ہم نے بالکل یہ mention نہیں کیا کہ حرام گوشت ہوتا ہے۔ اب حرام اور حلال گوشت کو determine کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ یہ پرانا رواج ہے کہ صدقے کا گوشت پھینکا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ہمارا ایک enforcement انسپکٹر ہوتا ہے جو جرمانہ کرتا ہے۔ محترمہ بنیادی طور پر ground realities کے حوالے سے بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ sale points کسی ایک جگہ پر نہیں ہوتے بلکہ لوگ مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر گوشت بیچتے ہیں اور مسافر اُن سے گوشت لے کر راوی پُل کے نیچے یا دوسری جگہوں پر پھینک دیتے ہیں اور یہ انسان کا ذاتی فعل ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے پاس FIR درج کرنے کی ایسی کوئی power نہیں ہے بلکہ صرف جرمانہ کر سکتے ہیں اور محکمہ دو ہزار روپے تک جرمانہ کرتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ عموماً گوشت فروخت کرنے والے بچے یا عورتیں ہوتی ہیں جن کو اُٹھا کر کسی دوسری جگہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے یا اگر خاص ضرورت ہو تو لوگوں کو تھانے بھی پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ریڑھی والے یا کچھ ایسے points تھے جن کے خلاف محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے 34 عدد sale points ختم کئے ہیں۔ اب recently کوئی sale points ہوں گے تو میں آنے والے کل کی بات نہیں کر سکتا البتہ ایک دفعہ ہم نے ان لوگوں کو remove کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: شکریہ، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3781 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شہر میں سال 19-2018 میں نئے پارکنگ سٹینڈز کی تعمیر اور مختص کردہ شرح فیس سے متعلقہ تفصیلات

*3781: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سال 19-2018 میں کتنے نئے پارکنگ سٹینڈ بنائے گئے ان کی شرح فیس کتنی مختص کی گئی ہے ہر سٹینڈ کا ٹھیکہ اور شرح وصولی فیس تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مختلف پارکنگ سٹینڈ جن میں شادی ہال اور مختلف مین سٹوروں کی پارکنگ شامل ہے منہ مانگے دام وصول کرتے ہیں اوران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی؟

(ج) جوہر ٹاؤن ایل ڈی اے پلازہ اور اس کے گردونواح میں جتنے بھی پارکنگ سٹینڈ بنائے گئے ہیں ان میں کار، موٹر سائیکل، مزدہ اور ٹرک وغیرہ کی پرچی فیس کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر قانونی اضافی رقم کی وصولی پر پارکنگ سٹینڈ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) لاہور شہر میں 19-2018 میں کوئی نیا پارکنگ سٹینڈ نہیں بنایا گیا بلکہ لاہور پارکنگ کمپنی میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور سے منظور شدہ 205 پارکنگ سٹینڈ اپنے سٹاف کے ساتھ چلا رہی ہے اور کوئی بھی پارکنگ سٹینڈ ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا جبکہ لاہور پارکنگ کمپنی

گورنمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق پارکنگ فیس موصول کرتی ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

بس ٹرک:	Rs.100
ٹریکٹر ٹرالی، مزدہ وین وغیرہ:	Rs.50
کار:	Rs.30
موٹر سائیکل:	Rs.10
سائیکل:	Rs.5

(ب) لاہور پارکنگ کمپنی تمام منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز (خواہ وہ شادی ہال یا مین سٹوروں کی پارکنگ ہو) گورنمنٹ ریٹس کے مطابق چلا رہی ہے اور جب بھی کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ لاہور پارکنگ کمپنی کے نوٹس میں آتا ہے تو اسکے خلاف Parking Bylaws کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اس طرح کی کارروائی کے نتیجے میں مالی سال 20-2019 کے دوران 174 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں جبکہ فروری تا اکتوبر 2020 میں 25 لاکھ 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ج) جوہر ٹاؤن ایل ڈی اے پلازہ اور اس کے گردونواح میں لاہور پارکنگ کمپنی کا منظور شدہ پارکنگ سٹینڈ ہے جہاں پر لاہور پارکنگ کمپنی گورنمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق پارکنگ فیس موصول کرتی ہے جو کہ جُز الف میں درج ہے۔

(د) لاہور پارکنگ کمپنی منظور شدہ سٹینڈ پر گورنمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق پارکنگ فیس موصول کرتی ہے۔ جب بھی کسی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ سے اوور چارجنگ کی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پہ Parking Bylaws کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ لاہور شہر میں 19-2018 میں کوئی نیا پارکنگ سٹینڈ نہیں بنایا گیا اور جو پہلے سے 205 پارکنگ سٹینڈز موجود تھے وہی کام کر رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ وہ اپنے منظور شدہ rates کے مطابق

پارکنگ فیس وصول کر رہے ہیں جبکہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب چاہیں تو جا کر دیکھ لیں کہ جتنی amountانہوں نے لکھی ہے ہر پارکنگ سٹینڈ پر اس سے double amountوہ chargeکرتے ہیں اور انہیں دیکھنے والا اور پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر 100روپیہ پارکنگ فیس ہے تو وہ 200روپے لیتے ہیں اور اگر 50روپے فیس ہے تو 100روپے پارکنگ فیس لیتے ہیں۔ آپ شہر میں کہیں بھی چلے جائیں تو کسی بھی پارکنگ سٹینڈ پر آپ 30روپے پارکنگ فیس نہیں دیں گے بلکہ 90 ,80 ,60 یا100 سے کم نہیں دے کر آئیں گے۔ ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس کو چیک کریں کیونکہ سوال کا جواب دے دینا ضروری نہیں ہوتا بلکہ اس کے اوپر عملی طور پر کچھ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! اس معاملے میں ہم چیک ضرور کریں گے لیکن پارکنگ سٹینڈز دو قسم کے ہیں جن میں ایک وہ ہیں کہ جب کوئی پلازہ، پرائیویٹ ہسپتال یا کوئی پرائیویٹ بلڈنگ کھڑی ہوتی ہے تو پلاننگ ڈویلپمنٹ اس کو mention کرتا ہے جس کے لئے spaceدی جاتی ہے جو کہ ہماری اسمبلی سے 7 نومبر 2016 کو بائی لاز پاس ہوئے تھے جس کے مطابق ہی وہ chargeکیا جاتا ہے جبکہ دوسرے سٹینڈز ہمارے سرکاری ہیں جس میں بالکل یہ نہیں ہوتا بلکہ پارکنگ کمپنی اسے run کرتی ہے جس کے 550 ملازمین ہیں اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ وہ ہمارے بائی لاز کے مطابق ہی کام کریں۔ جو غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز ہوتے ہیں اس میں یہ ہوتا ہے کہ عارضی طور پر کہیں پارکنگ سٹینڈ قائم کیا جائے تو اس میں بھی انفورسمنٹ انسپکٹر ہوتا ہے۔۔۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! جز(ب) کے جواب میں انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ یہ over charge کرتے ہیں اور انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے 2019میں 174 ایف آئی آرز درج کروائیں تو میرا سوال یہ ہے کہ ان ایف آئی آرز کا نتیجہ کیا نکلا، کیا ان ایف آئی آرز کو follow up کیا اور کیا اس کے بعد انہوں نے over charging ختم کی؟ پھر انہوں نے لکھا ہے

کیا 2020 میں ہم نے 25لاکھ 500 روپے جرمانہ عائد کیا تو کیا یہ جرمانہ انہوں نے وصول کیا اور کیا انہوں نے انہیں یہ سزا دی یا صرف یہ لکھنے کی حد تک ہے ؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں محترمہ سے یہ request کروں گا کہ ان کا سوال کیا ہے ؟ ہم نے ایف آئی آرز درج کروائی ہوتی ہیں اور اس کے بعد عدالت نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ ہم نے جرمانہ mention کر دیا ہے جو کہ پارکنگ کمپنی کے لوکل گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں بائی لاز کے مطابق وہ پہنچ چکا ہے۔ اب دوبارہ سے جو اس کو violate کرتا ہے اسے ہم جرمانہ بھی کرتے ہیں اور ایف آئی آرز بھی درج کراتے ہیں۔ اگر محترمہ کو ایف آئی آرز کی کاپیاں چاہئیں تو میرے پاس موجود ہیں اور وہ ساری ایف آئی آرز میں محترمہ کو پیش کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس سوال کی کافی detail آ گئی ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! اس پر ایکشن بھی ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا سوال نمبر 3805 محترمہ سُنبل مالک حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے لیکن ان کے سوال کا جواب نہیں آیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرے سوال کا نمبر 3814 ہے اور آپ نے جواب نہ آنے پر کافی detail سے بات کی ہے مگر کافی لمبا عرصہ ہو گیا ہے کہ جواب نہیں آیا۔ آپ اس کو پھر pending ہی فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: شالیمار ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن میں گائے،

بھینسوں کے انخلاء سے متعلقہ تفصیلات

*1349: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گائے / بھینسوں کا داخلہ شہر میں بند کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ان کے مالکان کو جگہ الاٹ کرر کھی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شالیمار ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن میں صبح سے شام تک گائیں اور بھینسیں کھلے عام گھومتی رہتی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان گوالوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے ابھی تک شالیمار ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن میں بھینسیں رکھی ہوئی ہیں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے شہری حدود میں گائے / بھینسوں کا داخلہ بند کر رکھا ہے۔

(ب) حکومت نے درج ذیل 02 گوالہ کالونیاں قائم کی ہوئی ہیں:

1. ہربنس پورہ گوالہ کالونی 2۔ رکھ چندرائے روڈ گوالہ کالونی

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کی جانب سے مورخہ 2019-12-19 تا 2020-02-20 ممنوعہ شہری حدود سے مویشیوں کے انخلاء کے لئے سپیشل مہم میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کی زیر نگرانی چلائی گئی جس کے دوران درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی:۔

1. شالیمار ٹاؤن کے ممنوعہ علاقوں سے 202 بھینسیں / گائے گرفت میں لے کر گوالوں کو 6لاکھ 6ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اس کے علاوہ 04عدد حویلیوں کو سربمہر کیا گیا۔
2. گلبرگ ٹاؤن کے ممنوعہ علاقوں سے 110 بھینسیں / گائے گرفت میں لے کر گوالوں کو 3لاکھ 32ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

ساہیوال: شہر خموشاں کیلئے مختص کردہ رقبہ ورقم سے متعلقہ تفصیلات

***1412: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر خموشاں ساہیوال کے لئے کتنی زمین / رقبہ مختص کیا گیا ہے یہ رقبہ اس سے پہلے کس کے زیر استعمال تھا اور واگزار کرواتے ہوئے اس کو کوئی معاوضہ ادا کیا گیا؟

(ب) اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ کب تک مکمل ہو کر آپریشنل ہو جائے گا؟

(ج) منصوبہ کے لئے کیا SOPs ہیں عوام الناس کو کتنے اخراجات برداشت کرنا ہوں گے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ماڈل قبرستان شہر خموشاں بنانے کے لئے بورڈ آف ریونیو، پنجاب نے تمام اضلاع میں زمین مختص کر دی ہے۔ شہر خموشاں ساہیوال کے لئے چک نمبر L-9/90 میں 80 کنال کا رقبہ مختص کیا گیا ہے۔ یہ رقبہ حکومت پنجاب کی ملکیت میں تھا اور یہ رقبہ بغیر کسی معاوضہ کے شہر خموشاں ماڈل قبرستان بنانے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ لیٹر کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبہ کے لئے سال 20-2019 کے ترقیاتی پروگرام میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) موجودہ حکومت مالی بحران کی وجہ سے (فیز وار) مرحلہ وار ماڈل قبرستان بنا رہی ہے۔ تاہم اگلے مالی سالوں میں ساہیوال میں ماڈل قبرستان بنانے پر غور کیا جائیگا اور "Standered SOPs" کے مطابق عوام الناس سے معمولی فیس لی جائے گی۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر کے بازار میں تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*1413: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال و میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال کے پاس صفائی کے لئے کتنی گاڑیاں اور ملازمین ہیں ملازمین کے نام مع عہدہ وعرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) کیا حکومت متذکرہ بالا دونوں علاقوں میں صفائی کروانے اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائیں؟

(ج) کیا حکومت میونسپل کمیٹی کمیر کے صدر بازار میں ناجائز تجاوزات کی بھرماراورانتہائی رش جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام بدترین متاثر ہوتا ہے ڈرین کے کنارے کمیر بائی پاس تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال کے شعبہ سروسز میں صفائی کے لئے 49عدد گاڑیاں اور مختلف قسم کی مشینری موجود ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ صفائی کے لئے 323 سینٹری ورکرز اور 12عدد ڈرائیور ہیں جن کے نام بمعہ تاریخ تعیناتی تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹاؤن کمیٹی، کمیر میں صفائی کے لئے مندرجہ ذیل گاڑیاں ہیں۔

1. ٹریکٹر مع ٹرالی(2عدد)
2. فرنٹ باکٹ(1عدد)
3. سکروجیٹنگ مشین(1عدد)
4. واٹر باؤزر(1عدد)

ٹاؤن کمیٹی کمیر میں صفائی کے لئے 25عدد سینٹری ورکرز ہیں جن کے نام مع تاریخ تعیناتی تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال اپنی حدود سے روزانہ کی بنیاد پر صفائی کروا اور کوڑا کرکٹ اٹھا رہی ہے۔اس سلسلہ میں آبادی کے تناسب سے عملہ کم ہونے کے باوجود میٹروپولیٹن حدود میں صفائی کا نظام بہت بہتر ہے اور یہ کہ گورنمنٹ کی جانب سے شروع کی گئی کلین گرین پنجاب مہم میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال نے مثالی کام کیا۔ جسے نہ صرف انتظامیہ نے سراہابلکہ صوبہ بھر میں دوسرا نمبر حاصل کیا اسی طرح صفائی کے نظام کو مزید بہتر کرنے کے لئے حکومت کی ہدایت کے مطابق 30یوم کے لئے 150عدد سینٹری ورکرز عارضی طور پر تعینات کئے جا رہے ہیں۔

ٹاؤن کمیٹی، کمیر میں عملہ صفائی کی ٹیم روزانہ کی بنیاد پر تمام وارڈز میں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھانے اور صفائی کو یقینی بناتی ہے۔

(ج) ٹاؤن کمیٹی کمیر کے صدر بازار میں انکروچمنٹ (ہتھ ریڑھی وغیرہ) ختم کرنے کے لئے پانچ ملازمین پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر وقتاً فوقتاً صدر بازار کے عارضی انکروچمنٹ ختم کرتی رہتی ہے جس سے ٹریفک کی روانی تسلسل سے جاری رہتی ہے۔ جبکہ ڈرین کی تعمیر محکمہ انہار سے متعلقہ ہے۔

لاہور کے اندرون میں خستہ حال عمارتوں کی تعداد اور ان کی بحالی اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2451: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت اندرون شہر لاہور میں کتنی عمارتیں خستہ حال ہیں، ان کی تفصیل مع تعداد اور ناموں کے بتائی جائے؟

(ب) سال 2013 سے 2018 تک کتنی خستہ حال عمارتوں کی بحالی کا کام مکمل ہوا ہے اور کتنی عمارتوں کا کام ابھی باقی ہے؟

(ج) باقی خستہ حال عمارتوں کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے اس بجٹ میں سے کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس وقت اندرون شہر میں خستہ حال عمارتوں کی تعداد 1100 ہے جو کہ اتھارٹی نے خطرناک قرار دی ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی ایکٹ 2012 میں پاس ہوا، والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی نے Project Phase-1 دہلی گیٹ سے کوتوالی چوک تک مکمل کیا۔ Phase-2 پر کام 2014 میں شروع ہوا اور 2018 میں مکمل ہوا۔ دونوں پراجیکٹ سے ملحقہ گلیوں اور مکانوں پر بھی بحالی کا کام کیا گیا۔ سال 16-2015 کے دوران اندرونِ لاہور میں 14 خطرناک عمارتوں کی بحالی کی گئی۔

مالی سال 17-2016 کے دوران والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کو فنڈز فراہم نہیں کئے گئے تھے۔

مالی سال 18-2017 کے دوران والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کو 30 خطرناک عمارتوں کی بحالی کے لئے 50 ملین بجٹ ملا۔ جس میں سے 24 عمارات کی بحالی کا کام کیا گیا۔

اب خطرناک عمارتوں کی بحالی کے عنوان سے منصوبے پر مالی سال 19-2018 کے لئے 85 خطر ناک عمارتوں کی بحالی کے لئے تخمینہ (پرانا 18-2017) 150+50 (نیا) ملین لگایا گیا۔ جس میں سے اب تک 79 خطرناک عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں اور 4 خطرناک عمارتوں پر بحالی کا کام جاری ہے۔

(ج) خستہ حال عمارتوں کی تعمیر / مرمت اور بحالی کے لئے 200 ملین روپے بجٹ مختص کئے گئے تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Financial Year	Allocation	Utilization
2017-18	Rs.50 Million	Rs. 42.8Million
2018-19	Rs. 87.5 Million	Rs.87.5 Million
2019-20	Rs.50 Million	Rs.42.237 Million
2020-21	Rs.10 Million	Rs.10 Million
Total	Rs.197.5 Million	Rs.183.537 Million

ٹائم سکیل کی پروموشن کے نوٹیفکیشن پر عمل درآمد سے متعلقہ تفصیلات

*2767: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹائم سکیل پروموشن کے لئے نوٹیفکیشن نمبر No.FD.PC.40-12/20172 جاری ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا نوٹیفکیشن کے مطابق صوبہ بھر کے تمام سرکاری اداروں میں عمل درآمد شروع ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے ذیلی ادارے لوکل گورنمنٹ بورڈ LGB درج بالا نوٹیفکیشن کے مطابق ٹائم سکیل پروموشن دی جارہی ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ملازمین کو ٹائم سکیل پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی حد تک نوٹیفکیشن ہٰذا پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ دیگر محکمہ جات کے متعلق متعلقہ محکمہ جات سے رجوع کیا جانا مناسب ہو گا۔

(ج) جی ہاں۔ اس بابت لوکل گورنمنٹ بورڈ (ایل جی بی) کی جانب سے نوٹیفکیشن LCS(Acctt-Misc)-2(71)/2018-P-IIمورخہ 27.08.2019جاری ہو چکا ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف) یوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج بالا نوٹیفکیشن کی روشنی میں لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ملازمین کو ٹائم سکیل پر وموشن کے لئے مستحق ملازمین کے کوائف مرتب کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: مین شالیمار لنک روڈ کے دونوں اطراف کثیر المنزلہ کمرشل عمارات کی تعمیر اور نقشہ عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*2801: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مین شالیمار لنک روڈ لاہور کے دونوں اطراف کتنی کثیر المنزلہ کمرشل عمارات تعمیر ہیں؟

(ب) کیا ان تمام بلڈنگ کے نقشہ جات منظور کروائے گئے ہیں؟

(ج) کتنی بلڈنگ بغیر نقشہ کے تعمیر ہوئیں؟

(د) بغیر نقشہ تعمیر عمارات کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے، تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) شالیمار لنک روڈ تین زونز (شالیمار زون، عزیز بھٹی زون اور گلبرگ زون) کی حدود میں واقع اور مین شالیمار لنک روڈ، لاہور کے دونوں اطراف میں کثیر المنزلہ 5عدد عمارات موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ 5عدد عمارات متعلقہ اتھارٹی سے منظور شدہ ہیں جبکہ عزیز بھٹی زون کی حدود میں واقع مین شالیمار روڈ پر تمام تعمیرات عزیز بھٹی زون کے قیام سے پہلے کی تعمیر شدہ ہیں۔ تاہم نئی تعمیر ہونے والی H-Mallکا نقشہ 2016میں عزیز بھٹی زون سے منظور شدہ ہے۔

(ج) کوئی بھی کثیر المنزلہ کمرشل بلڈنگ بغیر نقشہ تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(د) محکمہ روزانہ کی بنیاد پر بغیر نقشہ منظوری تعمیرات کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ تاہم غیر قانونی تعمیر ہونے پر مسماری / سربمہری کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے مزید FIR کا اندراج کے لئے متعلقہ تھانہ میں اطلاع کی جاتی ہے۔

لاہور: ضرار شہید روڈ کینٹ کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3337: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضرار شہید روڈ کینٹ لاہور غازی آباد پھاٹک سے عسکری 9 تک تقریباً آدھا کلومیٹر سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک پر کافی دفعہ حادثات میں لوگ شدید زخمی اور گاڑیوں کا نقصان بھی ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس آدھا کلومیٹر سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ضرار شہید روڈ کینٹ لاہور غازی آباد پھاٹک عسکری 9 تا رنگ روڈ چونگی گجر پورہ تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت سال 20-2019 میں ضرار شہید روڈ سے چونگی گجر پورہ اور لنک بہار شاہ روڈ عزیز بھٹی زون، لاہور کے نام سے منصوبہ کی منظوری دی گئی ہے۔ جس کے لئے 154.566 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کا ٹینڈر مورخہ 09.07.2020 کو میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے کیا گیا ہے اور اس کا ورک آرڈر بمطابق نمبری (294 MO(I)) مورخہ 25.07.2020 کو جاری کیا جا چکا ہے اور موقع پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

لاہور: غازی آباد سڑک کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3338: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیرلوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڑے پل کینٹ مین ہربنس پورہ روڈ اشفاق چوک کے ساتھ ایک سڑک غازی آباد کو جاتی ہے جس پر ٹریفک کا بہاؤ بہت زیادہ ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت ہربنس پورہ مین روڈ کے ساتھ غازی آباد سڑک کو دورویہ مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) درست ہے کہ جوڑے پُل کینٹ میں ہربنس پورہ روڈ اشفاق چوک کے ساتھ ایک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) سڑک کا سروے کیا گیا ہے جس کی مرمت پر 63.67 ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے تاہم مجوزہ سڑک پر سیوریج لائن بچھنے والی ہے جو کہ محکمہ واسا(LDA)کا کام ہے۔ سیوریج لائن بچھانے کے بعد سڑک کی تعمیر و مرمت کی جاسکتی ہے۔

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس ملکیتی غیر ملکیتی مشینری کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3357: **جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیرلوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنے ٹرک،ڈمپر،ٹریکٹر اور دیگر مشینری ہے؟

(ب) یہ مشینری کب اور کس کے ادوار میں خرید کی گئی تھی؟

(ج) کیایہ مشینری اس کمپنی کی ملکیت ہے یا دیگر کسی ادارے کی ملکیتی بھی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس کمپنی کی کافی مشینری ڈیرہ غازی خان منتقل کی گئی ہے اس کی وجوہات کیاہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ادارے کی ملکیتی مشینری واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 92 صفائی کی گاڑیاں شہر میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ موجودہ گاڑیوں میں سے 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں جبکہ باقی ماندہ 73 گاڑیاں سال 2014 سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں۔ نیز اوپر بیان کردہ تمام گاڑیاں شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔ ان 73 گاڑیوں کی تفصیل زیریں بالا تحریر ہے:

نمبر شمار	گاڑیوں کی اقسام	تعداد
1	منی ڈمپرز	40
2	ویسٹ کمپیکٹرز	14
3	ڈمپ ٹرکس	10
4	آرم رول ٹرکس	4
5	روڈ واشر	1
6	فرنٹ لوڈر	3
7	فرنٹ بلیڈ	1

(ب) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 73 صفائی کی گاڑیاں سال 2014 سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں جبکہ 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں۔ بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس 92 گاڑیوں کا فلیٹ شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 73 صفائی کی گاڑیاں ہیں جبکہ 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں۔ بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس موجود 92 گاڑیاں شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔

(د) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی جانب سے ایک ڈمپ ٹرک عارضی بنیادوں پر ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا تھا جو بعد ازاں ایک ہفتہ بعد ہی واپس بہاولپور پہنچ کر کمپنی فلیٹ میں شامل ہو گیا تھا اور شہر میں روزمرہ کی صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

(ہ) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی تمام گاڑیاں اس وقت کمپنی کے پاس ہی ہیں اور بہاولپور شہر میں صفائی کے فرائض ہی سرانجام دے رہی ہیں۔

رحیم یار خان: منظور شدہ مویشی منڈیوں کی تعداد، مقام اور ٹھیکہ پر دینے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3368: **جناب ممتاز علی:** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنی منظور شدہ مویشی منڈیاں کس کس جگہ پر لگتی ہیں؟

(ب) ان منڈیوں کو ٹھیکہ پر دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) یہ کتنے عرصہ کے لئے ٹھیکہ پر دی جاتی ہیں اور ٹھیکہ دینے کی اتھارٹی کس کے پاس ہوتی ہے؟

(د) آخری بار یہ کب اور کتنی رقم پر ٹھیکہ پر دی گئیں منڈی وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سات مویشی منڈیاں منظور شدہ ہیں جن کے مقام درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	مقام منڈی مویشیاں	نام منڈی مویشیاں، ضلع رحیم یار خان
1	کے ایل پی روڈ نزد منٹھار پٹرولیم سروس	صادق آباد
2	کے ایل پی روڈ نزد سلیم آباد	شیخ واہن
3	نزد کے ایل پی روڈ بینظیر روڈ نزد سی پیک پل	ظاہر پیر
4	لیاقت پور سٹی نزد واپڈا گریڈ سٹیشن	لیاقت پور
5	خان پور سٹی نزد واپڈا گریڈ سٹیشن	خان پور
6	کے ایل پی روڈ، نزد این ایل سی ڈپو	خان بیلہ
7	کے ایل پی روڈ نزد ٹیلی فون ایکسچینج	ترنڈہ محمد پناہ

(ب) مختلف سروسز کے ٹھیکیدار بذریعہ نیلام عام بحوالہ وضع کردہ پالیسی رولز و قوانین تابع پنجاب لوکل گورنمنٹ آکشن آف کولیکشن رائٹس رولز 2016 کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ ٹھیکہ جات کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک سال ہوتی ہے۔ ہر مالی سال کے شروع

سے پہلے اخبارات میں ٹھیکہ جات کے نیلام کا اشتہار دیا جاتا ہے جس میں نیلامی کی تاریخ اور قواعد و ضوابط شامل ہوتے ہیں یہ اشتہار PPRA Punjab پیرا پنجاب کی ویب سائیٹ پر بھی upload کئے جاتے ہیں۔ مقررہ تاریخ کو اہل افراد متعلقہ ٹھیکہ کے لئے بولی دیتے ہیں۔ سب سے زیادہ بولی دہندہ کو ٹھیکہ آفر کیا جاتا ہے۔ جن سروسز کا ٹھیکہ نہیں ہوتا ان کی ریکوری کمپنی کا عملہ خود کرتا ہے۔

(ج) ٹھیکہ جات کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے دیئے جاتے ہیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک سال ہوتی ہے ٹھیکہ جات کے لئے کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل کی ہے جو کہ 5 ممبران پر مشتمل ہے۔ جن میں مینجنگ ڈائریکٹر کمپنی (ہیڈ) جنرل مینجر آپریشن (ممبر)، چیف فنانشل آفیسر (ممبر)، میونسپل فنانس آفیسر (ممبر)، اور ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک (ممبر) شامل ہیں۔ نیلام عام میں سب سے زیادہ بولی دینے والے فرد یا فرم کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

(د) آخری مرتبہ یہ مویشی منڈیاں مورخہ 20.05.2020 کو عرصہ 6ماہ از 01.07.2020 تا 31.12.2020 مختلف سروسز کے لئے ٹھیکہ پر دی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کل رقم ٹھیکہ جات (روپے)	نام سروسز	نام منڈی مویشیاں
1	38,90,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز	صادق آباد
2	2,22,70,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز، دکان زیورات مویشیاں	شیخ واہن
3	78,35,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز	ظاہر پیر
4	10,24,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز، دکان زیورات مویشیاں	لیاقت پور
5	ٹھیکہ تاحال نہیں ہوا		خان پور
6	6,18,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز	خان بیلہ
7	2,00,000/-	پارکنگ	ترنڈہ محمد پناہ

لاہور: شاہی قلعہ اوراس کے بفر زون میں سیاحت کے فروغ کیلئے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3515: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیرلوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا شاہی قلعہ لاہوراور اس کے Peripherialزون میں سیاحت کے فروغ کے لئے ہیریٹیج وار بن ری جنریشن کا منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! شاہی قلعہ کے گردونواح میں بفر زون اورPeripherial Zoneکی بحالی اور تزئین و آرائش کا PC-1 تیار کر لیا گیا ہے جس میں ٹیکسالی گیٹ اور رم مارکیٹ فورٹ روڈ شامل ہے۔

(ب) شاہی قلعہ کے گردونواح میں بفر زون اور Peripherial Zoneکا علاقہ جو کہ فرانسیسی گورنمنٹ (AFD) کے تعاون سے تیار کیا جائے گا اور اس میں Agha Khan Cultural Service Pakistan بھی والڈ سٹی اتھارٹی کی مدد کرے گی۔

اس پورے پراجیکٹ میں پنجاب گورنمنٹ کاPKR 50.4 Million استعمال ہو گا اور باقی فرانسیسی گورنمنٹ دے گی جسکی لاگتUSD 23.63 Millionہو گی۔ اس پراجیکٹ کاایریاٹیکسالی گیٹ اوررم مارکیٹ فورٹ روڈ ہے(تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے سے سیاحت کو فروغ ملے گا اور علاقے میں Economic Regeneration ہو گی جسکی وجہ سے ورلڈ ہیریٹیج کو اعلیٰ درجہ ملے گااور بین الاقوامی سطح پرImage improve بھی ہو گا۔

چنیوٹ: پی پی۔95 میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3551: **سید حسن مرتضیٰ:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں کون کون سی سڑکیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ہیں؟

(ب) ان سڑکوں میں سے کس کس کی مرمت / تعمیر جاری ہے؟

(ج) کون کون سی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(د) ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور ان کے لئے کب تک حکومت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنے ملازمین کی مزید ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت اس پسماندہ حلقہ کی سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) حلقہ پی پی۔95 میں تحصیل کونسل چنیوٹ کی 15 سڑکات ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 20-2019 میں پی پی۔95 میں (PMSP(Phase-I پروگرام کے تحت درج ذیل تین سڑکات کی رینویشن کی گئی جبکہ ایک پر کام جاری ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ (رقم ملین روپے)	موجودہ صورت حال
1	امپرومنٹ آف روڈز دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ تحصیل چنیوٹ	3.010	کام مکمل ہے
2	امپرومنٹ آف روڈ از لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات	4.400	کام مکمل ہے
3	امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطور کوٹ احمد یار	12.265	کام مکمل ہے
4	امپرومنٹ آف روڈ از جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا	2.140	کام مکمل ہے

(ج) پی پی۔95 میں تحصیل کونسل چنیوٹ کی 15 سڑکات میں سے 4 کی مرمت ہو چکی ہے اور 11 سڑکات مرمت طلب ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور ان سڑکات کے مرمت طلب حصے کی لمبائی تقریباً 70 کلومیٹر ہے

(د) ان سڑکات کی مرمت کے تخمینہ کے لئے سروے جاری ہے۔

(ہ) تحصیل کونسل میں اس وقت 14 ملازمین سڑکات کی دیکھ بھال کے لئے کام کر رہے ہیں اور حسب ضرورت محکمہ ہائی وے بھی افرادی قوت فراہم کرتا رہتا ہے۔

(و) جی ہاں! یہ سڑکات عرصہ دراز سے مرمت طلب ہیں اور فنڈز کی دستیابی پر حلقہ کی سڑکوں کو پختہ / مرمت کر دیا جائے گا۔

بہاولپور: میونسپل کارپوریشن بہاولپور میں
سرکاری ٹیوب ویل کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*3575: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور کی حدود میں کتنے ٹیوب ویل برائے سپلائی واٹر کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) اس شہر کی کتنی آبادی کو سرکار کی جانب سے نصب کردہ ٹیوب ویلوں سے پینے کے پانی کی سہولت حاصل ہے اور کتنی آبادی اس سہولت سے محروم ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال 20-2019 کے دوران اس کارپوریشن کی حدود میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اس کارپوریشن کی کتنی آبادی اس نئے تنصیب ہونے والے ٹیوب ویل سے استفادہ کرے گی؟

(ہ) ان ٹیوب ویل کو چلانے کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور کی حدود میں 74 ٹیوب ویل نصب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر نصب ہیں۔

1	احمد پور کینال برانچ (کارپوریشن)	نمبر24
2	ماڈل بازار (کارپوریشن)	نمبر2
3	ماڈل ٹاؤن سی (پبلک ہیلتھ)	نمبر2
4	محلہ اسلام پورہ (کارپوریشن)	نمبر1
5	گوٹھ لشکر غفور آباد (کارپوریشن)	نمبر8
6	احمد پور کینال برانچ (پبلک ہیلتھ)	نمبر6
7	بند دریائے ستلج نزد بستی قادر آباد (پبلک ہیلتھ)	نمبر10
8	رحمت کالونی (کارپوریشن)	نمبر4
9	سیٹلائیٹ ٹاؤن (کارپوریشن)	نمبر1
10	نزد ریلوے برج (کارپوریشن) 6نمبر	نمبر6
11	بند دریائے ستلج نزد بستی ویسلاں (کارپوریشن)	نمبر10
	ٹوٹل	نمبر74

(ب) شہر کی 50 فیصد آبادی کو نصب کردہ ٹیوب ویلوں سے پینے کے پانی کی سہولت حاصل ہے اور 50 فیصد آبادی اس سہولت سے محروم ہے۔

(ج) مالی سال 2019-20 کے دوران اس کارپوریشن کی حدود میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) مالی سال 2019-20 میں کوئی ٹیوب ویل نہ لگایا گیا ہے۔

(ہ) ان ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن بہاولپور میں 56 ملازمین تعینات ہیں جبکہ پبلک ہیلتھ سکیموں کو چلانے کے لئے 37 ملازمین تعینات ہیں۔

سیالکوٹ: پی پی۔37 کی گلیوں اور نالیوں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3683: **سیدہ فرح اعظمی:** : کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سیالکوٹ کے حلقہ پی پی۔37 کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں نالیاں اور گلیاں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے استعمال شدہ پانی راستے میں کھڑا رہتا ہے جس سے لوگوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ حلقہ 37 کی گلیاں اور نالیاں کب پختہ ہوں گی مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے پی پی۔37 کی گلیوں و نالیوں کی تعمیر و بحالی کے لئے مبلغ90ملین روپے کے 11 منصوبہ جات پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کی مد میں شروع کر رکھے ہیں جو کہ تقریباً تکمیل کے قریب ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے مفاد عامہ میں پی پی۔37 کے مین ہول کورز و سلیب کے ٹینڈرز (فریم ورک کنٹریکٹ برائے سال21-2020مورخہ 08.08.2020کو طلب کئے ہیں(کاپی اشتہار تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

گوجرانوالہ: ڈی سی کی طرف سے سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*3720: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** : کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موجودہ ڈی سی گوجرانوالہ نے اپنی تعیناتی سے آج تک کتنی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی منظوری دی ہے ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) D.C کو کتنی مالیت تک کے منصوبوں کی منظوری دینے کا اختیار ہے اور کس قاعدہ / قانون کے تحت ہے؟

(ج) کیا موجودہ ڈی سی گوجرانوالہ نے جن سڑکوں کی تعمیر / مرمت کی منظوری دی ان کی منظوری سے قبل اس ضلع کے عوامی نمائندوں سے رائے / مشورہ لیا تھا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت موجود ڈی۔ سی گوجرانوالہ کی جانب سے سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے منصوبوں کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) موجودہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنی تعیناتی سے آج تک کسی سڑک کی انتظامی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی (DDC) جس کے چیئر مین ڈپٹی کمشنر ہیں کو 50 ملین روپے تک منصوبوں کی منظوری دینے کا اختیار ہے بحوالہ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر FD(FD)II-5/82 مورخہ 24.01.2017 کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنی تعیناتی سے آج تک کسی سڑک کی انتظامی منظوری نہیں دی ہے۔

(د) موجودہ ڈپٹی کمشنر نے کسی بھی سڑک کی انتظامی منظوری نہ دی ہے البتہ ضلع کا انتظامی آفیسر ہونے کے ناطے اگر کوئی شکایت ہو تو ڈپٹی کمشنر تحقیقات کرواسکتے ہیں۔

لاہور میں غیر منظور شدہ سٹینڈز کے ذمہ داران
کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3805: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں منظور شدہ سٹینڈ کی تعداد تقریباً 100 کے قریب ہے۔ منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز کے علاقے اوران کی سالانہ آمدن کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں 200 کے قریب سٹینڈ غیر منظور شدہ ہیں لیکن ٹھیکیدار ٹوکن لوکل گورنمنٹ والے دے رہے ہیں کیا محکمہ لوکل گورنمنٹ اور لاہور میٹروپولٹین کارپوریشن کا عملہ اس دھندے میں ملوث ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر منظور شدہ سٹینڈ اقبال ٹاؤن، جوہر ٹاؤن، سمن آباد، مزنگ، گلبرگ، موہنی روڈ، گوالمنڈی، لاری اڈے کے اطراف اور مومن پورہ و دیگر علاقہ جات میں چل رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر قانونی سٹینڈ کی وجہ سے حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے اور ٹریفک کی روانی بھی بہت متاثر ہوتی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت غیر منظور شدہ سٹینڈ چلانے والوں اوراس دھندے میں ملوث ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی میٹروپولیٹن کارپوریشن کا ذیلی ادارہ ہے۔ لاہور پارکنگ کمپنی کے پاس 205 نوٹیفائیڈ پارکنگ سٹینڈ ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ جبکہ لاہور پارکنگ کمپنی کی سالانہ آمدن مالی سال 19-2018 میں 19 کروڑ 96 لاکھ 68 ہزار 990 روپے ہے۔

(ب) لاہور میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ رپورٹ ہوتا ہے تو اس کے خلاف Parking Bylaws کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) لاہور کے کسی بھی علاقہ میں جب بھی کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ لاہور پارکنگ کمپنی کے نوٹس میں آتا ہے تو پارکنگ کمپنی Parking Bylaws کے مطابق کارروائی

کرتے ہوئے اس کو میٹروپولیٹن کارپوریشن،لاہور سے نوٹیفائیڈ کروانے کے بعد اپنے قبضہ میں لے لیتی ہے۔ غیر منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز اقبال ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، باغبانپورہ کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی چل رہے ہیں جن کے خلاف Parking Bylaws کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جن میں مالی سال 20-2019 کے دوران 174 ایف آئی آر درج کروائی گئی جبکہ فروری تا اکتوبر 2020 میں 25 لاکھ 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(د) زیادہ تر غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز پرائیویٹ لینڈ پہ ہیں جس کی وجہ سے نقصان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے تاہم اگر کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ میٹروپولیٹن کارپوریشن کی سائیڈ پر چل رہا ہو تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کر کے اس کا قبضہ واپس لے لیا جاتا ہے۔

(ہ) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور و لاہور پارکنگ کمپنی غیر منظور شدہ سٹینڈ چلانے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لانے میں مصروف عمل ہیں جبکہ کوئی بھی ایم سی ایل یا لاہور پارکنگ کمپنی کا افسر غیر منظور شدہ سٹینڈ چلانے میں ملوث نہ ہے اگر کسی بھی افسر کے خلاف کوئی بھی شکایت موصول ہوئی تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ضلع اوکاڑہ میں سیور مین کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

500: جناب منیب الحق : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اوکاڑہ شہر میں اس وقت کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اوکاڑہ شہر میں سیور مین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) اوکاڑہ شہر میں ہر یونین کونسل کی سطح پر کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں کیا ان کی تعداد آبادی اور شہر کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(د) کیا حکومت ہر یونین کونسل کی سطح پر سیور مینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس وقت 57 افراد پر مشتمل عملہ بطور سیور مین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ میں ڈیوٹی ادا کر رہا ہے۔

(ب) کل 11 عدد اسامیاں خالی ہیں۔ جن میں سے 04 عدد اسامیاں منظور شدہ شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ اور 07 عدد اسامیاں Contingent paid سٹاف کی خالی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے نئی اسامیوں کی تعیناتی پر پابندی عائد ہے جونہی نئی تعیناتیوں کی اجازت حاصل ہو گی خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

(ج) اوکاڑہ شہر 11 سابقہ یونین کونسل موجودہ 50 وارڈ پر مشتمل ہے علاوہ ازیں جو اربن ایریا حدود ضلع کونسل میں واقع ہے اس میں بھی مفاد عامہ کے پیش نظر بندش سیور کی شکایات کا ازالہ کر رہا ہے۔ آبادی و ایریا کے تناسب سے منظور شدہ شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سیور مین کی کل 49 اسامیاں منظور ہیں جو کہ آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔

(د) نئی تعیناتیوں کے سلسلہ میں حکومتی ہدایات پر من و عن عمل درآمد کیا جائے گا۔

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن میں کچرہ اٹھانے والے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

728: **جناب محمد ارشد ملک** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے تحت کچرہ، کوڑا کرکٹ اور صفائی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر یونین کونسل میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں یونین کونسل لیول پر کون سربراہی کرتا ہے اور ان کے اوپر کون کون سے ملازمین نگرانی کرتے ہیں؟

(ج) مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں مذکورہ کارپوریشن نے کتنی رقم صفائی پر خرچ کی ہے؟

(د) اس کارپوریشن کے پاس کون کون سی مشینری کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے ہے یہ کب خرید کی گئی تھی؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ساہیوال شہر حدود کارپوریشن میں صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے اس بابت کیا اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے؟

(و) اس کارپوریشن کو کتنے ملازمین اور کون کون سی مشینری مزید درکار ہے اور یہ کب تک فراہم ہو جائیں گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال میں صفائی اور کوڑا کرکٹ اٹھانے والے سینٹری ورکرز کی تعداد 323 ہے۔

(ب) پنجاب میں یونین کونسلز 01.05.2020 ختم کر دی گئی ہیں اس لئے میٹرو پولیٹن کارپوریشن، ساہیوال نے صفائی کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے 4 زونز بنا دیئے ہیں جن کی نگرانی سینٹری سپروائزان اور چیف سینٹری انسپکٹر کرتا ہے جبکہ درج ذیل افسران ان کاموں کو روزانہ کی بنیاد پر خود چیک کرتے ہیں:

1۔ چیف کارپوریشن آفیسر 2۔ میٹروپولیٹن آفیسر سروسز

(ج) مالی سال 18-2017 میں صفائی کی مد میں تنخواہ/POL/مرمت مشینری مبلغ -/13,43,15,662 روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 19-2018 میں مبلغ -/13,74,82,879 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(د) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے پاس کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے مختلف قسم کی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل و سال خریداری تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حقیقت پر مبنی نہ ہے آبادی کے لحاظ سے عملہ کم ہونے کے باوجود میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود میں صفائی کا نظام بہت بہتر ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے شروع کی گئی میٹروپولیٹن کارپوریشن کلین گرین پنجاب مہم میں میٹروپولیٹن کارپوریشن

ساہیوال نے دوسرا نمبر حاصل کیا ہے اسی طرح پنجاب حکومت کی ہدایات کے مطابق 30یوم کے لئے سپیشل سکواڈ 150عدد سینٹری ورکر عارضی طور پر تعینات کئے جاتے رہے جس کی وجہ سے کلین گرین پاکستان مہم میں بھی میٹروپولیٹن کارپوریشن نے بھرپور حصہ لیتے ہوئے مہم کو کامیاب بنایا جس کی وجہ سے شہر صاف ستھرا اور سرسبز وشاداب نظر آتا ہے۔ ساہیوال کے شہریوں / میڈیا نے بھی صفائی کے کام کو سراہا ہے۔ صفائی کے سلسلہ میں عملہ دن رات کوشاں ہے۔ اب بھی سپیشل سکواڈ COVID-19 کی صورتحال میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہوئے صفائی ستھرائی اور شہر بھر میں کلورین سپرے کروایا جارہا ہے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال نے رواں سال تمام واٹرورکس اور فلٹریشن پلانٹس کو رنگ روغن کروایا ہے۔ تمام فلٹریشن پلانٹس میں ہر ماہ باقاعدگی سے فلٹرز تبدیل کئے جاتے ہیں نیز عوام الناس کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹرورکس میں کلوری نیٹر نصب کئے گئے ہیں اور تمام واٹر ٹینکیوں کی صفائی بذریعہ بلیچنگ پاؤڈر باقاعدگی سے کروائی جاتی ہے اور پانی کے ٹیسٹ بھی سرکاری لیبارٹری میں باقاعدگی سے کروائے جارہے ہیں۔ جن کی رپورٹ Satisfactory موصول ہورہی ہیں۔

پنجاب انٹرمیڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انویسٹمنٹ پروگرام (PICIIP) تعاون سے بونگہ حیات روڈ چک نمبر 86/9-L لینڈ فل سائیٹ پر رقبہ 65ایکڑ پر کام جاری ہے نیز Water Treatment Plant واقع محمد پور چک نمبر 66/GD میں بھی رواں سال کام شروع ہو جائے گا۔

اربن یونٹ کے تعاون سے ایک عظیم الشان منصوبہ Segregation Plant زیر تعمیر ہے۔ جس کی لاگت 400ملین روپے ہے۔ امید ہے کہ منصوبہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

مزید حکومت پنجاب نے مئی 2020 میں 12عدد منی ڈمپر میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کے حوالے کئے ہیں۔

(و) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال میں کل 455سینٹری ورکرز کی اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ جن میں سے 131 اسامیاں سینٹری ورکرز کی خالی ہیں اور 50عدد سیورمین کی بھی

اسامیاں خالی ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی ہدایات کے مطابق سپیشل سکواڈ عارضی سینٹری ورکرز / سیورمین 150عدد 30یوم کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کو درج ذیل جدید مشینری ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے پنجاب انٹرمیڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انوسیٹمنٹ پروگرام (PICIIP) کے ذریعہ سے موصول ہونا تھی لیکن COVID-19 جو کہ انٹرنیشنل مسئلہ ہے کی وجہ سے اور مشینری کے کچھ پارٹس جو کہ بیرون ممالک سے آنا تھے بروقت نہ آنے کی وجہ سے کسان انجینئرنگ لاہور مشینری مہیا کرنے میں تاخیر کا سبب بنا۔ اب یہ مشینری ایک سے دوماہ کے عرصہ میں موصول ہو گی۔ یہ مشینری موصول ہونے کے بعد ساہیوال شہر میں صفائی کے معاملات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

ضلع ساہیوال: پی پی۔198 میونسپل کمیٹی کمیر میں صفائی کے لئے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

729: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال کے تحت کچرہ ، کوڑا کرکٹ اور صفائی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مالی سال 2017-18 اور 2018-19 میں میونسپل کمیٹی کمیر نے کتنی رقم صفائی پر خرچ کی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی کمیر کے پاس کون کون سی مشینری کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے موجود ہیں یہ کب خرید کی گئی ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی کمیر کو مزید کتنے ملازمین اور کون کون سی مشینری درکار ہے یہ کب فراہم کیں جائیں گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ کتنے ملازمین مستقل اور عارضی ہیں کب سے ہیں تفصیل بتائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ٹاؤن کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں سینٹری سپر وائزر کے زیر نگرانی 25 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 15 ریگولر، 1 کنٹریکٹ اور 9 ڈیلی ویجز پر ہیں۔

(ب) سابقہ میونسپل کمیٹی حالیہ ٹاؤن کمیٹی کمیر نے مالی سال 18-2017 میں 75 لاکھ 69 ہزار 652 روپے صفائی پر خرچ کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

POL اخراجات	(Actual)	-/10,74,686 روپے
تنخواہ برائے ملازمین سینٹری ورکرز	(Actual)	-/64,92,966 روپے

سابقہ میونسپل کمیٹی حالیہ ٹاؤن کمیٹی کمیر نے مالی سال 19-2018 میں 1 کروڑ 11 لاکھ 62 ہزار 303 روپے صفائی پر خرچ کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

POL اخراجات	(Actual)	-/20,09,020 روپے
تنخواہ برائے ملازمین سینٹری ورکرز	(Actual)	-/91,53,283 روپے

(ج) ٹاؤن کمیٹی کمیر کے پاس کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے مختلف قسم کی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مشینری کی تفصیل	تفصیل خرید
1	ٹریکٹر مع ٹرالی MF 240	میونسپل کمیٹی کے قیام سے پہلے سے موجود
2	ٹریکٹر مع ٹرالی MF 260	11.12.2017
3	فرنٹ لوڈر ٹریکٹر MF 385	11.12.2017
4	واٹر باؤزر	11.12.2017
5	سکر جیٹنگ مشین	21.03.2018

(د) آبادی کے تناسب سے ٹاؤن کمیٹی کمیر کے پاس مناسب تعداد میں مشینری موجود ہے۔ ضرورت پڑنے پر نئی مشینری خرید لی جائے گی۔

لاہور: شالیمار چوک بشارت روڈ تا افتخار پارک سڑک کے دونوں اطراف فٹ پاتھ پر انکروچمنٹ ختم کروانے سے متعلقہ تفصیلات

776: محترمہ کنول پرویز چودھری: : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالیمار چوک بشارت روڈ لاہور تا افتخار پارک سڑک کے دونوں اطراف فٹ پاتھ بنائے گئے تھے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ان فٹ پاتھ پر دکان داروں نے ایکروچمنٹ کر رکھی ہے؟

(ج) انکروچمنٹ ختم کروانے کے لئے محکمہ نے کبھی کوئی کارروائی کی ہے تو آخری دفعہ قبضہ مافیا کے خلاف کب اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(د) محکمہ فٹ پاتھ واگزار کروانے کا کوئی مستقل حل و منصوبہ رکھتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) درست ہے۔

(ب) کسی بھی دکان دار نے کسی بھی قسم کی کوئی پختہ تجاوزات نہ کر رکھی ہے۔ پھل فروش اپنی ریڑھیاں کھڑی کر کے پھل فروخت کرتے ہیں۔

(ج) عارضی تجاوزات کے خلاف کارروائی مختلف علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور انکروچمنٹ کے خلاف کارروائی جاری رہتی ہے۔ عملہ پھل فروشوں کی ریڑھیاں قبضہ میں لے کر داخل سٹور کرتا ہے۔

(د) کوئی مستقل / پختہ تجاوزات نہ ہے۔ عارضی طور پر پھل فروش اپنی ریڑھیاں لگاتے ہیں جن کو قبضہ میں لیا جاتا ہے کوئی قبضہ مافیا قابض نہ ہے۔ فٹ پاتھ پر جو عارضی تجاوزات لگتی ہیں محکمہ حسب وسائل اس پر کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

سیالکوٹ: ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد اور ٹی ایم اے سیالکوٹ میں مستقل اور عارضی ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

947: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایا جاتا ہے کیونکہ جگہ جگہ کوڑے اور گندگی کے ڈھیر اس بات کے غماز ہیں کہ سینٹری ورکرز اپنے کام سے پہلو تہی برتتے ہیں؟

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سیالکوٹ کے سینٹری سیکشن میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنی عارضی ہیں یو سی لیول پر سیور مین کتنے ہیں کیا سیالکوٹ کی آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد پوری ہے؟

(ج) سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس مقرر کئے ہوئے ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی تعداد 913 ہے جس میں سے تقریباً 240 سینٹری ورکرز میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ سے ٹرانسفر ہو کر آئے ہیں جبکہ بقیہ سینٹری ورکرز 3rd Party سے لئے گئے ہیں۔ یونین کونسل میں سینٹری ورکرز کی تعیناتی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ تمام سینٹری ورکرز کی حاضری IRIS کے ذریعے لگائی جاتی ہے۔ ہر یونین کونسل میں سینٹری ورکرز کی مانیٹرنگ اور صفائی کی چیکنگ کے لئے سپر وائزر تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ زونل انچارج بھی تعینات ہیں جو کہ ان کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ مزید برآں سینئر منیجر آپریشن اور منیجر آپریشن بیشتر اوقات فیلڈ میں موجود رہتے ہیں اور آپریشن کی نگرانی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں زیر دستخطی بھی روزانہ کی بنیاد پر صبح، دوپہر اور شام شہر کا دورہ کرتا ہے تا کہ موثر نگرانی ہو سکے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سینٹری ورکرز کی کل اسامیاں 1047 ہیں جن میں سے 653 سینٹری ورکرز سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو منتقل کر دیئے ہیں۔ اس وقت میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کے پاس 394 سینٹری ورکرز ہیں اور سینٹری ورکرز کی 151 اسامیاں خالی ہیں مزید یہ کہ 120 مستقل اور 123 عارضی (ڈیلی ویجز) سینٹری ورکرز ہیں جو کہ شعبہ سینی ٹیشن میں فرائض ادا کر

رہے ہیں۔ مزید برآں اس کی تعداد بمطابق آبادی ناکافی ہے۔ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ 28 یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور ہر یوسی میں سیور کی نوعیت وضرورت کے مطابق 4 سے 7 سینٹری ورکرز ہی بطور سیورمین فرائض ادا کر رہے ہیں۔

(ج) کوڑا کو مستقل ٹھکانے لگانے کے لئے Landfill Site کے حصول کے لئے کارروائی جاری ہے تاہم اس وقت سیالکوٹ کے تمام پوائنٹس سے کوڑا اکٹھا کر کے عارضی طور پر موضع ویرم تحصیل سیالکوٹ میں ٹھکانے لگایا جارہا ہے۔

میونسپل کمیٹی کمیر اور میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں واٹر فلٹریشن کی تنصیب اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

966: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر شریف اور میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کب، کتنی لاگت سے لگائے گئے ان میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) جتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں ان کو کب تک آپریشنل کر دیا جائے گا اوران کا انتظام وانصرام کن کے ذمہ ہے اس بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) دونوں مذکورہ شہروں میں آبادی کے تناسب کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درکار ہیں اور حکومت کب تک ان کی تنصیب کا ارادہ رکھتی ہے مکمل حالات وواقعات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کے زیر انتظام 16 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس ہیں جن میں سے 15 چالو حالت میں ہیں اور ایک خراب ہے۔تمام فلٹریشن پلانٹس PHE/NGO سے ٹیک اوور کئے گئے ہیں اس لئے ان کی لاگت کے بارے میں متعلقہ محکمہ ہی بتا سکتا ہے۔ ٹاؤن کمیٹی کمیر میں کل تین عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب

ہیں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ محکمہ پبلک ہیلتھ ساہیوال کی جانب سے لگایا ہے اور دو R-O (Reverse Osmosis) واٹر فلٹریشن پلانٹس میونسپل کمیٹی کمیر کی جانب سے بذریعہ ٹینڈر لگائے گئے جن کی لاگت بمطابق Sanction Per Extimate Rate Technicle چھبیس لاکھ روپے فی پلانٹ رکھی گئی۔ ان میں سے فلٹریشن پلانٹ وارڈ نمبر 7 چوک کلاں کمیر پر 21 لاکھ 80 ہزار 705 روپے اور فلٹریشن پلانٹ چک نمبر 120/9L پر 21 لاکھ 53 ہزار 968 روپے لاگت آئی۔

R-O (Reverse Osmosis) فلٹریشن پلانٹس کی تعمیر پر کام مورخہ 01.02.2018 سے شروع ہوا۔ فلٹریشن پلانٹ چک نمبر 120/9L کی تکمیل مورخہ 02.11.2018 کو ہوئی جبکہ فلٹریشن پلانٹس چوک کلاں کمیر کی تکمیل مورخہ 3.05.2018 کو ہوئی میونسپل کمیٹی کمیر کے تینوں واٹر فلٹریشن پلانٹس مکمل طور پر فعال ہیں عوام الناس انہیں مسلسل استعمال کر رہی ہے۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کے زیر انتظام 15 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں جبکہ 01 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ واقع پیپلز کالونی زیر زمین خراب ہے۔ جس کی جگہ نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ پنجاب آبِ پاک منصوبہ کے تحت لگائے جانے کی تجویز ہے۔ میونسپل کمیٹی کمیر کے تینوں یعنی تمام پلانٹس مکمل طور پر آپریشنل اور چالو ہیں۔ ان کا انتظام وانصرام میونسپل کمیٹی کمیر کے ذمہ ہے۔

(ج) PICIIP پراجیکٹ کے تحت ساہیوال شہر میں مزید 10 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ PICIIP پراجیکٹ اگلے 03 سال تک مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ ٹاؤن کمیٹی کمیر نے شہر کے لئے مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں مزید فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے رقم مختص کی ہے۔

ساہیوال شہر اور کمیر شریف میں برساتی نالوں کی صفائی پر مامور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

970: **جناب محمد ارشد ملک** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر میں برساتی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کیلئے کتنے نالے موجود ہیں یہ کہاں سے شروع ہو کر کہاں پر ختم ہوتے ہیں ان نالوں کی صفائی کب کب کروائی گئی تاریخ وار آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان شہروں میں نالوں کی صفائی اور سیوریج سسٹم کی صفائی کیلئے کتنے ملازمین کس عہدہ کے ہیں اور صفائی کتنی دیر بعد کرتے ہیں کیا برسات کے موسم سے قبل ان کی صفائی ہوتی ہے؟

(ج) ان شہروں میں یو سی وار / وارڈ وار کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی کارکردگی کیا ہے کیا حکومت نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی برسات کے موسم سے قبل اور متواتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ساہیوال شہر میں کوئی برساتی نالہ نہ ہے بلکہ تین چھوٹے نالہ جات ہیں جو سیوریج لائنز کے ساتھ منسلک ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔جوگی چوک سے لے کر مشن چوک تک

2۔مزدور پلی سے لے کر ڈاکٹر داؤد چوک تک

3۔مزدور پلی سے لے کر بھٹہ پٹرول پمپ تک۔

چونکہ ان نالہ جات کی لمبائی اتنی زیادہ نہ ہے اس لئے ان کے پانی کی نکاسی ڈاکٹر داؤد چوک، مزدور قلی چوک سبزی منڈی، صدر بازار چوک، حافظ فوڈز کارنر اور JS بنک ہائی سٹریٹ پر سکرین چیمبرز لگا کر ملحقہ مین سیور لائنوں میں ہو رہی ہے۔ نیز ان کی صفائی ہفتہ وار کروائی جاتی ہے۔

ٹاؤن کمیٹی کمیر کی حدود کے اندر 4 برساتی نالے موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	مدینہ مسجد خان شاہ بخاری تا پرانا پوسٹ آفس کمیر	155 ft	13.07.2020
2	چوک مدینہ مسجد تا طارق کریانہ سٹور چک نمبر 120/9L کمیر	1200 ft	20.07.2020
3	گلی امتیاز بھاکھری والی چک نمبر 120/9L کمیر	1100 ft	27.07.2020
4	گلی شعبان سیکرٹری والی چک نمبر 120/9L کمیر	900ft	16.07.2020

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال میں نالوں اور سیوریج لائنز کی صفائی کے لئے سیورمین موجود نہ ہیں۔ ان کی صفائی کے لئے سینٹری ورکر سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ نالا جات / سیوریج لائنز کی صفائی باقاعدگی سے کروائی جاتی ہے اور موسم برسات سے قبل ہی ان کی صفائی کا کام جاری ہے۔

ٹاؤن کمیٹی کمیر میں 5 سینٹری ورکرز کی ڈیوٹی بطور سیورمین لگائی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سینی ٹیشن سٹاف کی ٹیمز تشکیل دی گئی ہیں جو کہ ہفتہ وار وارڈز میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں۔ برسات کے موسم سے قبل سپیشل پری فلڈ مون سون سیزن ڈیوٹی روسٹر عملہ صفائی بنایا جاتا ہے جس کے تحت تمام نالوں کی صفائی کروائی جاتی ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال میں نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے مستقل عملہ موجود نہ ہے۔ اس لئے سینٹری ورکر ہی سے کام لیا جاتا ہے اور موسم برسات سے قبل ان بالوں کی صفائی کے لئے سینٹری ورکرز کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔

ٹاؤن کمیٹی کمیر میں وارڈ وائز سینی ٹیشن سٹاف کی بذریعہ ڈیوٹی روسٹر ٹیمز تشکیل دی گئی ہیں جو کہ برسات کے موسم میں بھی اور متواتر ہفتہ وار نالوں کی صفائی کرتی ہیں۔

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا کچرا اٹھانے کے معاہدہ سے متعلقہ تفصیلات

999: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ترک کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ ختم ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان کمپنیوں کے ساتھ معاہدے کو توسیع دینا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک توسیع کر دی جائے گی اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت کسی اور کمپنی سے کچرا اٹھانے کا معاہدہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو یہ معاہدہ کب تک ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) لاہور کی صفائی کے معاہدے دو ترک کمپنیوں (البیراک اور اوز پاک) کے ساتھ نومبر 2011 میں پیپرا قوانین کے مطابق دستخط کئے گئے تھے۔ جن کا دورانیہ جنوری اور فروری 2020 میں مکمل ہو رہا تھا۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے دونوں ترک کمپنیوں کو انتظامی و قانونی معاملات کے پیش نظر 29 فروری 2020 تک توسیع دی۔ اس کے بعد دوسری توسیع 30 اپریل 2020 تک دی گئی ۔ اس کے بعد تیسری توسیع 31 مئی 2020 تک دی گئی اور چوتھی و موجودہ توسیع 31 دسمبر 2020 تک دی گئی ہے۔

(ب) معاہدہ کی توسیع حکومت اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اختیار ہے۔ متعلقہ فورم قانونی اور انتظامی معاملات کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرے گا کہ مزید توسیع کی جائے یا مزید توسیع کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نیا معاہدہ لاہور کے موجودہ خدوخال اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہتی ہے۔ نیا معاہدہ کرنے کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ کنسلٹنٹ نے اپنے پانچ اہداف بورڈ آف ڈائریکٹرز کو جمع کروا دیئے ہیں اور ان کی منظوری زیر غور ہے۔ ان کی منظوری کے بعد نئے ٹھیکے کے لئے اشتہار بمطابق پیپرا رولز 2014 جاری کر دیا جائے گا۔

(د) جی ہاں! حکومت نئی کمپنیوں سے کچرا اٹھانے کا معاہدہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نیا معاہدہ پیپرا رولز 2014 کے عین مطابق جلد از جلد عمل میں لایا جائے گا۔

لاہور: بند روڈ منشی ہسپتال کے بالمقابل آبادیوں کی تعداد نیز بنیادی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1000: چودھری اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بند روڈ لاہور (رنگ روڈ) میاں منشی ہسپتال کے مخالف سمت کون کون سی آبادیاں ہیں ان کے نام کیا کیا ہیں؟

(ب) ان آبادیوں میں بنیادی سہولیات فراہم کرنا کس ادارہ کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا یہ آبادیاں میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی حدود میں نہ آتی ہیں؟

(د) اگر یہ میٹروپولیٹین کارپوریشن لاہور کی حدود میں ہیں تو ان میں اس ادارہ نے مالی سال 2018-19 اور 2019-20 میں جو جو سہولیات فراہم کی ہیں ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اگر یہ آبادیاں کسی دیگر ادارہ کی حدود میں ہیں تو اس ادارہ کا نام بتائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بند روڈ لاہور (رِنگ روڈ) میاں منشی ہسپتال کے مخالف سمت مندرجہ ذیل آبادیاں ہیں: نواز روڈ، آبادی عقب بو بی پلازہ، سوئی گیس روڈ، امین پارک نمبر 2، کھوکھر ٹاؤن شفیق آباد، چوہدری پارک، گاؤشالہ۔

(ب) ان آبادیوں میں بنیادی سہولیات فراہم کرنا میٹروپولیٹن کارپوریشن اور واسا کی ذمہ داری ہے۔

(ج) جی ہاں۔ یہ آبادیاں میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود میں آتی ہیں۔

(د) سال 2018-19 اور 2019-20 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور نے ان بند پار آبادیوں میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا ہے۔

(ہ) یہ تمام آبادیاں میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود میں ہیں اور دوسرے محکمے مثلاً تعلیم، واپڈا، سوئی گیس وغیرہ اپنے فنکشنز کے مطابق سہولیات مہیا کرتے ہیں۔

لاہور: گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ سے ملحقہ
سڑک بشارت روڈ کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

1065: **محترمہ کنول پرویز چودھری** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ جی ٹی روڈ لاہور سے ملحقہ سڑک بشارت روڈ کو احساس پروگرام کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑک شالامار باغ کے عقبی علاقے سے ملحقہ کئی آبادیوں تک پہنچنے کا واحد مین راستہ ہے ؟

(ج) کیا محکمہ نے وہاں رہنے والے لاکھوں مکینوں کے لئے کوئی مناسب متبادل راستے اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں اور ایمبولینس سروس کے لئے مناسب متبادل راستے کا انتظام کیا ہے ؟

(د) محکمہ کتنے عرصے تک مذکورہ سڑک کو کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) درست ہے۔ مذکورہ سڑک کو سکیورٹی خدشات کے پیشِ نظر محکمہ پولیس کی جانب سے 03 ہفتوں کے لئے بند کیا گیا تھا جو کہ اب کھول دیا گیا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک شالامار باغ اور اس سے ملحقہ آبادی کی طرف جانے کے لئے مین سڑک ہے جبکہ اس کے علاوہ بھی لنک سڑکیں موجود ہیں جو شالامار باغ اور اس سے ملحقہ آبادی کی طرف جانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ مزید تفصیلات ٹریفک پولیس سے متعلقہ ہیں۔

(ج) بشارت روڈ اور اس سے ملحقہ آبادیوں میں رہنے والے مکینوں کے لئے عطار روڈ اور حق نواز روڈ سے گورنمنٹ ہائی سکول کے ساتھ چمن پارک روڈ کو بطور متبادل راستہ دیا گیا ہے اور موقع پر ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے ٹریفک پولیس کے اہلکار بھی تعینات کئے گئے ہیں اس سلسلہ میں مزید تفصیلات ٹریفک پولیس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(د) مذکورہ سڑک کو سکیورٹی خدشات کے پیش نظر محکمہ پولیس کی جانب سے 03ہفتوں کے لئے بند کیا گیا تھا جس کو اب کھول دیا گیا ہے۔

صوبہ میں یونین کونسلز کے ختم ہونے کے بعد رجسٹرڈ نکاح، اموات، پیدائش کے اندراج کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

1085: جناب محمد ارشد ملک : کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب سے لوکل گورنمنٹ ترمیمی ایکٹ نافذ ہوا ہے صوبہ میں یونین کونسلوں کو ختم کر دیا گیا ہے اب ان یونین کونسلوں اور سیکرٹری یونین کونسل کے اختیارات ختم کرنے کے بعد نکاح، اموات، سرٹیفکیٹ اور پیدائش کے اندراج کے اختیارات کس کے پاس ہیں متعلقہ سرٹیفکیٹ وصول کرنے کا طریق کار کیا ہے اوران کی کتنی فیس وصول کی جارہی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسلوں کے ختم ہونے سے عوام الناس کی مشکلات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اوران کو مذکورہ کیسوں کے اندراج کے لئے 30 سے 35 کلو میٹر دور جانا پڑتا ہے ؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سہولتیں عوام کو ان کی دہلیز پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ہاں !یہ درست ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ مجریہ 2019 میں یونین کونسل کا ادارہ ختم کر دیا گیا ہے۔اس قانون کے تحت07.11.2019 کو نئے بلدیاتی ادارے معرض وجود میں آئے۔یکم مئی 2020 سے یونین کونسلز کو ختم کر کے ان کے اثاثہ جات اور ذمہ داریاں نئے بلدیاتی اداروں کو منتقل ہو چکی ہیں۔اس وقت اہم واقعات کے اندراج

کا اختیار پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت معرض وجود میں آنے والے بلدیاتی اداروں کے پاس ہے۔ حکومت کی جانب سے پیدائش، موت کے اندراج کی کوئی سرکاری فیس مقرر نہ ہے۔ پیدائش کا اندراج بلامعاوضہ کیا جاتا ہے۔ اندراج پیدائش اور رسید جاری کرنے کے لئے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ تاہم کمپیوٹرائزڈ سرٹیفکیٹ مبلغ -/100 روپے فیس مقرر ہے۔

(ب) عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے سرکاری عمارت میں واقع سابقایونین کونسلوں کے تقریباً 2600 دفاتر کو فیلڈ آفس بنا دیا گیا ہے۔ پیدائش، شادی، طلاق اور موت کا اندراج انہی فیلڈ آفسز میں ہو رہا ہے۔ محکمہ بلدیات نے عوام کی سہولت کیلئے بلدیہ آن لائن ایپ بھی متعارف کروا دی ہے جس کے ذریعے شہری گھر بیٹھے اہم واقعات کی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب عوام کو یہ تمام سہولیات ان کی دہلیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسی کے پیش نظر محکمہ بلدیات نے عوام کی سہولت کے لئے بلدیہ آن لائن ایپ بھی متعارف کروا دی ہے جس کے ذریعے شہری گھر بیٹھے اہم واقعات کی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ مستقبل قریب میں ویلیج پنچائیت اور محلہ کونسلوں کے 25000 سے زائد ادارے تشکیل پا جائیں گے جو کہ یونین کونسلوں کے بجائے سب سے نچلی سطح پر عوام کو سہولیات فراہم کریں گے۔ یہ ادارے بھی ان اہم واقعات کے اندراج کے لئے بطور رپورٹنگ سنٹر استعمال کئے جائیں گے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم Zero Hour شروع کرتے ہیں اور پہلا نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اب میں نے محترمہ کو فلور دے دیا ہے تو اس کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ جی، محترمہ!

لاہور میں 120 مقامات پر منشیات کی کھلے عام خرید و فروخت

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئر مین! میرے Zero Hour Notice کا نمبر 435 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور شہر کے 120 مقامات پر منشیات کی فروخت دھڑلے سے جاری ہے۔ 50 hot spots اور پوش علاقوں میں پابندی کے باوجود شیشہ کیفے چل رہے ہیں جہاں پر منشیات کی کھلے عام خرید و فروخت جاری ہے۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ ان منشیات اور شیشہ کیفے کے کاروبار میں ملوث افراد کو گرفتار کرنے میں ناکام نظر آتی ہے۔ یہ افراد نوجوان نسل کو نشے کی لت میں مبتلا کر رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر Zero Hour کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئر مین! اب تو سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک میں بھی یہ چل رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئر مین! میرے خیال میں رانا شہباز صاحب نے میری پوری تحریک کی essence کو miss out کر دیا ہے اور میں یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ drugs میں Ice ہے، ecstasy and cocaine ہے جس کی بہت ساری شکلیں ہوتی ہیں۔ یہ ہماری نوجوان نسل کو اتنی آسانی سے دستیاب ہونا شروع ہو گیا ہے کہ انہیں کوئی تردد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی بات کرتے ہیں لیکن سکولوں تک بچوں کو آسانی سے اس تک رسائی ہو گئی ہے اور آپ نے دیکھا ہے کہ ان drugs سے بچوں کی زندگیاں تباہی کی طرف جاتی ہیں، بہت سارے حادثات ہوتے ہیں addictions ہوتی ہیں، وہ اپنی پڑھائی پر توجہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی فعال شہری بننے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں کی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جس شیشے کی آپ بات کر رہے ہیں، ٹھیک ہے مجھے پتہ ہے کہ far east میں اور Arab Emirates میں بہت جگہ پر شیشہ کیفے ہیں لیکن اس کی monitoring ہوتی ہے اور وہاں پر drugs کا استعمال نہیں ہو سکتا لیکن یہاں شیشہ کیفے hot spots بن گئے ہیں جہاں پر drugs بیچنے والے جمع ہوتے ہیں اور

وہاں پر اس کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ یہ اس بات پر غور کریں کیونکہ وہاں پر انہیں کوئی روک ٹوک نہیں ہے اور وہاں پر کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے کہ یہ جس مرضی قیمت پر بچوں اور جوانوں کو drugs addiction پر لگا دیتے ہیں تو اس وجہ سے صرف میں نے Zero Hour میں بات کی ہے کہ ہم نے اپنی New generation کو اس لعنت سے بچانا ہے جس کے لئے ہمیں سخت اقدامات کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! Zero Hour ان کا ہے اس لئے آپ بعد میں بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں نے اسی حوالے سے بات کرنی ہے جس کا لاء منسٹر صاحب ایک ہی دفعہ جواب دے دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! انہیں بات کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ، جناب چیئرمین! محترمہ نے بہت اچھی Zero Hour میں تحریک پیش کی ہے تو اس میں دو چیزیں ہیں جس میں ایک تو وہ غریب لوگ بے چارے ہیں جو اڈوں سے یا جہاں جہاں یہ چیزیں فروخت ہوتی ہیں وہاں سے جا کر خرید لیتے ہیں۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے گھروں میں یہ چیزیں پہنچ جاتی ہیں لیکن جو "ماڑے" لوگ ہیں انہیں پولیس بھی پکڑ لیتی ہے پھر انہیں جوتے بھی مارتی ہے اور سارا کچھ کرتی ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ پولیس خود چلتی ہے تو کوئی اس قسم کا mechanism بنایا جائے کہ پاکستان میں high level پر جو لوگ ہیں، میں کسی کا نام تو نہیں لینا چاہتا لیکن میرا مطلب ہے کہ جو cocaine use کرتے ہیں یا پھر سونگھ کر پتا نہیں کس طرح سے وہ energetic ہو جاتے ہیں اور جن کے گھروں میں پہنچتی ہے تو ان کا کیا بنے گا تو اس میں یہ تمام چیزیں بھی شامل کر لیں کیونکہ پولیس والے اسی آڑ میں پھر "ماڑیاں نوں چھتر مار دے نیں" تو اس کا کوئی سدباب ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں جو محترمہ نے پوائنٹ اٹھایا کہ بعض جگہوں پر اس چیز کی شکایات موصول ہوتی ہیں کہ بعض مقامات پر شراب فروخت کی جاتی ہے، کہیں پر چرس فروخت کی جاتی ہے اور کہیں پر Ice فروخت کی جاتی ہے اور میرے خیال میں یکسر اس بات کو اس طرح نہیں کہا جا سکتا کہ جو انہوں نے کہا میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک لعنت ہے جو ہمارے معاشرے میں موجود ہے میں یہ بھی سمجھتا ہوں اور آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ اس قسم کے کیسز میں جو لوگ ملوث ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ میں یہاں 2020-1-1 تا 2020-12-31 تک کے figures پیش کرتا ہوں۔ ہم نے نارکوٹکس کے کل 7926 کیسز درج کئے جن میں سے 757 کیسز under investigation ہیں اور 7169 کیسز کے چالان عدالت میں پیش کر دیئے ہیں۔ اسی دوران corresponding period میں 2724 kg چرس برآمد کی گئی، 114 kg ہیروئن برآمد کی گئی، 4 kg آئس برآمد کی گئی اور 8970047 لٹر Liquor پکڑی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! Liquor نارکوٹکس میں نہیں آتی۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House پلیز! ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سندھو صاحب کو بہتر تجربہ ہو گا لیکن جو جواب میں لکھا ہوا ہے میں اس کو distinguish نہیں کر سکتا۔ میں ان کے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہوں گا کیونکہ یہ وکیل ہیں یہ میری درستی کر رہے ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں میں درست نام لے لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ اسی موجودہ ایوان میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہمارے educational institution میں بھی اگر اس قسم کی ڈرگ فروخت ہوتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور یہ corresponding period جو میں نے بتایا ہے اس دوران تقریباً 174

کیسز وہ ہیں جس میں ہم نے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جو ان تعلیمی اداروں کے باہر اس قسم کا کام کر رہے تھے۔ یہ ایک continuous process ہے گورنمنٹ اس پر وقتاً فوقتاً کارروائی کرتی ہے، باقاعدہ campaign کی جاتی ہے، اس قسم کے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، گرفتاریاں کی جاتی ہیں، جرمانے کئے جاتے ہیں اور یہ کیس عدالتوں میں بھی بھیجے جاتے ہیں۔ یہ گورنمنٹ regular basis پر کرتی رہتی ہے۔ جس طرح محترمہ نے شیشے کے متعلق فرمایا ہے یہ باقاعدہ banned ہے، پولیس نے اس کے سینکڑوں کیسز درج کئے ہیں اور باقاعدہ طور پر اس کی ممانعت ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی چوری چھپے یہ کام کرتا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی کو زیادہ مؤثر بنایا جائے گا اور اس قسم کے کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ ہم پہلے بھی کارروائی کر رہے تھے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس میں مزید بہتری بھی لائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 436 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی ہے، آپ راجہ صاحب سے مل لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ misguide کیا جارہا ہے پلیز، مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جو یہ کہا جاتا ہے کہ Liquor کرسچن مذہب میں جائز ہے یہ غلط ہے اس کو بند کیا جائے یہ تمام مذاہب میں حرام ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Liquor نارکوٹکس میں نہیں آتی یہ epidemic ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح راجہ صاحب نے میرے بارے میں فرمایا ہے کہ آپ کے تجربے سے ہم فائدہ اٹھا لیتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہاں جتنے male member ہیں آپ سب کے ٹیسٹ کروالیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

ضلعی حکومت چکوال کو سیمنٹ فیکٹریز کی جانب سے موصول ہونے والی جرمانے کی رقم کو تحصیل چوآسیدن شاہ کے متاثرہ علاقوں پر خرچ کرنے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سالٹ رینج خصوصی طور پر ضلع چکوال میں عدالت عظمیٰ نے سیمنٹ پلانٹس کے غیر قانونی زیر زمین پانی کے استعمال پر ازخود نوٹس لیا اور متاثرہ علاقوں کو آبی نقصان کی مد میں رقم ادا کرنے کا حکم دیا۔ ضلعی حکومت چکوال کو 26 کروڑ، چکوال اور جہلم میں قائم دو سیمنٹ فیکٹریز ڈنڈوٹ سیمنٹ اور غریبوال نے 70 کروڑ ادا کرنے ہیں۔ یہ زیر زمین تمام پانی ضلع چکوال اور خصوصی طور پر تحصیل چوآسیدن شاہ سے لیا گیا ہے لہذا یہ تمام جرمانے کی رقم تحصیل چوآسیدن شاہ کے متاثرہ علاقوں کو پانی مہیا کرنے پر لگائی جائے۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر بات کرلیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سالٹ رینج اور خصوصی طور پر ہماری تحصیل چوآسیدن شاہ میں under ground پانی کی shortage ہوئی ہے اور water table low ہوا ہے اس کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی۔ وہاں پر جو کٹاس راس کے pond کا پانی خشک ہو گیا تھا اس حوالے سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ثاقب نثار صاحب نے suo moto لیا تھا۔ جب سپریم کورٹ نے اس کو overall study کیا تو وہاں پر موجود سیمنٹ پلانٹس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا تھا جنہوں نے وہاں پر بڑے turbine چلائے ہوئے تھے اور وہ پانی استعمال کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہاں overall water shortage ہوئی اور کٹاس راس کے pond کا پانی بھی سوکھ گیا۔ سپریم کورٹ نے سیمنٹ پلانٹس کو جرمانہ بھی کیا تھا اور اس کے علاوہ ان پر یہ پابندی بھی عائد کی کہ آئندہ وہ وہاں سے پانی استعمال نہیں کرسکتے۔ اس حوالے سے تحصیل چوآسیدن شاہ میں

دو سیمنٹ پلانٹس پر 26 کروڑ جرمانہ کیا گیا اور ضلع جہلم میں دو سیمنٹ فیکٹریز ڈنڈوٹ سیمنٹ اور غریبوال پر 70 کروڑ جرمانہ کیا گیا جس میں سے 26 کروڑ روپے ضلع چکوال میں ڈسٹرکٹ کونسل کے اکاؤنٹس میں جمع کروا دیئے گئے۔ میری اطلاع کے مطابق ابھی ڈنڈوٹ اور غریبوال نے 10 کروڑ روپیہ جرمانے کی مد میں جمع کروادیا ہے۔ اب issue یہ ہے کہ چونکہ زیر زمین پانی سب کا سب تحصیل چوآسیدن شاہ کا استعمال ہوا ہے، وہاں کا علاقہ جھنگر اور کہون پانی کی کمی سے بُری طرح سے متاثر ہوا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ یہ 70 کروڑ اور 26 کروڑ روپے جرمانے کی رقم جھنگر، کہون اور خصوصی طور پر تحصیل چوآسیدن شاہ میں واٹر سپلائی اور پانی کے منصوبوں پر لگائی جائے تاکہ وہاں پر پانی کی کمی دور ہو سکے۔ وہاں کے لوگوں کو زراعت کے لئے پانی کا مسئلہ ہے اور اپنے ذاتی استعمال میں بھی مسئلہ ہے لہذا اس کمی کو پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس کو اگلے ہفتے تک pending فرما دیں جب اس کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آ جائے گا تو میں مفصل جواب دے دوں گا۔ آج بھی میری ڈیپارٹمنٹ میں بات ہوئی ہے جو سپریم کورٹ کی direction تھی اس کے مطابق آج تک انہوں نے کیا کیا ہے اس کا میں اگلے ہفتے میں ہونے والے اجلاس میں مفصل جواب دے دوں گا لہذا اس کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آر نمبر 436 کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد اشرف رسول!

ایوب زرعی فارم مرید کے کے رقبہ پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! آپ کا بہت شکریہ۔ میرا شیخوپورہ سے تعلق ہے اور تحصیل مرید کے میرے حلقہ میں آتا ہے۔ وہاں پر ایک ایوب زرعی فارم ہے جس پر حکومتی لوگ دھکے سے راستہ بنا رہے ہیں اور قبضہ کر رہے ہیں۔ میں راجہ بشارت صاحب سے درخواست کروں گا کہ ڈی سی شیخوپورہ سے کل رپورٹ منگوا لیں۔ وہ ایک بیوروکریٹ کی بیوہ کی جائیداد ہے وہاں زبردستی راستہ بنایا جا رہا ہے۔ آپ لوگ جو یہاں victimize کرتے تھے جو ایل ڈی اے نے کیا تھا اس کا ہائی کورٹ سے آج فیصلہ آ گیا ہے لیکن خدا کے لئے جو شیخوپورہ میں کیا جا رہا ہے اس کو راجہ صاحب ڈی سی سے آج ہی رپورٹ منگوا کر رکوا سکتے ہیں۔ وہ کسی بیوہ کی زمین ہے بے شک وہ بیوروکریٹ تھے لیکن بیوہ کی زمین پر قبضہ ہو رہا ہے۔ آپ ذرا لاء منسٹر کو یہ ہدایت دے دیں تا کہ وہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب چیئر مین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ) : جناب چیئر مین! میری گزارش ہو گی کہ معزز رکن مجھے تحریری طور پر تفصیل دے دیں میں اس کی رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: آپ کو میں نے اجازت نہیں دی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین!میں نے آپ سے پہلے اجازت مانگی تھی میری بڑی اہم بات ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: چلیں! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین!میرے ڈسٹرکٹ کا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ہفتہ اتوار کی رات، میرے ضلع خوشاب میں ایک ADCR ہیں ویسے تو پورے ضلع خوشاب سے کوئی بدلہ لیا جا رہا ہے عدیل حیدر ان کا نام ہے اور انہوں نے اَت مچائی ہوئی ہے۔ وہ اس طرح چلتے ہیں اور اس طرح behave کر رہے ہیں جس طرح کوئی ڈان ہوتے ہیں۔ ایک ایچ وی سی خدا بخش اعوان تھے

اس بے چارے کی death ہو گئی ان کا ایک بیٹا معذور ہے، تین بیٹیاں معذور ہیں اور ان کی بیوہ فالج زدہ ہے۔ انہوں نے ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب manage کر کے چالیس پچاس بندے ہمراہ پولیس اور کمیٹی کا عملہ لے کر وہاں انہوں نے attack کر دیا۔

جناب چیئرمین: میری عرض سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میری پوری بات سن لیں اس کے بعد جو آپ کا دل کرے وہ کرنا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں میڈم ساجدہ کو appreciate کروں گا کہیں وہ ادھر تشریف رکھتی ہوں گی ان کو ٹیلی فون کیا، وہ ہمارے elected ممبران کو ڈھونڈتے رہے لیکن ان کو کوئی نہیں ملا۔ میڈم ساجدہ رات کے دس بجے وہاں پہنچی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں بالکل ان کے جذبے کو سلیوٹ کرتا ہوں کہ وہ وہاں جا کر کھڑی ہوئی، میں جناب محمد بشارت راجہ کی توجہ چاہوں گا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ میری توجہ چاہ رہے تھے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ already میرے notice میں ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور اے ڈی سی آر دونوں کو میں نے بلایا ہوا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جنہوں نے محترمہ ساجدہ صاحبہ کی بات نہیں سنی یا delay کیا ان کے خلاف بھی کارروائی ہو گی اور جو لوگ وہاں سے displace کئے گئے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے متعلق بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: تحاریک التوائے کار کو take up کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، .not allowed میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا بڑا اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 754/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر اس ہاؤس کی کارروائی کے متعلق ہے اور آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس چل رہا ہو اور سپیکر ہاؤس کے اندر آکر بیٹھ جائے تو کیا ہاؤس کی کارروائی ہو سکتی؟ میرا ایک اپنا point of view ہے اور میں وہ آپ سے clear کرانا چاہتا ہوں کہ جب پینل آف دی چیئرمین announce ہوتا ہے اس کی ایک ترتیب بنتی ہے جیسے 1، 2، 3، 4، آیا جب پینل آف چیئرمین نمبر 1 پر جو معزز ممبر ہو اگر وہ ہاؤس میں موجود ہو تو آیا یہ ہاؤس کی کارروائی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ میں صرف یہ clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اس میں پوائنٹ پر clear نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جس پینل آف چیئرمین کی کل announcement ہوئی ہے اس ترتیب سے اگر نمبر 1 پر چیئرمین ہاؤس میں موجود ہو تو آیا اس کے بعد دوسرا نمبر جو پینل آف چیئرمین کے second number پر ہو وہ چیئر کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟

جناب چیئرمین: آپ درست فرما رہے ہیں لیکن اس وقت وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ ہم نے آپ کا پوائنٹ مان لیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وہ موجود تھے لیکن ابھی وہ باہر چلے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ ان کی مرضی ہے آپ ان کو روک لیتے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میرا ابھی اپنے معزز ممبران سے سوال ہے کہ جب چیئر کسی کو allow کر دیتی ہے تو اس دوران اس کو روک کر اپنا سوال کرنا تو کیا یہ بھی allowed ہے اور اس کی اجازت ہے؟ جب میں نے تحریک التوائے کار پڑھنا شروع کر دی اور اسی دوران کھڑے ہو کر بغیر اجازت کے آپ کسی کو روک دیں اور آپ اپنی بات شروع کر دیں تو کیا اس کی اجازت ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس سیشن 2019 تا 2024 میں داخلوں کے لئے UHS کی لسٹ کے مطابق وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی میں 79 بچے داخل ہوئے۔ ان کے والدین نے دس سے بارہ لاکھ روپے فی طالب علم فیس ادا کی، وطیم میڈیکل کالج نے کلاسز اور بچوں نے اپنی تعلیمی سرگرمیاں بھرپور طریقے سے شروع کر دیں۔ بچوں کے داخلے سینٹرل انڈکشن پالیسی (CIP) کے تحت UHS نے میرٹ کی بنیاد پر کئے تھے۔ بچوں کا پہلا تعلیمی سال مکمل ہو چکا ہے۔ ان سے دوسرے سال کی فیس تقریباً دس لاکھ روپے فی طالب علم وصول کی جا چکی ہے لیکن UHS کی جانب سے وطیم میڈیکل کالج کو ایم بی بی ایس کے بچوں کا امتحانی کوڈ جاری نہیں کیا گیا جبکہ وطیم میڈیکل کالج نے UHS اور PMC کو بارہا تحریری درخواستیں دیں اور مطلوبہ Criterion اور تمام شرائط بھی پوری کر دی ہیں لیکن UHS کی جانب سے Inspection کی گئی، Affiliation Certificate اور نہ ہی امتحانی کوڈ جاری کیا گیا جس کے بغیر طلبہ امتحان نہیں دے سکتے۔ بچوں اور ان کے والدین کی جانب سے دو سال کی فیس ادا کرنے کے باوجود انہیں امتحانی شیڈول سے آگاہ نہیں کیا جا رہا اور مسلسل لیت ولعل سے کام لیا جا رہا ہے۔ وطیم میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس کے طلبہ کے اس مسئلہ کی جانب PMC اور UHS کوئی توجہ نہیں دے رہے جبکہ عدالت عالیہ اسلام آباد کی جانب سے واضح ہدایت ہے کہ جن بچوں کا وطیم میڈیکل کالج میں داخلہ ہو چکا ہے، ان کو disturb نہ کیا جائے اور ان کے داخلے کو محفوظ رکھتے ہوئے امتحانات لئے جائیں۔ اس کے باوجود حکومت کی جانب سے بھی اس معاملہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے طلبہ کا امتحانی سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ اس بناء پر

طلبہ، ان کے والدین اور اساتذہ میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: ہیلتھ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 755/20 میاں شفیع محمد کی طرف سے ہے۔

میاں شفیع محمد: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی! وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے انتہائی سینئر ممبر جناب سعید اکبر خان نے ایک technical point اٹھایا ہے تو اس کے باوجود ان سے order of precedence میں آپ جونیئر ہیں اور ان کا پہلے نمبر پر نام ہے تو آپ سیٹ پر بیٹھ کر ان کو business take up نہیں کروا سکتے۔ انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ آپ پھر انہی کا نام پکار رہے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، He is coming as a member.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! At the same time he is at number one of the Panel of Chairman.

جناب چیئرمین: وہ تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! لیکن وہ نہیں کر سکتے۔ اگر سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوں تو وہ کر سکتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین ! لاء منسٹر صاحب درست فرما رہے ہیں۔ یہ ساری کارروائی غیر قانونی ہو گی۔

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین : وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ !مجھے میاں شفیع محمد صاحب نے ہاؤس کو چیئر کرنے کے لئے اسی لئے بلایا تھا کہ وہ اپنا بزنس پیش کرنا چاہتے تھے۔جی، اب میاں شفیع محمد صاحب کے بزنس کو pending کرتے ہیں۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں پہلی قرارداد جناب ملک غلام قاسم ہنجرا کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔جی، ملک غلام قاسم ہنجرا تشریف فرما ہیں ؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔دوسری قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

گوگل اور ویکیپیڈیا پر اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کو روکنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین ! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گوگل اور ویکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس طرح کے پراپیگنڈا پر فی الفور قابو پایا جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت

ہے۔لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ
کرتا ہے کہ گوگل اور وکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کرکے اس
طرح کے پراپیگنڈا پر فی الفور قابو پایا جائے "۔

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ
کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے وکیپیڈیا پر قادیانی مرزا
مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے۔
لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا
ہے کہ گوگل اور وکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کرکے اس طرح
کے پراپیگنڈا پر فی الفور قابو پایا جائے "۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، تیسری قرارداد جناب ناصر محمود کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

لِلہ شریف کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب ناصر محمود: جناب چیئرمین! شکریہ۔میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لِلہ شریف، ضلع جہلم تحصیل
پنڈدادنخان کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوامی
مسائل مقامی سطح پر حل ہو سکیں"۔

جناب چیئرمین: جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لِلہ شریف، ضلع جہلم تحصیل
پنڈدادنخان کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوامی
مسائل مقامی سطح پر حل ہو سکیں"۔

جی، محرک اپنی قرارداد کے حق میں تقریر کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین !میں اس حوالے سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے یہ ان کا حق بنتا ہے یہ معزز ممبر وہاں سے ایم پی اے ہیں اگر یہ وہاں پر میونسپل کمیٹی قائم کرنا چاہتے ہیں اور معزز ایوان کی سفارش چاہتے ہیں ہمیں اُس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں معزز ممبر سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ اجلاس کے بعد مجھے مل لیں کیونکہ الیکشن سے پہلے الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے کچھ نئےnotificationsہونے ہیں تو میں ان سے بیٹھ کر آبادی اور دیگر چیزوں کی detail لے لوں گا اور میں ان کو assure کرواتا ہوں کہ اگران کا یہ پِلہ شریف کا علاقہ میونسپل کمیٹی کے criterion پر پورا اُترتا ہوا تو ضرور اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ معزز ممبر اس قرارداد کو withdraw کر لیں اور میرے ساتھ اس حوالے سے بیٹھ جائیں ہم انشاءاللہ اس کو کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی،ناصر محمود آپ اپنی قرارداد کو withdraw کر لیں اور لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ سے رابطہ کر لیں۔ I think it will settle down.

جناب ناصر محمود: جناب چیئرمین!میں اپنی قرارداد کوwithdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی،withdrawn۔اب چوتھی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔جی، محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب کے تمام سرکاری وغیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک باترجمہ پڑھانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، اداروں اور سپیشل ایجوکیشن کے اداروں ودیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، اداروں اور سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے"۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی،

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ بہت اچھی قرارداد ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ قرآن پاک جو ہماری آخری کتاب ہے اُس کے بعد کوئی مقدس کتاب نہیں اُتری اس کو ترجمے کے ساتھ پڑھایا جانا چاہئے۔ محترمہ نے بہت اچھا کام کیا ہے لیکن میری صرف اتنی گزارش ہے کہ Jesus and Mary School, ,Saint Anthony School,۔ لارنس گارڈن گھوڑا گلی سکول اور مختلف جو Christian Schools ہیں وہاں پر جو مسلم بچے پڑھتے ہیں اُن کو وہاں پر بھی قران شریف ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے یہ آپ ایجوکیشن منسٹر سے پوچھ لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ Article 25 says and I think Hon'ble Law Minister will support me that says every person is equal in the eyes of law without any discrimination of race, religion or something else. Then Article 19 of Constitution of Pakistan says that no one can be... اُس کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ میں صرف ایک تجویز دینے لگا ہوں کہ اگر ہو سکے تو اخلاقیات کی بجائے جتنے الہامی مذاہب ہیں جس طرح آپ لوگ قرآن مجید کا احترام کرتے ہیں اُسی طرح قرآن مجید ہمارے لئے بھی قابل احترام ہے لیکن جس طرح بائبل مقدس ہے جو قرآن پاک سے پہلے نازل ہوئی اور قرآن پاک میں بھی اُس کا ذکر ہے اور آپ ہی کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جس وقت تک ہم الہامی کتابوں پر ایمان نہیں لاتے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ کیا صرف

ہمیں اخلاقیات کی ضرورت ہے؟ سب کو اخلاقیات کی ضرورت ہے سب کو اخلاقیات پڑھائیں۔ یہ قرآن مجید پڑھایا جائے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن جو باقی christian students پڑھتے ہیں، سکھ طلباء پڑھتے ہیں یا دوسرے جو الہامی کتابوں والے طلباء ہیں اُن کو اُن کا جو respective religion ہے اُس کا کورس پڑھایا جائے تا کہ وہ بھی اپنی الہامی کتاب پڑھ سکیں۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسلمان بچوں کو پڑھانے کے لئے کہا گیا ہے دوسری ایسی کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔

جناب چیئر مین: میرے خیال میں اُن کی بات میں logic ہے we should listen to Minister for Education or somebody. راجہ صاحب! اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس قرارداد کو pending فرمالیں وزیر سکولز ایجوکیشن تشریف فرما نہیں ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، جناب اعجاز مسیح!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئر مین! میں معزز ممبر کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جو ethics جاری کی ہیں اُس کتاب میں 40 فیصد بائبل شامل کر دی ہے، اُس میں گرنتھ بھی شامل کر دی گئی ہے اور اُس میں گیتا بھی شامل کر دی گئی ہے۔ یہ جو 2021 کا curriculum آرہا اُس میں یہ ساری چیزیں شامل ہوں گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! ۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین !یہ دوسری جماعت کی کتاب میرے پاس ہے اس کا چیپٹر 2 ہے اس کا صفحہ نمبر 157 ہے شاید منسٹر صاحب نے یہ نہیں پڑھی اس میں لکھا گیا ہے کہ " آپ کدھر سے آئے ہیں انہوں نے کہا میں جوزف کے گھر سے آیا ہوں اور حلوہ لے کر آیا ہوں اُس نے کہا آپ کو پتہ نہیں ہم ان کے ہاتھوں سے حلوہ نہیں کھاتے یہ جوزف وغیرہ سے" آپ please اگر کچھ کر رہے ہیں تو آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہے میں نے آپ سے آج تک کبھی کوئی سوال نہیں کیا لیکن پھر یہ باتیں بھی تو ختم کروائیں ۔ آپ کیوں اس discrimination کو رکھتے ہیں جو پورے world میں جگ ہنسائی کی باعث بنتی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین : جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کا جو متن ہے وہ یہ ہے کہ سکولوں، ٹیکنیکل کالجز، سپیشل ایجوکیشن اداروں، تمام تعلیمی اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کیاجائے۔ میں اس ضمن میں آپ کو اور ہاؤس کو apprise کرنا چاہ رہا ہوں کہ ٹیوٹا پنجاب کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں پہلے سے مروجہ تین سالہ D.A.E پروگرام میں اسلامیات لازمی کے مضامین کے تینوں سالوں میں قرآن مجید مع ترجمہ تعلیم دی جا رہی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔
سال اول 15 منتخب آیات مع ترجمہ، سال دوم سورۃ مومنون مع ترجمہ و تشریح، سال سوم سورۃ فاتحہ، آیتہ الکرسی، سورۃ بقرہ، سوۃ اخلاص مع ترجمہ و تشریح۔ مزید برآں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے بارے میں کورسز کی تشکیل اور پالیسی مرتب کرنا بطور اعلیٰ وفاقی تعلیمی ادارہ ٹیوٹا کا اختیار ہے۔ اگر اس سوال میں اٹھائے گئے نکتے سے متعلق کوئی ہدایات مزید موصول ہوں گی تو ان پر فوری عمل دار آمد یقینی بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ یہ جو قرارداد ہے اس کے مطابق ٹیکنیکل ایجوکیشن میں یہ سسٹم چل رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ باقی جو ہمارا نصاب ہے اس میں بھی اسی طرح سے ہی ہو گا۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: میں نے پہلے بھی کہا تھا میں آپ سے 10 گنا زیادہ اس قرارداد کے حق میں ہوں۔ قرآن مجید ہماری آخری کتاب ہے اس کو پڑھایا جائے۔ مسئلہ صرف یہ ہے if we are equal citizen according to Article 25 of Constitution of Pakistan. منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہ بتا دیں کہ جو بچے اس مقدس کتاب قرآن پاک حفظ کرتے ہیں ان کو 20 نمبر extra ملتے ہیں حتیٰ کہ LLB، گریجویشن سے لے کر ماسٹرز تک ملتے ہیں اور جب وہ کہیں پر جاب لینے کے لئے انٹرویو دینے جاتے ہیں تو ان کو مزید 5 نمبر یعنی 25 نمبر تک ملتے ہیں جو کہ This is contrary of article 25of the constitution of Pakistan میری بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قائد اعظم کے اس پاکستان کو جو کہ پرانا پاکستان ہے اس کو ہم تمام ممبران اس طرح سے کریں کہ جو ہمارے بچے ہیں اگر وہ بھی بائبل یا کسی بھی مقدس کتاب کا امتحان پاس کرتے ہیں تو ان کو بھی اسی طرح سے 20 نمبر دیئے جائیں۔ اس کتاب کا بھی مجھے کوئی اعتراض ہے اور نہ ہی میں کر سکتا ہوں کیونکہ یہ تو میرے لئے گناہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سندھو صاحب! میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے There is logic behind it لہٰذا الاء منسٹر کے کہنے پر اس قرارداد کو pending کر دیا گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! آپ pending کر دیں لیکن اگر سندھو صاحب کے ذہن میں جو بھی باتیں ہیں وہ بھی اس حوالے resolution لے آئیں یہ کیوں نہیں لاتے؟ میں جس مقصد کے لئے resolution لے کر آئی ہوں اس میں minorities کے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ statement دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، بالکل میں satisfied ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ This resolution is taken as withdrawn اب پانچویں قرارداد محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس حوالے سے جتنی بھی debate ہوئی ہے اور سندھو صاحب نے بھی اچھے point raise کئے ہیں جو کہ valid ہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ ان points کا اس قرارداد سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لہذا میری سندھو صاحب اور منسٹر صاحب سے بھی یہ گزارش ہو گی وہ جو points انہوں نے raise کئے ہیں اس حوالے سے منگل والے دن کوئی الگ سے قرارداد لے کر آئیں اس کی اگر wording ٹھیک ہوئی تو پورا ہاؤس اس پر اپنی رائے دے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اگر آپ یہ قرارداد پڑھیں تو اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی بامعنی ترجمے کے ساتھ تعلیم دی جائے۔ یہ قرارداد مسلمانوں کے متعلق تھی جس پر میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی شخص کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب نے ابھی اس حوالے سے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے کہ ٹیوٹا ٹیکنیکل اداروں میں already یہ practice چل رہی ہے جہاں پر یہ practice نہیں چل رہی تو میں گورنمنٹ کی طرف سے محترمہ کو یہ assurance دیتا ہوں کہ انشاءاللہ وہاں پر بھی کوشش کی جائے گی تو اس حوالے سے کوئی مسلمان بھی انکار نہیں کر سکتا لیکن جہاں تک minorities کا تعلق ہے اس کے لئے میں معزز ممبر سے request کروں گا کہ منسٹر صاحب کے ساتھ اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو discuss کر لیں تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

ضلع چکوال کو سیاحتی مقام قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنا فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تا کہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے اور revenue generate ہو اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنا فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تا کہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے اور revenue generate ہو اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنا فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تا کہ سیاحت کو

فروغ دیا جاسکے اور revenue generate ہو اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا، جناب واثق قیوم عباسی، جناب محمد لطاسب ستی اور راجہ صغیر احمد ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق ممبر اسمبلی محترمہ منیرہ یامین ستی (مرحومہ) کی پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ہاؤس سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ محمد یامین کی بیٹی اور سابقہ ایم پی اے صوبیہ ستی کی والدہ منیرہ یامین ستی ایم پی اے جو کہ حال ہی میں کرونا سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئی ہیں، اُن کے علاقائی اور پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ ضلع راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کی سفارش کرتا ہے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ہاؤس سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ محمد یامین کی بیٹی اور سابقہ ایم پی اے صوبیہ ستی کی والدہ منیرہ یامین ستی ایم پی اے جو کہ حال ہی میں کرونا سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئی ہیں، اُن کے علاقائی اور پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ ضلع راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کی سفارش کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ہاؤس سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ محمد یامین کی بیٹی اور سابقہ ایم پی اے صوبیہ ستی کی والدہ منیرہ یامین ستی ایم پی اے جو کہ حال ہی میں کرونا سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئی ہیں، اُن کے علاقائی اور

پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ ضلع راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کی سفارش کرتا ہے۔"

(قراداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 29 جنوری 2021 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک، 29۔جنوری 2021

(یوم الجمع، 15۔جمادی الثانی 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ 3

131

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔ جنوری 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی ملتان 2021

ایک وزیر مسودہ ایمرسن یونیورسٹی، ملتان 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ مسودہ قانون پنجاب (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

132

(بی) عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

133

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 29۔ جنوری 2021

(یوم الجمع، 15۔ جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 59 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
فَخُوْرًا ﴿٣٦﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾

سورۃ النسآء آیات 36 تا 37

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مُسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو (مال) اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اُسے چُھپا چُھپا کر رکھیں اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے خوش ہوئے مصطفیٰ اٹھا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
خانہ خدا سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سارے بت گرا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
ابوبکر نبی کے دین پر سارا گھر لٹا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
ابو بکرؓ کو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانشیں بنا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
پیارے مصطفیٰ حسینؓ کو کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو وہ گلے لگا کر خوش ہوئے خوش ہوئے

تعزیت

معزز ممبر محترمہ شاہینہ کریم کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ہماری معزز ممبر شاہینہ کریم کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے ۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے ۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ابھی نہیں۔سوالات کے فوراًبعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! اجازت دے دیں میں نے دینی مسئلے کے متعلق بات کرنا تھی۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! انشاءاللہ وقفہ سوالات کے فوراًبعد بات کر لیتے ہیں۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! میں نے معزز ممبر کو فلور دیا ہے آپ انہیں سوال کرنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ۔جناب چیئرمین! سوال نمبر 1429 جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دی بنک آف پنجاب کے صدر کی تعیناتی ودیگر مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*1429: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دی بنک آف پنجاب کا صدر کون ہے اس عہدہ کے لئے اہلیت کیا ہے اس کے SOP کیا ہیں کتنی مدت کے لئے تعینات ہوتا ہے جب سے بنک بنا ہے کون کون اس عہدے پر فائز رہے ہیں ان کی مراعات، تنخواہ اور اعزازیہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) دی بنک آف پنجاب کی کتنی برانچز ہیں کتنی مالیت کا بنک ہے اس کی سالانہ آمدن و اخراجات 17-2016 اور 18-2017 سے آگاہ کریں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر FD(W&M)7-7/2018 بتاریخ 26.04.2019 کو سید محمد طالب رضوی کو بطور صدر / سی ای او بنک آف پنجاب تعینات کیا۔ سید محمد طالب رضوی کا فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ (ایف پی ٹی) بنک دولت پاکستان کو بذریعہ لیٹر نمبر Ho/Corp.Affairs/19/271 مورخہ 26.04.2019 کو ارسال کیا گیا۔ اس سلسلے میں ابھی تک بنک دولت پاکستان کے جواب کا انتظار ہے۔ پوسٹ کے لئے اہلیت کا معیار بنک دولت پاکستان کے پروڈیشنل ریگولیشن G-1 اور فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ (ایف پی ٹی) کے لئے جاری کردہ ہدایات بذریعہ BPRD سرکولر نمبر 4، 2007 مورخہ 23.04.2007 بشمول اب تک کی جانے والی ترامیم کے مطابق کیا گیا۔ بنک آف پنجاب ایکٹ 1989 کی شق نمبر 11(1) کے تحت صدر / سی ای او کی تعیناتی کی مدت 5 سال ہے۔ جب سے بنک بنا ہے تب سے اب تک کے تمام مینجنگ ڈائریکٹر / صدور کی تنخواہوں اور اعزازیہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مورخہ 30.04.2019 تک دی بنک آف پنجاب کی مندرجہ ذیل برانچیں ہیں۔

ٹوٹل ریٹیل بنکنگ برانچیں	:	492
ٹوٹل ہول سیل بنکنگ برانچیں	:	10
ٹوٹل اسلامک برانچیں	:	74
ٹوٹل برانچیں	:	576

بنک آف پنجاب کی مالیت، آمدن واخراجات برائے سال 17-2016اور 18- 2017 کی تفصیلات تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ اس وقت دی بنک آف پنجاب کا صدر کون ہے اس عہدہ کے لئے اہلیت کیا ہے۔محکمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ آپ خود ملاحظہ فرمالیں، جواب میں بتا رہے ہیں کہ حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر FD(W&M)7-7/2018بتاریخ 26.04.2019کو سید محمد طالب رضوی کو بطور صدر / سی ای او بنک آف پنجاب تعینات کیا۔ سید محمد طالب رضوی کا فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ 26-4-2019 کو بھجوایا گیا جس کا ابھی تک سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سٹیٹ بنک نے اجازت نہیں دی تو ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ سٹیٹ بنک کو 25-4-2019 کو ٹیسٹ بھجوایا گیا اور آج 29 جنوری 2021 ہے ابھی تک اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین!یہ بہت پرانا سوال put upہوا تھا اور اُس وقت جو factual position تھی وہ ان سے share کی گئی البتہ اب میں اپنے فاضل ممبر کو اس کی latest positionبتادیتا ہوں۔اس بارے میں ایک پورا process runہوا ہے اور اخبار میں اشتہار دینے کے بعد تین لوگوں کو short list کیا گیا جن میں آصف باجوہ، ظفر مسعود اور عدنان غنی شامل تھے۔اس حوالے سے ایک Selection Committee تشکیل دی گئی جس کو سابق گورنر سٹیٹ بنک ڈاکٹر عشرت صاحب نے head کیا تھا۔یہ تینوں لوگ بڑے اچھے، معتبر نام اور منجھے ہوئے professionalsہیں۔آج کل بنک آف پنجاب کے صدر ظفر مسعود ہیں جن کو اس کمیٹی نے select کیا اور وہ اس عہدے پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔یہ selection کا ایک پورا process تھا۔جب پنجاب حکومت کسی شخص کی selection کر لیتی ہے تو پھر یہ نام سٹیٹ بنک آف

پاکستان کو جاتا ہے جہاں پر ایک proper fit in test کیا جاتا ہے۔اس proper fit in test پر ظفر مسعود صاحب کا نام منظور کیا گیا اور اب یہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ خود ملاحظہ فرمالیں کہ جو جواب جناب وزیر خزانہ نے ابھی دیا وہ اس printed جواب سے بالکل مختلف ہے۔

جناب چیئرمین: محترم وزیر خزانہ نے اس حوالے سے آپ کو latest position سے آگاہ کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ Rules of Procedure کو دیکھ لیں۔ آج منسٹر صاحب نے جو on the floor of the House جواب دیا ہے وہ printed جواب میں موجود ہونا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! انہوں نے آپ کو update جواب دیا ہے اگر آپ مزید کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ بنک آف پنجاب کی کتنی برانچیں ہیں، کتنی مالیت کا بنک ہے، اس کی سالانہ آمدن و اخراجات 17-2016 اور 18-2017 سے آگاہ کریں۔اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹوٹل ریٹیل بنکنگ کی 492 برانچیں ہیں، ہول سیل بنکنگ کی 10 برانچیں اور اسلامک بنک کی 74 برانچیں ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ریٹیل، ہول سیل اور اسلامک بنکنگ میں کیا فرق ہے؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے لہٰذا اس کے لئے آپ نیا سوال دے دیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت ہو تو اپنے سوال کا نمبر بولنے سے پہلے میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک اہم گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میری ارکان اسمبلی کے لئے ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ، شناختی کارڈ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے اسمبلی بلڈنگ میں counter کے قیام کے حوالے سے

درخواست ہے۔ ارکان اسمبلی کو اپنی مصروفیات کی وجہ سے ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ بنوانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا متعلقہ اداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اسمبلی کے ہر اجلاس میں کم از کم دو روز کے لئے ایوان میں اپنا counter قائم کریں تاکہ تمام ارکان اسمبلی خواہ وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں یا حکومتی ممبران ہیں وہ سب ان سہولیات سے مستفید ہو سکیں۔ اس حوالے سے آپ کی رولنگ کی درخواست ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بہت اچھی تجویز ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس حوالے سے تمام متعلقہ اداروں کو خط لکھ کر اپنے counter قائم کرنے کی ہدایت کریں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود! اب اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1530 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں عملہ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1530: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس رحیم یار خان میں کتنا عملہ مع افسران کام کر رہے ہیں؟

(ب) دفتر ہذا میں کون سے سکیلز کی کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) صوبائی حکومت کے زیر سایہ کل 47 سیٹوں میں سے 29 آفیسر / آفیشل کام کر رہے ہیں اور باقی سیٹیں خالی ہیں۔

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	ورکنگ	خالی اسامیاں
ڈسٹرکٹ اکاونٹس آفیسر	02	02	00
ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاونٹس آفیسر	05	04	01

اکاؤنٹنٹ	05	01	04
ڈپٹی اکاؤنٹنٹ	21	13	08
کمپیوٹر آپریٹر	02	00	02
جونیئر کلرک	01	00	01
جنریٹر آپریٹر	01	01	00
دفتری	01	01	00
نائب قاصد	06	05	01
خاکروب	01	01	00
چوکیدار	02	01	01
میزان	47	29	18

وفاقی حکومت کے زیر سایہ کل 39 سیٹوں میں سے 20 آفیسر / آفیشل کام کر رہے ہیں اور باقی سیٹیں خالی ہیں۔

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	ورکنگ	خالی اسامیاں
ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر	01	01	00
ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر	03	02	01
سینئر آڈیٹر	27	13	14
جونیئر آڈیٹر	04	03	01
نائب قاصد	04	01	03
میزان	39	20	19

حکومت کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکیل نمبر 17 ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کی کل 5 اسامیاں ہیں جن پر 4 آفیسرز کام کر رہے ہیں باقی 1 اسامی مورخہ 02.02.2017 سے خالی ہے جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے۔ جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر 17 اکاؤنٹنٹ کی کل 5 اسامیاں ہیں جن پر 1 آفیسر کام کر رہا ہے باقی 4 اسامیاں 27.08.2018 سے خالی ہیں۔ جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف

پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔ خالی اسامی کے لئے ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی میٹنگ جلد ہی منعقد ہوگی۔

سکیل نمبر16ڈپٹی اکاؤنٹنٹ کی کل21اسامیاں ہیں جن پر13آفیشل کام کر رہے ہیں باقی 08اسامیاں مورخہ 1988سے خالی آ رہی ہیں جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔ اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر12کمپیوٹر آپریٹر کی کل02اسامیاں ہیں جن پر کوئی آفیشل کام نہیں کر رہا۔ باقی 02اسامیاں مورخہ 19.06.2017سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر11جونیئر کلرک کی کل ایک اسامی ہے جس پر کوئی آفیشل کام نہیں کر رہا۔ باقی 02اسامیاں مورخہ 11.10.2017سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر01نائب قاصد کی کل6اسامیاں ہیں جن پر05آفیشل کام کر رہے ہیں باقی ایک اسامی مورخہ 19.06.2017سے خالی ہے جس کی Appointing Authority ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ہے۔ گورنمنٹ کی پابندی کی وجہ سے اسامیاں خالی ہیں۔

سکیل نمبر01چوکیدار کی کل2اسامیاں ہیں جن پر01آفیشل کام کر رہا ہے باقی01اسامی مورخہ 01.04.2012سے خالی ہے جس کی Appointing Authority ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ہے۔ گورنمنٹ کے بین کی وجہ سے اسامی خالی ہے۔

وفاقی حکومت کی اسامیوں کی تفصیل:

سکیل نمبر 17 اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر کی کل 03 اسامیاں ہیں جن پر 02 آفیسر کام کر رہے ہیں باقی 1 اسامی مورخہ 28.02.2019 سے خالی ہے جس کی Appointing Authority کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس ہے۔

سکیل نمبر 16 سینئر آڈیٹر کی کل 27 اسامیاں ہیں جن پر 13 آفیشل کام کر رہے ہیں باقی 14 اسامیاں مورخہ 1973 سے خالی آ رہی ہیں جس کی Appointing Authority کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس ہے۔

سکیل نمبر 11 جونیئر آڈیٹر کی کل 05 اسامیاں ہیں جن پر 03 آفیشل کام کر رہے ہیں باقی 02 اسامیاں مورخہ 12.02.2016 سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب ہے۔

سکیل نمبر 01 نائب قاصد کی کل 03 اسامیاں ہیں جن پر 01 آفیشل کام کر رہا ہے باقی 02 اسامیاں مورخہ 01.02.2016 سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں نے معزز وزیر خزانہ سے سوال کیا تھا کہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس رحیم یار خان میں کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر سایہ ادارے میں کل 18۔ اسامیاں خالی ہیں جبکہ وفاقی حکومت کے زیر سایہ ادارے میں کل 19۔ اسامیاں خالی ہیں۔ جواب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بیشتر اسامیاں 1988 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ پہلے تو حکومت اور فنانس منسٹری ہم سے بہت دُور رہتی تھی لیکن اب تو حکومت رحیم یار خان کی ہے اور فنانس منسٹری بھی رحیم یار خان کی ہے۔ معزز وزیر خزانہ وضاحت فرما دیں کہ یہ اسامیاں آج کی تاریخ تک کیوں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میرے فاضل ساتھی نے پوچھا ہے کہ ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے حوالے سے موجودہ حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟ میں ان کو بتاتا چلوں کہ 18 میں سے 14 خالی اسامیاں پُر کر لی گئی ہیں۔ہم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے merit پر ان اسامیوں کو fill کیا ہے۔ہم نے صوبہ پنجاب میں 123۔اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت ضلع رحیم یار خان میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی خالی اسامیاں almost fill ہو چکی ہیں۔شکریہ

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترم وزیر خزانہ تھوڑی سی وضاحت فرما دیں، یہ میں اپنی ذاتی information کے لئے پوچھ رہا ہوں کہ وفاقی حکومت کے زیر سایہ اور صوبائی حکومت کے زیر سایہ الگ الگ اسامیاں ہیں۔اگر آپ جواب کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ یہ almost similar offices ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے کہ وہی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر وفاقی حکومت کے ماتحت ہے اور چند ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسرز صوبائی حکومت کے ماتحت بھی ہیں۔اسی طرح ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر، اکاؤنٹنٹ اور ڈپٹی اکاؤنٹنٹ وفاقی اور صوبائی حکومت دونوں کے ماتحت بھی ہیں۔میں صرف اپنے knowledge کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Why are the same officers under the Provincial Government and the Federal Government in the same district?

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! معزز رکن نے بڑا pertinent سوال پوچھا ہے۔میں اس پر عرض کرتا چلوں کہ .We are part of the federation وفاقی حکومت اپنے accounts and expenditures maintain کرتی ہے۔جس طرح صوبہ پنجاب کا ایک اپنا ADP ہے اسی طرح وفاقی حکومت کا ایک Public Sector Development Programme(PSDP) ہوتا ہے۔ان کے اپنے measures اور ہمارے اپنے measures ہوتے ہیں۔پنجاب کی حد تک ہم جواب میں آپ کو clarity دے چکے ہیں۔البتہ یہ بتاتا چلوں کہ command and control ہونا بہت ضروری ہے۔پنجاب کے مختلف اضلاع میں محکمہ خزانہ کے زیر سایہ District Accounts Offices میں ہم نے خالی

اسامیوں کے against بھرتیاں کرنے کا فیصلہ کیا اور جن اسامیاں کو fill کیا گیا ہے ان میں سب سے زیادہ اسامیاں ڈپٹی اکاؤنٹنٹ کی ہیں تا کہ مستقبل میں آڈٹ پیرا کا کوئی issue پیدا نہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1531 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پنجاب ریونیو اتھارٹی کے دفتر، ملازمین اور وصولی ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*1531: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کا مقصد کیا ہے؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اس کا دفتر کہاں ہے اور اس میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) سال 18۔2017 میں اتھارٹی کا ضلع ہذا میں وصولی کا ہدف کتنا تھا کیا ٹارگٹ پورا کیا گیا اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ کے ذریعے وجود میں آیا اور ادارہ ہذا نے یکم جولائی 2012 سے باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا مقصد صوبہ پنجاب میں خدمات پر سیلز ٹیکس وصول کرنا ہے۔

(ب) پنجاب ریونیو اتھارٹی رحیم یار خان کا دفتر گذشتہ سال یکم نومبر کو قیام عمل میں آیا اور یہ کینال ایونیو عباسیہ ٹاؤن رحیم یار خان میں واقع ہے۔

پنجاب ریونیو اتھارٹی رحیم یار خان آفس میں ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔	انفورسمنٹ آفیسر	01
2۔	اسسٹنٹ	01
3۔	ڈرائیور	01

4۔ **نائب قاصد** 01

5۔ **چوکیدار** 01

(ج) سال 2017-18 کے دوران ضلع رحیم یار خان ملتان کمشنری کا حصہ تھا اور ضلع رحیم یار خان کو الگ سے ٹارگٹ نہیں دیا گیا تھا ملتان کمشنری کو دیا گیا ٹارگٹ جس میں ضلع رحیم یار خان بھی شامل تھا، درج ذیل ہے۔

مقرر کردہ ٹارگٹ 2.50 ارب روپے

حاصل کردہ ٹارگٹ 4.42 ارب روپے

177 فیصد

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! محترم وزیر خزانہ سے میرا یہ سوال رحیم یار خان میں پنجاب ریونیو اتھارٹی کے قیام کے حوالے سے تھا۔ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ کے ذریعے وجود میں آیا اور ادارہ ہذا نے یکم جولائی 2012 سے باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا مقصد صوبہ پنجاب میں خدمات پر سیلز ٹیکس وصول کرنا ہے۔ اسی طرح جز(ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سال 2017-18 کے دوران ضلع رحیم یار خان ملتان کمشنری کا حصہ تھا اور ضلع رحیم یار خان کو الگ سے ٹارگٹ نہیں دیا گیا تھا۔ ملتان کمشنری کو جو ٹارگٹ دیا گیا اس میں ضلع رحیم یار خان بھی شامل تھا۔ ہمارے ضلع کو 2.50 ارب روپے کی وصولی کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور الحمدللہ ضلع رحیم یار خاں نے 4.42 ارب روپے وصول کئے ہیں۔ یہ 177 فیصد بنتا ہے جو کہ دیئے گئے ٹارگٹ سے زیادہ ہے۔ تو میرا honorable فنانس منسٹر سے سوال یہ ہے کہ as of today کیا ہمارا ضلع ابھی بھی ملتان کمشنری کا حصہ ہے اور یہ under what jurisdiction apply کرتا ہے۔ اگر ہمارا حاصل کردہ ٹارگٹ 177 فیصد زیادہ تھا تو ہمیں ADP/PSDP میں جو حصہ دیا گیا وہ ہمارے مقررہ بجٹ سے زیادہ دیا گیا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ہماری حکومت آنے سے پہلے رحیم یار خان کو as part of Multan commissionerate لیا جاتا تھا تو ہماری حکومت میں رحیم یار خان کو

regionally طور پر لیا گیا تو میں ممبر موصوف کو بتاتا چلوں کہ ہم نے آتے ہی 19-2018 میں رحیم یار خان کو separate office بنایا اُس کا ٹارگٹ 500.9 ملین روپے رکھا گیا اور اُس سال 545 ملین روپے ٹارگٹ achieve کیا۔ سال 20-2019 میں رحیم یار خان کا ٹارگٹ 402 ملین روپے رکھا گیا کیونکہ Covid کی وجہ سے یہ revised ٹارگٹ تھا اور ضلع رحیم یار خان نے 446.9 ملین روپے ٹارگٹ achieve کیا۔ 21-2020 رواں مالی سال میں جولائی سے لے کر اکتوبر تک کا ٹارگٹ 135 ملین روپے تھا اور رحیم یار خان اپنا ٹارگٹ achieve کرنے میں کامیاب ہے اور ان 4 ماہ میں 140 ملین روپے کا ٹارگٹ achieve کیا۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے جیسے ابھی بیان فرمایا کہ 20-2019 میں مقررہ ٹارگٹ 402 ملین روپے تھا اور الحمدللہ وہ ہم نے 446.9 ملین روپے سے achieve کیا۔ اسی طرح اب تک کے مالیاتی سال میں بھی ٹارگٹ achieve ہو گیا ہے تو I am pretty sure کہ اس میں تحصیل صادق آباد کا بھی کوئی نہ کوئی حصہ ضرور ہو گا تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو تحصیل 2 MNAs and 4 MPAs پر مشتمل ہے اس حکومت کی آج کی تاریخ تک اڑھائی سال گزرنے کے بعد اُس تحصیل کو ADP and PSDP میں ایک چھوٹی کوڑی نہیں دی گئی تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ میرے بڑے بھائی وزیر خزانہ پچھلے دورے پر میری تحصیل صادق آباد تشریف لائے اور انہوں نے وعدے کئے میں انہیں appreciate کرتا ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگلے مالی سال یا اس مالی سال میں میری تحصیل کے لئے صحت، تعلیم اور پبلک ہیلتھ کی مد میں ADP and PSDP میں کچھ رکھا گیا ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ سوال پوچھنے والے معزز ممبر کا تعلق بھی ضلع رحیم یار خان سے ہے، چیئرمین صاحب کا تعلق بھی وہیں سے ہے اور میرا تعلق بھی وہیں سے ہے تو میں ممبر موصوف کو یہ بتاتا چلوں کہ میرا اپنا اور ہماری پارٹی کا بھی یہ فلسفہ ہے کہ ہم نے یکساں ترقی کا فیصلہ کیا ہے۔ سیاسی بنیادوں پر جہاں جہاں محرومیاں رہی ہیں اور پچھلے ادوار میں جہاں جہاں کام نہیں ہوا ہم اُس پالیسی کو follow نہیں کریں گے ہم نے اسی چیز کو دیکھتے ہوئے

پنجاب کا یکساں خواب دیکھا۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب کے ان divisions 3 میں جو محرومیاں ہیں ہم اُن محرومیوں کا تو خصوصی طور پر ازالہ کریں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1600 چوہدری محمد اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو disposed of کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ کے ذریعے وجود میں آیا اور انہوں نے کہا ہے کہ یکم جولائی 2012 سے اس کا باقاعدہ آغاز ہوا تھا۔ میرے ادراک کے مطابق وزیر موصوف تب Chairman of Standing Committee for Finance تھے تو میں نے پوچھنا تھا کہ جب پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام آیا تھا اُس وقت کس کی حکومت تھی؟

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ نے بول لیا ہے اور وزیر خزانہ نے سُن لیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1614 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد محکمہ خزانہ کے دفاتر، ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1614: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خزانہ کے تحت کون کون سے دفاتر اور مالیاتی ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے سربراہان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان کا سال 19-2018 کا بجٹ کتنا ہے؟

(د) ان میں عوام کے لئے کون کون سی خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) ٹریژری آفس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) ٹریژری آفس کا بجٹ کتنا ہے کتنا بجٹ ریٹائرڈ ملازمین کے میڈیکل الاؤنس کے لئے مختص ہے؟

(ز) حکومت ان اداروں کا آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) محکمہ خزانہ کے تحت مندرجہ ذیل دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔

1۔ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس 2۔لوکل فنڈ آڈٹ

(ب) ملازمین کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کا بجٹ تقریباً3,273,500 روپے اور لوکل فنڈ آڈٹ آفس کا بجٹ تقریباً3,18,00,000 روپے۔

(د) ملازمین کی تنخواہیں، پنشن، جی پی فنڈ، ریونیو ڈپازٹ، کنٹریکٹر کی ادائیگی، اشٹام اور رسیدی ٹکٹ کا اجراء وغیرہ شامل ہے۔

(ہ) ٹریژری آفس میں 64 ملازم کام کرتے ہیں۔

(و) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس (ٹریژری آفس) کا بجٹ تقریباً32738500 روپے اور میڈیکل الاؤنس کا بجٹ تقریباً104000 روپے۔

(ز) سال میں ایک دفعہ سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جز (الف) کا جواب آیا ہے کہ محکمہ خزانہ کے تحت ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس اور لوکل فنڈ آڈٹ کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فیصل آباد میں لوکل فنڈ آڈٹ آفس کے فرائض کیا ہیں، یہ کس کس محکمہ کا آڈٹ کرتے ہیں اور ان کی کارکردگی کی تفصیل کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ایک ایوارڈ کے تحت لوکل گورنمنٹ کے فرائض کے لئے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔ اس کے ذریعے پچھلے ایکٹ کے تحت صحت اور

تعلیم کے فرائض بھی انجام وہاں دیئے جارہے تھے۔ لوکل گورنمنٹ کے لئے دیئے جانے والے فنڈز کی monitoring کرتے ہیں کہ checks and balances, in place ہوں اور اگر کہیں issues آتے ہیں تو پھر اُن لوکل فنڈز میں آڈیٹر جنرل issues, point out کرتا ہے اور میری information کے مطابق کوئی ایسا major audit para نہیں آیا جس کی بنیاد پر وہاں پر ہمیں کوئی major loophole نظر آیا ہو جس کو rectify کرنے کی ضرورت پڑی ہو۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! وزیر موصوف نے ابھی ایوان میں بتایا ہے کہ کوئی audit para نہیں بنا ہے میری رپورٹ کے مطابق فیصل آباد کے اندر سرکاری فنڈز کے غلط استعمال میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ میں معزز وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بہت سے issues آرہے ہیں۔ وہ issues یہ ہیں کہ سرکاری ملازمین کی میڈیکل الاؤنس کی فائلیں دودو، چار چار اور چھ چھ ماہ دبا دی جاتی ہیں۔ ان بے چاروں کو میڈیکل الاؤنس کے پیسے اس وقت ملتے ہیں جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ فیصل آباد میں کوئی بڑا issue نہیں بنا لیکن میری رپورٹ کے مطابق فیصل آباد کے اندر میڈیکل الاؤنس سے متعلق جو آڈٹ پیرا بنا تھا اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کیا معزز وزیر خزانہ اس پر کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئر مین! میرے فاضل دوست مجھے کوئی تفصیل دے دیں تو ہم یقیناً کارروائی بھی کریں گے، ان کے سامنے بھی رکھیں گے اور ہاؤس میں بھی رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میرے پاس جو درخواستیں آئی ہیں۔ میں انہیں معزز وزیر خزانہ سے share کر لوں گا۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ ان دونوں دفاتر کا 20-2019 کا جو آڈٹ کیا گیا ہے اس کی رپورٹ کیا ہے وہ ہاؤس سے share کر لیں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! اس کی findings اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہیں لیکن اگر ان کو پچھلے تین سال کے آڈٹ پیراز سے متعلق معلومات چاہئیں تو ہم ان کو آگاہ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1655 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1753 جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2429 جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2752 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3346 محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔ جی، محترمہ !سوال نمبر بولیں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4807 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ جات کی جانب سے کورونا فنڈ کی مد میں جمع رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

***4807: محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کورونا فنڈ میں کتنی رقم جمع کروائی گئی ہر محکمہ وار الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ رقم کو اکٹھا کرنے کے بعد کس کے حوالے کیا گیا اور یہ رقم کہاں کہاں پر کتنی خرچ ہوئی اس کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ محکموں میں فی کس افراد کی کتنے دنوں کی تنخواہ سے کٹوتی کی گئی؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) کورونا کنٹرول فنڈ برائے چیف منسٹر پنجاب کے اکاؤنٹ نمبر 6010204028500013 جو کہ بنک آف پنجاب سول سیکرٹریٹ برانچ میں کھلا ہے اس کے مطابق اس اکاؤنٹ میں مورخہ 25.01.2021 تک کل رقم مبلغ -/ 1,16,0558,768 روپے جمع ہیں۔

محکمہ وار تفصیل کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اپنے لیٹر نمبر FD(W&M)8-158/2020 dated 06.11.2020 کے تحت تمام محکمہ جات سے اس کی تفصیل کے لئے درخواست کی تھی جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں: اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی جانب سے جمع کروائی گئی رقم Rs.1,009,331,677- تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مختلف محکموں کی جانب سے ڈائریکٹ جمع کروائی گئی رقم Rs.1,44,48,656/- تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دیگر افراد / محکموں کی جانب سے جمع کروائی گئی رقم Rs.1,36,778,435/-

(ب) کورونا کنٹرول فنڈ برائے چیف منسٹر پنجاب سے ابھی تک کچھ خرچ نہ ہوا ہے۔ مذکورہ رقم کے استعمال کے بارے میں صوبائی حکومت حتمی فیصلہ کرے گی۔

(ج) مجاز اتھارٹی کی ہدایات کے مطابق سرکاری ملازمین سے مندرجہ ذیل دنوں کی تنخواہ کاٹی گئی:-

BS-1-16	01-Day salary
BS 17-19	02 day salary
BS - 20 and above	03 day salary

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فنڈ ابھی تک خرچ نہیں ہوا۔ یہ فنڈ کب اور کس وقت خرچ ہو گا؟ اس وقت کورونا عروج پر ہے اور اس وقت ضرورت ہے کہ یہ فنڈ استعمال کیا جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں Covid کے دنوں میں کورونا کنٹرول فنڈ برائے چیف منسٹر پنجاب قائم کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم نے بہتر fiscal management کرتے ہوئے اپنے اندر built contingencies کیں کہ ہمیں کورونا کے لئے جو اس سال میں خرچ کرنا ہے، کورونا کم بھی ہو جائے تب بھی ہم نے پورے سال کے لئے contingencies کے لئے block allocation کی ہوئی ہے۔ ہم اس فنڈ کے استعمال کے متعلق سوچ رہے ہیں، ابھی ویکسین آ رہی ہے، باقی چیزیں اور مراحل بھی ہیں وہاں یہ فنڈ استعمال ہو سکتا ہے۔ ہم نے آپ کو ساری تفصیل دی ہے کہ فنڈ اکٹھا کہاں کہاں سے ہوا ہے۔ اس میں جو پرائیویٹ سیکٹر کی contribution ہے اس کے متعلق بھی ہم نے بتا دیا ہے، جو محکمہ جات نے contribution کی ہے اس کے متعلق بھی بتا دیا ہے اور جو لوگوں کی تنخواہوں سے contribution آئی ہے وہ بھی بتا دی ہے لیکن ابھی اس کے استعمال کا فیصلہ ہونا ہے۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب چیئرمین! کیا یہ بتا کر فارغ ہو گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس فنڈ کو خرچ کب کرنا ہے جب دنیا مر جائے گی اس وقت کرنا ہے۔ انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے فنڈ کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ ابھی سوچ رہے ہیں کہ اس کو کیسے استعمال کرنا ہے جبکہ کورونا اس وقت عروج پر ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے بتا دیا ہے۔ اس سے ویکسین خریدیں گے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ہم نے کورونا کے لئے ویسے بھی block allocation کی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی contingency پہلے سے built-in کی ہوئی تھی کہ کورونا کی second wave آ سکتی ہے اور ہیلتھ کو کتنا بجٹ درکار ہو گا۔ ہمارے پاس پیسے ہیں لیکن ہم اس کے استعمال کا مثبت انداز سے سوچیں گے۔ اس کے لئے چند initiatives پر غور کیا جا رہا ہے جو بہتر لگے گا اس پر کام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ زینب عمیر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4964 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دیوانی نوعیت کے مقدمات سے متعلقہ خزانے میں جمع کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4964: **محترمہ زینب عمیر:** کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیوانی نوعیت کے مقدمات سے متعلقہ رقم وغیرہ عدالتوں میں عدالتی فیصلوں کے تابع خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ تافیصلہ مقدمہ یہ رقومات صوبائی خزانہ کے suspendedاکاؤنٹ میں جمع رہتی ہے؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ فیصلہ مقدمہ واپیل ہائے پر یہ رقم سائلین کوواپس کی جاتی ہے؟

(د) اگر درج بالا جز کاجواب اثبات میں ہے تواس مد میں اس وقت کتنی رقم خزانہ میں جمع ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) درست ہے، کہ دیوانی نوعیت کے مقدمات سے متعلقہ رقم وغیرہ عدالتوں میں عدالتی فیصلوں کے تابع خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں۔ یہ رقوم پنجاب گورنمنٹ کے فنانشل رولز(12.5) کے تحت خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں۔

(ب) درست ہے کہ تافیصلہ مقدمہ یہ رقومات صوبائی خزانہ کے suspendedاکاؤنٹ میں جمع رہتی ہیں اوراس کی ادائیگی بعد از عدالتی فیصلہ پنجاب ٹریژری اور سبسڈی ٹریژری رولز کے رول نمبر 4.128اور4.129 کے تحت کی جاتی ہیں۔

(ج) درست ہے کہ رقم مقدمہ بحکم عدالت بذریعہ ریفنڈ واؤچر(Refund Voucher) سائلین کوواپس کردی جاتی ہیں۔

(د) اس مد میں اس وقت خزانہ میں مبلغ-/2,916,041,556رقم جمع ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ایک suspended account ہے، کورٹ میں جوdectretal amounts ہوتی ہیں وہ وہاں جمع کرائی جاتی ہیں۔ اس اکاؤنٹ میں یہamounts امانتاً جمع ہوتی ہیں تو ان کو پرائیویٹ بنک اپنے revenue کو بڑھانے

اور investment کے point of view سے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا اس amount کے لئے حکومت نے کسی قسم کی کوئی پالیسی مرتب کی ہے جبکہ سرکاری بنک بھی موجود ہیں یا کیا حکومت ایسی پالیسی بنانا چاہتی ہے کہ اس amount کو سرکاری بنکوں جیسے بنک آف پنجاب اور نیشنل بنک ہے ان کے حوالے کر کے revenue generate کیا جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم treasury account پر maintained ہوتے ہیں اور treasury rules کے مطابق کرتے ہیں۔ اس میں کیونکہ variation آسکتی ہے، کورٹ کا فیصلہ آسکتا ہے تو وہ amount فوراً واپس کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے term deposit کی طرف تو نہیں آیا جا سکتا۔ ہم ان کو رکھتے ضرور ہیں لیکن یہ amount اس نظر سے نہیں رکھی جاتی کہ income حاصل کی جائے کیونکہ ان کی outcome certain نہیں ہوتی اور فیصلہ آنے کی بنیاد پر یہ amount فی الفور arrange کر کے payment کرنی پڑتی ہے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میری اس پر صرف ایک گزارش ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جانی چاہئے اور کوئی پالیسی مرتب کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5021 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ خزانہ کے دفاتر، پنجاب بنک کی شاخیں، ملازمین کی تعداد اور قرضوں سے متعلقہ تفصیلات

*5021: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ خزانہ کے کتنے دفاتر اور پنجاب بنک کی کتنی برانچز ہیں ان میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ب) پنجاب بنک کی ضلع ساہیوال میں برانچز نے یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے افراد کو10 لاکھ سے زیادہ قرضے فراہم کئے ہیں ان سے کون سی گارنٹی لی گئی ان کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے افراد کو50 ہزار تک قرضے فراہم کئے گئے ان سے کتنے افراد سے وصولی کی گئی ڈیفالٹر افراد کی لسٹ فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) ڈسٹرکٹ ساہیوال میں محکمہ خزانہ کے مندرجہ ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

1۔انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس،ساہیوال ڈویژن،ساہیوال۔

2۔ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس،ساہیوال

3۔سب ٹریژری آفس،چیچہ وطنی،ساہیوال

مندرجہ بالا دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نیز ضلع ساہیوال میں پنجاب بنک کی کل 12 برانچز موجود ہیں اور ان میں کام کرنے والے ملازمین گریڈ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب بنک کی ضلع ساہیوال کی برانچز نے یکم اگست 2018 سے اب تک 10 لاکھ سے زیادہ کے قرضے 393 افراد کو فراہم کئے ہیں۔ جن کی گارنٹی کے طور پر شخصی ضمانت، جائیداد کی اصل دستاویزات، گاڑیوں کی اصل رجسٹریشن فائل اور دیگر قابلِ قبول سکیورٹیز وغیرہ حاصل کی گئی ہیں۔

(ج) پنجاب بنک کی ضلع ساہیوال کی برانچز نے یکم اگست 2018 سے اب تک 50 ہزار روپے تک کے قرضے 80 افراد کو فراہم کئے ہیں۔ ان سے اب تک وصول شدہ رقم پندرہ لاکھ روپے ہے اور ڈیفالٹر افراد کی تعداد صفر ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی! ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا جو پچھلا سوال تھا۔ اس میں، میں برانچز کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا۔ میرا وہ سوال slump کر دیا گیا تھا۔ اب میں اس سوال میں آپ سے یہ اجازت چاہوں گا کہ آپ مہربانی فرمادیں اور مجھے وہ سوال مکمل کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(الف) میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین آفسز انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس آفس ساہیوال ڈویژن ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال اور سب ٹریژری آفس چیچہ وطنی، ساہیوال بتائے گئے ہیں۔ ملازمین کی تعداد بتا دی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر vacant posts کتنی ہیں، کب سے ہیں اور کب تک ان پر تعیناتی کر دی جائے گی؟

جناب چیئرمین: آپ نے سوال میں یہ نہیں پوچھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے ملازمین کی تعداد پوچھی ہے اور اس حوالے سے اب ضمنی سوال ہی پوچھنا ہے۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ vacant posts کتنی ہیں، کب سے خالی ہیں اور کب تک اُن posts پر تعیناتی کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ذرا سوال نمبر بتا دیا جائے اور معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر 5021 ہے۔ ملک صاحب! سوال دوبارہ کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے سوال یہ کیا ہے کہ ساہیوال میں تین دفاتر ہیں جو محکمہ خزانہ کے زیر انتظام ہیں۔ انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس، ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال اور سب ٹریژری آفس چیچہ وطنی ہیں۔ جواب میں صرف ملازمین کی تعداد بتا دی گئی ہے لیکن میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان دفاتر میں کتنی سیٹیں کب سے خالی ہیں اور یہاں پر کب تک تعیناتی کر دی جائے گی؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ نے ملازمین کی تعداد پوچھی ہی نہیں تو وہ ابھی figure کیسے collect کر سکتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے تعداد ہی پوچھی ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ اپنا سوال تو پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے ملازمین کی تعداد ہی پوچھی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال میں پڑھیں کہ کیا ملازمین کی تعداد اس میں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جی، ملازمین کی تعداد پوچھی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جہاں پر ملازمین کی تعداد لکھی ہے وہ مجھے ذرا پڑھ کر سنائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ خزانہ کے کتنے دفاتر ہیں، پنجاب بنک کی کتنی برانچیں ہیں اور ان میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد گریڈ وار بتائیں۔ میں نے ملازمین کی تعداد پوچھی ہے لہٰذا منسٹر صاحب vacant posts کے متعلق بتا دیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں عرض کر دیتا ہوں کہ ان میں ڈویژنل ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر، ریذیڈنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر، ریذیڈنٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، آڈیٹر، سٹینو گرافر، کمپیوٹر آپریٹر، سینئر کلرک، جونیئر کلرک، دفتری، ڈرائیور، نائب قاصد اور چوکیدار ہیں لیکن اگر آپ number of posts پوچھنا چاہ رہے ہیں تو وہ بھی بیان کر دیتا ہوں۔ ڈویژنل ڈائریکٹر کی ایک پوسٹ، ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر کی دو پوسٹیں، ریذیڈنٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی ایک پوسٹ، ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ لوکل فنڈ آڈٹ ساہیوال میں آڈیٹر کی تین پوسٹیں، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سکیم LFA ساہیوال میں آڈیٹر کی چار پوسٹیں، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سکیم LFA چیچہ وطنی میں آڈیٹر کی دو پوسٹیں، سٹینو گرافر کی ایک پوسٹ، کمپیوٹر آپریٹر کی ایک پوسٹ، سینئر کلرک کی ایک پوسٹ، جونیئر کلرک

کی تین پوسٹیں، دفتری کی ایک پوسٹ، ڈرائیور کی ایک پوسٹ، نائب قاصد کی تین پوسٹیں اور چوکیدار کی ایک پوسٹ ہے۔ I hope you are satisfied on your question.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی میرا سوال چل رہا ہے اور میں نے جز (الف) کے متعلق پوچھا ہے۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5247 ہے۔ جواب تو آ گیا ہے لیکن میں وزیر خزانہ سے ایک بات جاننا چاہوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا متعلقہ ضمنی سوال صرف ایک ہوا ہے اور تین ضمنی سوال کرنے کا میرا right ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔ محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! مجھے اس جواب میں خاطر خواہ اضافے کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے اس رویے پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔ کیا آپ نے ہاؤس کو رحیم یار خان کی جاگیر بنالی ہے؟ میں نے انتہائی محنت سے سوال دیا تھا اور آپ مجھے ضمنی سوال ہی کرنے نہیں دے رہے؟

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میرے خیال میں ملک ارشد کا یہ رویہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ اسوہ آفتاب!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5247 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آٹے پر عائد ٹیکس اور روٹی نان کی قیمتوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*5247: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آٹے پر 17 فیصد ٹیکس عائد کر دیا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آٹے پر ٹیکس کی وجہ سے روٹی اور نان کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے؟
(ج) آٹے پر پہلے سے عائد ٹیکس میں اضافے کی ضرورت کیوں پیش آئی، کیا حکومت اس ٹیکس کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) درست نہ ہے۔ آٹا اور گندم کو سیلز ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔ ایف بی آر کی طرف سے جاری کردہ سرکلر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) درست نہ ہے۔ روٹی کی قیمت میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے بروقت سرکاری گندم سبسڈی کے ساتھ جاری کرنا شروع کر دی جس کی وجہ سے روٹی کی قیمت کنٹرول میں رہی۔ پنجاب میں گندم کی قیمت Rs.1475/40 Kg ہے۔ پنجاب حکومت ذخیرہ کی گئی گندم جو کہ MMT 4.3 تھی میں سے MMT 1.8 کا اجراء کر چکی ہے اور سہولت بازار میں آٹے کا 20 کلو کا تھیلا 860 روپے میں دستیاب ہے۔ تندوری روٹی کی قیمت 10 روپے اور خمیری روٹی/نان کی قیمت 15 روپے ہے جبکہ خیبر پختونخوا میں بھی روٹی کی قیمت 10 روپے ہے۔
(ج) جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ آٹا اور گندم کو سیلز ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے لہٰذا اس کی شرح میں کوئی تبدیلی ہوئی اور نہ ہی حکومت تبدیلی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میرا جز (ب) پر ضمنی سوال یہ ہے کہ روٹی کی قیمت میں خاطر خواہ کتنا اضافہ ہوا ہے وہ specify کر دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ سبسڈی ختم ہو چکی ہے لیکن اگر کہیں دس روپے کی روٹی مل رہی ہے تو میں اِن کو dinner کے لئے دعوت دیتی ہوں۔ میں سالن بناتی ہوں اور یہ میرے ساتھ آکر دس روپے کی روٹی لے کر دکھائیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میری بات سنیں کہ جب on the floor of the House جواب آتا ہے تو proper جواب دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: .Order in the House please جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! جز (الف) سب سے important ہے اور اس میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آٹے پر 17 فیصد ٹیکس عائد کیا ہے لہٰذا اس کو میں دہرانا چاہتا ہوں کہ یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ آٹا اور گندم پر کوئی سیلز ٹیکس عائد ہی نہیں ہے۔ جہاں تک مجھے اِن کی طرف سے dinner کی invitation ہے تو میں روٹی کیا بلکہ 860 روپے کی بوری لے کر جاؤں گا جو صرف پنجاب میں بِک رہی ہے اور پورے ملک میں یہ ریٹ نہیں ہے۔ یہ واحد صوبہ ہے جو سبسڈی دے کر 860 روپے میں آٹے کی بوری دے رہا ہے۔ آپ سندھ چلے جائیں تو یہی 1300 روپے کی بوری بِک رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں اِن کو لے کر جاؤں گی اور آٹا بھی خود اِن کے ساتھ خریدنا چاہوں گی جو 860 روپے کا مِل رہا ہے۔ اس ریٹ میں آٹا صرف اِن کو منسٹر ہونے کی وجہ سے مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! مجھے منسٹر صاحب وہ points بتادیں جہاں پر 10 روپے کی روٹی مل رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں سوال ہی کر رہی ہوں اور مجھے بتائیں کہ 10 روپے میں کہاں پر روٹی مل رہی ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ! آپ محترمہ کو لاہور کے points بتادیں جہاں سے یہ روٹی لے لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا وزیر خزانہ سے ایک ضمنی سوال ہے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئر مین! میں اُن کو welcome کرتا ہوں۔ ہمارے انڈسٹری منسٹر پرائس کنٹرول کو دیکھتے ہیں اور میں بھی جناب کے ساتھ اُس میٹنگ میں ہوتا ہوں۔ یہ واحد صوبہ پنجاب ہے جہاں پر آپ کو 860 روپے میں آٹے کا تھیلا مل رہا ہے۔ محترمہ ہمارے ساتھ جہاں بھی جانا چاہیں بلکہ لاہور میں اپنا علاقہ خود بتا دیں کہ یہ کس جگہ پر جانا چاہتی ہیں تو ہم تیار ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! پنجاب کے کسی ایریا میں جہاں پر یہ کہیں ہم ابھی چلتے ہیں اور وہاں پر جا کر بات کر لیتے ہیں۔ اگر 860 روپے میں آٹے کا تھیلا میسر نہ آئے تو پھر یہ بات کریں۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! اِدھر ہی آٹا منگوائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جب پرائس کنٹرول پر بحث ہو گی تب آپ بول لیجئے گا۔ چودھری مظہر اقبال!

جناب نصیر احمد: میرا اسی سے متعلقہ ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، زیرو آر میں بول لیجئے گا اور میں تب آپ کو اجازت دے دوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! پہلے بھی آپ نے ملک ارشد کے سوال نہیں ہونے دیئے۔

جناب نصیر احمد: میرا مختصر سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! ہماری information اس ہاؤس کے لئے ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے بلکہ سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کیا حکومت نے 17 فیصد ٹیکس عائد کیا ہے؟ اس کا منسٹر صاحب نے بڑا اچھا جواب دیا کہ حکومت نے آٹے پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جبکہ آگے جواب میں فرما رہے ہیں کہ 10 روپے کی روٹی ہے۔ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے تو اس کو پڑھیں کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہوا ہے کہ اس میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہ آیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ

اضافہ ضرور ہوا ہے لیکن قیمت کا تعین نہیں کہ کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب آپ نے ٹیکس بھی نہیں لگائے تو خاطر خواہ اضافہ سے کیا مراد ہے کیونکہ یا تو اضافہ ہوتا ہے یا اضافہ نہیں ہوتا؟ جب آپ نے خود ہی مان لیا ہے کہ خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے تو پھر 10 روپے پر آپ ہمارے ساتھ کیسے بحث کر رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس ممبر کا سوال ہو وہی تین ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے۔ محترمہ نے سوال کر لئے ہیں لہٰذا اب on her behalf مزید ضمنی سوال نہیں ہو سکتے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ان کے آٹے سے کیڑے نکلتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے بات کر لی ہے اور وہ بات آپ نے اور میں نے بھی سن لی ہے۔ Order in the House.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال کرنے کا ہر ممبر کا حق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے میاں نصیر کو allow کیا ہے اور انہوں نے تفصیل سے بات کی ہے۔ اب آپ ایسی بات نہ کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے جواب تو لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بیٹھیں گے تو وہ جواب دیں گے ناں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں سوال دہرانا چاہتا ہوں جس کو میرے فاضل colleagues دہرا رہے تھے۔ سوال پوچھا گیا ہے کہ آٹے پر پہلے سے عائد ٹیکس میں اضافے کی ضرورت کیوں پیش آئی لیکن جب ہم نے ٹیکس لگایا ہی نہیں تو ضرورت کہاں سے پیش آئے گی؟

جناب نصیر احمد: انہوں نے کہا ہے کہ خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): مجھے بتائیں کہ کیا قیمتیں صرف ٹیکس کی وجہ سے بڑھتی ہیں؟ آپ کی demand supply کی بھی forces ہیں۔ میں دوبارہ clarify کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! جب حکومت خود خاطر خواہ اضافہ کا مان رہی ہے تو پھر آپ ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ تو میں خاطر خواہ اضافہ پوچھ رہا ہوں کہ روٹی 11 روپے کی ہے، 12 روپے کی ہے یا 13 روپے کی ہے یا کتنے کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، Thank you اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرے سوال کا نمبر 5844 ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری مظہر اقبال: جی، جناب چیئرمین! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: مالی سال 19۔2018 اور 20۔2019 میں سرکاری خزانہ میں جمع شدہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***5844: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر سے کتنی رقم مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی کس کس محکمہ نے علیحدہ علیحدہ کتنی کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی ہے؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران کتنا بجٹ محکمہ وائز اس ضلع کو ملا، تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے فراہم کی گئی تھی، تفصیل منصوبہ وار فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت)

(الف) مالی سال 19-2018 میں ضلع بہاولنگر سے محصولات کی مد میں -/7,388,595,061 روپے سرکاری خزانہ میں جمع ہوئے۔(محکمہ وار تفصیل Annex."A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ مالی سال 20-2019 میں ضلع بہاولنگر سے محصولات کی مد میں -/3,350,027,229 روپے سرکاری خزانہ میں جمع ہوئے۔(محکمہ وار تفصیل Annex."B") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 میں ضلع بہاولنگر کو مجموعی طور پر ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں -/13,855,778,314 روپے مختص کئے گئے۔(محکمہ وار تفصیل Annex."C") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ مالی سال 20-2019 میں ضلع بہاولنگر کو مجموعی طور پر ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں -/16,464,684,961 روپے مختص کئے گئے۔(محکمہ وار تفصیل Annex "D") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! ضمنی سوال کریں گے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ ضلع بہاول نگر سے کتنی رقم مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرکاری خزانے میں جمع ہوئی، کس کس محکمے نے علیحدہ علیحدہ کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی جس کے جواب میں انہوں نے 19-2018 کا کوئی سات ارب 38 کروڑ 85 لاکھ 95 ہزار روپے کے قریب رقم بتائی ہے اور 20-2019 میں یہی رقم تین ارب 35 کروڑ روپے some thing ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ why is there drastic drop on the receiving side محصولات کی مد میں یہ کیوں اتنا زیادہ فرق آیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے کہ for the demands for the clarity تو میں اس حوالے سے بتانا چاہوں گا کہ جو ضلع بہاول نگر کی receipts تھیں ان کے اندر یا جہاں بھی ہماری receipts ہوں اس میں accounting کے اندر food receipts شامل ہوتی ہیں جو grain purchase اور sale بھی کیا جاتا ہے وہ Account 2 کی receipts بھی اس کے اندر شامل ہوتی ہیں۔ However اگر آپ net food receipts دیکھیں تو 19-2018 کے اندر جو revenue receipts آئی ہے جو total receipts آئی ہے minus food receipts وہ 1.769 بلین روپے ہے اور 20-2019 کے اندر یہ 2.172 بلین روپے آئی۔ جو food receipts تھیں ان دو سالوں کے اندر وہ 19-2018 میں 5.619 بلین روپے تھیں اور 20-2019 میں 1.178 تھی یعنی کہ وہاں پر جو food commodity operation کیا گیا اس کی مد میں جو wheat procure کی گئی اور بعد میں release کر کے sale کی گئی اس کی amounts کو اگر ہم الگ کر دیں تو جو باقی figures ہیں وہ میں نے ہاؤس کے سامنے پیش کی ہیں جو میں بیان کر رہا تھا۔ Major volatility food commodity operation کی وجہ سے آیا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ضلع بہاول نگر ہمیشہ سے wheat اور cotton کی production میں پنجاب میں سر فہرست رہا اور وہاں سے آپ کی حکومت باقی اضلاع کی بھی deficiency پوری کرتی ہے لیکن یہ بہت واضح فرق ہے جو کہ almost half has been reduced اس میں سے I could not go through the details کیونکہ میں نے ابھی آ کر یہ ساری تفصیل receive کی ہیں تو میں اس پر زیادہ comment نہیں کر سکتا لیکن اگر آپ total figure دیکھیں تو the difference is too much مقصد صرف یہ ہے۔ Secondly میرے جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ P&D Board سے اس کا جواب لیا جائے کہ ہمارے ضلع کے ترقیاتی کاموں کا جو allocated Budget ہے اور specially میں یہاں پر mention کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کے ایم پی ایز کے حلقوں میں پچھلے اڑھائی سالوں میں بالکل کوئی بھی نئی سکیم نہیں دی گئی جبکہ ongoing schemes میں بہت ہی meagre سی amount allocate کی گئی ہے اور وہ بھی spend نہیں

ہوئی جبکہ آپ نے اس کا جواب P&D کے حوالے کر دیا ہے I would refer the P&D definitely لیکن میں یہاں پر سارے ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ the people جو جنوبی پنجاب کے لوگ ہیں جن کے بارے میں حکومت کا دعویٰ تھا کہ وہاں پر maximum budget دیا جائے گا we are still deprived of any kind of development in our constituencies اگر اس بجٹ کا ضلع وار، تحصیل وار یا constituency wise کرنے کا ارادہ ہے تو اس کو ہاؤس میں بحث کر کے definitely allocate ہو جانا چاہئے کیونکہ چاہے ہمارا دور ہو یا آپ کا ہو ہمیشہ سے اپوزیشن کے حقوق کے اوپر ڈاکا ڈالا جاتا ہے اور ان کے عوام کو صرف اس بنا پر سزا دی جاتی ہے کہ وہاں سے اپوزیشن کے ممبران elect ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! Please come to the question

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اس پر آپ کے comments ہیں I just want to know the comments of worthy Finance Minister.

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت)**:** جناب چیئرمین! چونکہ آج فنانس کے حوالے سے سوالات تھے تو اس لئے محکمہ فنانس سے متعلقہ سوالوں کا جواب دے رہے ہیں but I will myself answer this question to you جب ہم P&D کے سوالات کریں گے تو اس کو address کریں گے البتہ میں یہاں دوبارہ سے ضرور بتاتا چلوں کہ بڑا clear divide تھا کہ کاغذوں میں کیا بجٹ دکھایا جاتا تھا اور اس کی utilization کیا ہوتی تھی۔ جنوبی پنجاب کے بہاول پور ڈویژن سے آپ کا بھی تعلق ہے تو میں صرف آپ کو پچھلے ادوار کے سات سالوں کا data بتاتا ہوں کہ 265 ارب روپے کاغذوں میں دکھایا گیا اور کبھی خرچ نہیں کیا گیا۔ ہم نے کیا کیا جو basic difference ہے وہ یہ ہے کہ اس کی population کے مطابق one third of the budget no matter what will be spent in three divisions of the Punjab پہلے یہ پیسہ ہمیشہ واپس چلا جاتا تھا اب آپ بہاول نگر سے متعلق اگر پوچھ رہے ہیں تو ہمیں بہت ساری schemes throw-forward میں ملیں جس میں سے ہم نے 5 ہزار سکیموں

کو مکمل کیا ہے۔ آپ کے ساتھ انشاء اللہ P&D کا ایک سیشن بھی رکھ لیں گے اور جو بھی آپ کے concerns ہیں ان کو ضرور address کریں گے۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں صرف ایک پراجیکٹ کا حوالہ دوں گا "مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال" کا اعلان اس ہاؤس میں وزیر صحت نے کیا اور اسی سال میں فنڈز بھی allocate کئے جائیں گے لیکن پھر اس کا آگے کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہاں پر اس کا credit لیا گیا لیکن اس کے لئے کوئی فنڈز allocate نہیں کئے گئے۔ اسی طرح سارے پراجیکٹس کا حال ہے جبکہ آپ کو معلوم ہو گا کہ اسمبلی میں سپیکر صاحب نے یہاں پر یہ comments دیئے تھے کہ بجٹ allocate ہو جاتا ہے اور آپ کے اڑھائی سالوں میں کوئی spending نہیں ہوتی۔ آپ اس پر بہاول نگر کے حوالے سے باقاعدہ میٹنگ رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل رکھیں گے۔

چوہدری مظہر اقبال: تو میں آپ کو ثابت کر دوں گا کہ وہاں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6347 چوہدری اختر علی کا ہے جسے جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے pending کیا جاتا ہے۔ اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں اکاؤنٹس سپروائزر کی سیٹ کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1600: **چودھری محمد اقبال**: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مراسلہ نمبری (E/FD.PC.40-43/2017) مورخہ 14 دسمبر 2018 کے تحت صوبہ کے تمام اکاؤنٹس کلرک بی ایس 5-7-11 / اکاؤنٹنٹ کم سٹور کیپر (بی ایس8) کی پوسٹ کو اپ گریڈ کرکے بی ایس 11 دے دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں کام کرنے والے اکاؤنٹس سپروائزر بی ایس 7 کی پوسٹ کو اپ گریڈ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اکاؤنٹس سپروائزر (بی ایس 7) کی پوسٹ کو بھی گریڈ 11 میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں قائم کمیٹی کی سفارشات پر تمام اکاؤنٹس کلرک بی ایس /5-7-11 اکاؤنٹنٹ کم سٹور کیپر (بی ایس- 8) کی پوسٹ کو اپ گریڈ کرکے بی ایس 11 دے دیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب نے مراسلہ نمبری FD.PC.DEMANDS/2017 مورخہ 12.01.2018 کے تحت تمام محکمہ جات سے درخواست کی تھی کہ سروس سٹرکچر میں پائی جانے والی انالی کو کمیٹی میں رکھنے کے لئے ورکنگ پیپر بھجوائیں لیکن کسی بھی محکمے نے اکاؤنٹس سپروائزر بی ایس 7 کی پوسٹ کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ابھی تک ورکنگ پیپر نہ بھجوائے، اس لئے اس پر کمیٹی نے بحث نہ کی ہے۔

(ج) جونہی کسی بھی محکمہ کی طرف سے اکاؤنٹس سپروائزر (بی ایس 7) کی پوسٹ کو بھی گریڈ 11 میں اپ گریڈ کرنے کے لئے ورکنگ پیپر موصول ہونگے مذکورہ کمیٹی میں بحث کے لئے رکھ دیئے جائیں گے۔

پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ الاؤنس میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

***1655: جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ کے بڑے شہروں میں سرکاری ملازمین کو کتنا ہاؤس رینٹ الاؤنس دیا جاتا ہے اور کس سال یہ بڑھایا گیا تھا؟

(ب) بڑے شہروں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین اور چھوٹے شہروں میں کام کرنے والے ملازمین کو ایک ہی تناسب سے ہاؤس رینٹ الاؤنس دیا جاتا ہے یا فرق ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں مہنگائی کے پیش نظر پرائیویٹ گھروں کے کرائے زیادہ ہیں جبکہ ہاؤس رینٹ الاؤنس نہ ہونے کے برابر ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقا حکومت نے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ملازمین کے لئے ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت / سیلف ہائرنگ کی منظوری دی تھی اگر ہاں تو اس کا کیا Status ہے؟

(ہ) کیا حکومت مہنگائی کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام سرکاری ملازمین کا ہاؤس رینٹ الاؤنس موجودہ بنیادی تنخواہ کا 45 فیصد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) صوبے کے بڑے شہر جیسے مری، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، گوجرانوالہ، سرگودھا، بہاولپور، ڈی جی خان اور سیالکوٹ میں ہاؤس رینٹ الاؤنس پے سکیل 2008

کا45فیصد دیا جاتا تھا تاہم2018 کے بجٹ میں موصولہ رقم کا 50فیصد بڑھادیا گیاہے۔تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بڑے شہروں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کو بنیادی سکیل2008 کا45فیصد اور چھوٹے شہروں میں کام کرنے والوں کو30 فیصد دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال فنانس ڈیپارٹمنٹ سے براہ راست متعلقہ نہ ہے۔

(د) ہاؤس ریکوزیشن جو کہ GAD&S کے ملازمین کے لئے منظوری کی گئی تھی گورنمنٹ کے فیصلے کے بعد اسے واپس لے لیا گیا ہے۔تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت نے2018 کے بجٹ میں صوبے کے تمام سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ میں اضافہ کیا ہے اور موجودہ مالی وسائل اور دیگر وفاقی وصوبائی حکومتوں کے فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب حکومت تبدیلی کا فیصلہ کرے گی۔

محکمہ خزانہ خانیوال کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*1753: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2018-7-1 تا2018-12-31 ضلع خانیوال کو اخراجات کی مد میں کل کتنی رقم فراہم کی گئی۔مد وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) 2018-7-1 تا2018-12-31تک ضلع خانیوال میں کتنے محصولات اور ٹیکسز سرکاری خزانہ میں جمع ہوئے اور دیگر کس کس ذرائع سے اس ضلع سے آمدن ہوئی؟

(ج) اگر ضلع خانیوال میں اخراجات سے محصولات زیادہ ہیں تو وہ رقم کتنی ہے اور یہ رقم اس وقت کس مد میں کہاں رکھی گئی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) لوکل گورنمنٹس / مقامی حکومتوں کے ادارے جس میں میونسپل کمیٹیز، ضلع کونسل، یونین کونسلز، ضلعی ایجوکیشن اتھارٹی اور ضلعی ہیلتھ اتھارٹی خانیوال شامل ہیں، کو صوبائی مالیاتی کمیشن (پی۔ایف۔سی)2017 کے تحت فنڈز منتقل کئے جاتے ہیں جس

کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔۔صوبائی حکومت کے محکموں کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع خانیوال میں ٹیکسز جو مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے اکٹھے کئے گئے اور قومی خزانے میں جمع کرائے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس میں انکم ٹیکس، زرعی انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، سٹیمپ ڈیوٹی اور مختلف ٹیکسز شامل ہیں۔

(ج) آئین پاکستان 1973 کا آرٹیکل 118 بیان کرتا ہے کہ تمام محصولات، قرضہ جات (Provincial Consolidated Fund) کا حصہ بنے گے۔ اسی طرح ضلع خانیوال میں تمام محصولات وغیرہ صوبائی حکومت کے اکاؤنٹ 1 (Provincial Consolidated Fund) میں جمع کروائے جاتے ہیں۔ محصولات سے زیادہ اخراجات کو اسی اکاؤنٹ سے پورا کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی انکم ٹیکس 1997 کے تحت کسانوں کو زرعی ٹیکس سے استثنیٰ کی حد اور ملازمین کے لئے ٹیکس استثنیٰ کی حد میں تفاوت سے متعلقہ تفصیلات

*2429: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Income Tax 1997 Agriculture کے تحت کسانوں پر زرعی انکم ٹیکس نافذ العمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کو آمدن پر زرعی ٹیکس استثنیٰ کی حد 80 ہزار روپے تک ہے اور سرکاری ملازمین اور کاروباری شخصیات کے لئے استثنیٰ 12,00,000 روپے مقرر ہے جو کہ بہت بڑا امتیاز اور کسانوں کے ساتھ ظلم کے مترادف ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب اور FBR کے اعداد و شمار کے مطابق کسان کی زرعی آمدن 4800000روپے پر 667500 روپے زرعی ٹیکس ادا کرتا ہے جبکہ کاروباری شخصیات 48,00,000/روپے آمدن پر 300000روپے ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کسانوں کے ساتھ ہونے والے اتنے بڑے ظلم اور تفاوت کو ختم کر کے کسانوں کے زرعی ٹیکس کے استثنٰی میں اضافہ کرنے اور اس کو سرکاری ملازمین / صوبہ کے کاروباری طبقہ کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ قانون زرعی انکم ٹیکس مجریہ 1997 کے تحت کسانوں کی سالانہ زرعی آمدنی پر زرعی انکم ٹیکس یکم جولائی 1997 سے نافذ العمل ہے۔

(ب) زرعی آمدن پر چھوٹ کی حد 80ہزار روپے تھی جو کہ یکم جولائی 2019 سے بڑھا کر 4لاکھ کر دی گئی ہے۔ مزید بر آں ایسے کاشتکار جن کی سالانہ آمدن 4لاکھ سے 8لاکھ روپے تک ہے ان کو 1ہزار روپیہ ٹیکس ادا کرنا ہو گا اور آٹھ لاکھ سے بارہ لاکھ سالانہ زرعی آمدن تک 2 ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ سرکاری ملازمین اور کاروباری شخصیات کے لئے انکم ٹیکس جو کہ وفاقی حکومت انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے تحت وصول کرتی ہے میں چھوٹ کی حد 4لاکھ روپے تھی جو کہ یکم جولائی 2019 سے 6لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔

(ج) قانون زرعی انکم ٹیکس مجریہ 1997 کے پرانے شیڈول کے مطابق 48لاکھ روپے تک زرعی آمدن پر 6لاکھ،67ہزار 500روپے زرعی ٹیکس بنتا ہے۔ جبکہ یکم جولائی 2019 سے نافذ ہونے والے ریٹس کے مطابق 48لاکھ روپے تک زرعی آمدن پر 3لاکھ روپے ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ زرعی آمدن پر ٹیکس کاروباری شخصیات پر ٹیکس کی شرح کے قریب ہے۔

(د) حکومت پنجاب پہلے ہی یکم جولائی 2019 سے زرعی انکم ٹیکس میں استثنیٰ کو 80 ہزار روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کر چکی ہے اور موجودہ زرعی انکم ٹیکس کی شرح ملازمین اور کاروباری طبقہ پر عائد انکم ٹیکس کی شرح سے کم ہے۔

دی بنک آف پنجاب کی سالانہ میٹنگز منعقدہ سال 2018 اور 2019 میں بنک کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*2752: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دی بنک آف پنجاب کی ہر سال ماہ مارچ میں سالانہ یا خصوصی میٹنگ کا انعقاد ضروری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو 2018 اور 2019 میں ان میٹنگز کا انعقاد کب ہوا اور ان دونوں میٹنگز میں بنک کی کیا کارکردگی سامنے آئی ہے؟

(ج) کیا اس میٹنگ کی اطلاع تمام شئیر ہولڈرز کو دی جاتی ہے اور کیا ان شیئر ہولڈر سے بنک کے معاملات بہتر بنانے کے لئے تجاویز طلب کی جاتی ہیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) نہیں، بنک آف پنجاب کے بائی لاز نمبر 18.1 کے مطابق، بنک سال میں ایک مرتبہ اپنی ایک جنرل میٹنگ بطور اپنی سالانہ جنرل میٹنگ مالیاتی سال ختم ہونے کے بعد چار ماہ کے اندر منعقد کرے جو کہ سابقہ آخری سالانہ جنرل میٹنگ کے پندرہ ماہ کے اندر ہو، بنک خصوصی وجوہات کی بناپر کمپنیز آرڈیننس برائے انعقاد سالانہ جنرل میٹنگ معاہدے کی دفعہ 158 کی ذیلی دفعہ (I) کے تحت ایس ای سی پی سے توسیع طلب کر سکتا ہے۔

(ب) سالانہ جنرل میٹنگ برائے سال 2018 مورخہ 30.05.2018 کو منعقد ہوئی۔ مذکورہ بالا میٹنگ میں پیش کی گئی بنک کی کارکردگی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سالانہ جنرل میٹنگ برائے سال 2019 مورخہ 29.03.2019 کو منعقد ہوئی۔ مذکورہ بالا میٹنگ میں پیش کی گئی بنک کی کارکردگی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سالانہ جنرل میٹنگ کا نوٹس تمام رجسٹرڈ شیئر ہولڈرز کو 21 دن پہلے میٹنگ کے مقام، تاریخ و وقت کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے جس میں عمومی اور خصوصی کاروباری امور کا اندراج ہوتا ہے۔ مذکورہ نوٹس بنک کے ہر رکن اور اس فرد کو جو نامزد یا متوفی رکن کا نمائندہ ہو ارسال کیا جاتا ہے۔ تمام اراکین ذاتی طور پر یا قائم مقام نمائندہ کے ذریعے میٹنگ میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اجلاس کے دوران براہ راست سوال وجواب کی نشست منعقد کی جاتی ہے جس میں تمام سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں اور بنک کی مالی حالت کو بہتر کرنے کیلئے تجاویز لی جاتی ہیں۔

صوبائی حکومت کے پہلے مالی سال میں قرض اور شرح سود سے متعلقہ تفصیلات

*3346: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے مالی سال 19-2018 میں کتنا قرض لیا اور یہ قرض کتنی شرح سود پر لیا گیا؟

(ب) یہ قرض کن کن منصوبوں پر خرچ کیا گیا ہے منصوبوں کی تفصیلات مع اخراجات کے فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 63,445.536 ملین روپے قرض لیا۔ جس کی تفصیلات اور شرح سود تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) غیر ملکی شراکت دار ادارے، (فارن ڈونر پارٹنرز)، متعلقہ محکمہ جات اور منصوبہ جات جن پر یہ رقم خرچ کی گئی، تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال کے عملہ کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

521: **جناب محمد ارشد ملک** : کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال میں تعینات ملازمین کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ و عرصہ تعیناتی برانچ وار سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) DAO ساہیوال کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا کتنا فنڈ فراہم کیا اور اخراجات کی تفصیلات کیاہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر ملازمین سالہا سال سے اس آفس میں تعینات ہیں ان کے خلاف بدعنوانی اور مالی کرپشن کی شکایات موصول ہونے کے باوجود ٹرانسفر نہ کیا گیاہے؟

(د) کیا حکومت ایسے کرپٹ عناصر کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال میں تعینات ملازمین کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ و عرصہ تعیناتی برانچ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) DAO ساہیوال کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں فراہم فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	2017-18	19-2018
بجٹ	24,346,000	18,060,000
خرچ	24,168,493	18,621,975

(ج) دفتر ہذا کے کسی ملازم کے خلاف کسی قسم کی بدعنوانی، مالی کرپشن کے الزامات نہ ہیں اور نہ ہی کوئی FIR درج ہے۔ تاہم دفتر ہذا کے تمام ملازمین کی ٹرانسفرز Rotation پالیسی کے مطابق ہر تین سال بعد کر دی جاتی ہیں نیز اگر کوئی تحریری یا زبانی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کا ازالہ فوری طور پر کر دیا جاتا ہے اور دفتر ہذا میں کوئی تحریری یا زبانی شکایت زیر التواء نہ ہے۔

(د) جی ہاں! اگر کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی بدعنوانی یا مالی کرپشن میں ملوث ہونا ثابت ہوا تو قانون کے مطابق بلا تفریق نمٹا جائے گا۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں محکمہ خزانہ کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

611: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا میں محکمہ خزانہ کے تحت کون کون سے دفاتر اور مالیاتی ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر / اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے سربراہان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان دفاتر کا سال 2018-19 کا بجٹ کتنا ہے؟

(د) ان دفاتر میں عوام کے لئے کون کون سی خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) ٹریژری آفس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ٹریژری آفس کا بجٹ کتنا ہے کتنی رقم سالانہ ملازمین کے میڈیکل الاؤنس کے لئے مختص کی جاتی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا کی حدود میں محکمہ خزانہ کے تحت سب ٹریژری آفس بھلوال کام کر رہا ہے۔

(ب) سب ٹریژری بھلوال میں اس وقت 3 اہلکار کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ اور سکیل درج ذیل ہیں:-

1۔ محمد آصف، ڈپٹی اکاؤنٹنٹ BS-16

2۔ غلام حسین، جونیئر آڈیٹر BS-11

3۔ محمد یاسر، جونیئر آڈیٹر BS-11

(ج) سب ٹریژری آفس میں تعینات اہلکاران کی تنخواہ کا بجٹ برائے سال 19-2018 درج ذیل تھا

1۔ محمد آصف، ڈپٹی اکاؤنٹنٹ	BS-16	453,108=	روپے	(اہلکار صوبائی حکومت کا ملازم ہے)
2۔ غلام حسین، جونیئر آڈیٹر	BS-11	620,868=	روپے	(اہلکار وفاقی حکومت کا ملازم ہے)
3۔ محمد یاسر، جونیئر آڈیٹر	BS-11	281,875=	روپے	(اہلکار وفاقی حکومت کا ملازم ہے)

ٹوٹل= 1,355,851 روپے

نوٹ: تنخواہ کے علاوہ سب ٹریژری آفس بھلوال کے لئے کوئی الگ بجٹ نہ ہے۔

(د) (i) سب ٹریژری آفس بھلوال میں عوام کی خدمت کے لئے تحصیل بھلوال، کوٹ مومن اور بھیرہ میں کام کرنے والے اشٹام فروشوں کے ذریعے اشٹام پیپرز / ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔

(ii) تحصیل بھلوال، بھیرہ اور کوٹ مومن میں ہر قسم کی صوبائی وصولی اور مرکزی وصولی کا اکاؤنٹ بنایا جاتا ہے اور ہر قسم کی وصولی کا حساب کتاب بذریعہ صدر آفس (ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس سرگودھا) اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کو ماہانہ بنیادوں پر بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل بھلوال، کوٹ مومن وغیرہ کی حدود میں جمع شدہ رقوم، مدامانت (Revenue Deposit) کی وصولی اور ادائیگی بذریعہ سب ٹریژری آفیسر (تحصیلدار) کے دستخط سے کی جاتی ہے۔

(ہ) ملازمین کی تعداد مع نام پیرا (ب) میں درج کی گئی ہے۔ بجٹ پیرا (ج) میں دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ملازمین کو تنخواہ میں دیئے جانے والے میڈیکل الاؤنس کے علاوہ کوئی الگ میڈیکل الاؤنس نہ دیا گیا ہے اور تنخواہ میں میڈیکل کی ادائیگی دورانِ سال 19-2018 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محمد آصف، ڈپٹی اکاؤنٹنٹ =	BS-16	12x1500=18000
2۔ غلام حسین، جونیئر آڈیٹر	BS-11	=12x1500=18000
3۔ محمد یاسر، جونیئر آڈیٹر =	BS-11	12x1500=18000

ٹوٹل = 54000 روپے

ساہیوال: بنک آف پنجاب کی برانچز، سٹاف، عوام کے لئے سہولیات، آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

655: جناب محمد ارشد ملک : کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں دی بنک آف پنجاب کی کتنی برانچز موجود ہیں اور کیا مزید برانچز کھولنے کا ارادہ ہے؟

(ب) دی بنک آف پنجاب میں سٹاف و آفیسران کی ریکروٹمنٹ کے رولز اور طریق کار کیا ہے نیز پچھلے پانچ سالوں میں بنک ہذا میں کتنا سٹاف و آفیسرز کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) بنک آف پنجاب ساہیوال کی عوام کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے، کتنے قرضہ جات دیئے جا رہے ہیں اور ان پر کتنا شرح سود ہے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(د) دی بنک آف پنجاب ساہیوال کی 18-2017 اور 19-2018 کی آمدن و اخراجات سے کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) ضلع ساہیوال میں بنک آف پنجاب کی کل 12 برانچیں موجود ہیں جن میں 04 تقویٰ اسلامی برانچیں ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ آر۔ ایم۔ شہید روڈ برانچ، ساہیوال
2۔ لیاقت روڈ برانچ، ساہیوال
3۔ عارف والا چوک برانچ، ساہیوال
4۔ نور شاہ برانچ، ساہیوال
5۔ اڈا کمیر محمد پناہ برانچ، ساہیوال

6۔	اڈا گیمبر برانچ، ساہیوال	
7۔	چیک 39/14-L برانچ، ساہیوال	
8۔	میر داد معافی برانچ، ساہیوال	
9۔	ساہیوال برانچ، ساہیوال	(تقویٰ اسلامی)
10۔	چیچہ وطنی برانچ، ساہیوال	(تقویٰ اسلامی)
11۔	اڈا کھوئی برانچ، ساہیوال	(تقویٰ اسلامی)
12۔	بنگلہ اوکانوالہ برانچ، ساہیوال	(تقویٰ اسلامی)

اور مزید برانچیں کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

(ب) بنک آف پنجاب اپنی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق یکساں روزگار کے مواقع دیتا ہے اور منصوبہ بندی کے تحت ناتجربہ کار اور تجربہ کار لوگوں کو بھرتی کرتا ہے۔ تجربہ کار لوگوں کی اہلیت کے لئے بنکنگ یانان بنکنگ کا تجربہ اسامی کی ضرورت کے مطابق ہونا چاہئے اور انٹرویو میں بھی پاس ہونا چاہئے جبکہ ناتجربہ کار لوگوں کو اہلیت کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو پاس کرنا لازمی ہے۔

بنک آف پنجاب کی ریکروٹمنٹ پالیسی اور ریکروٹمنٹ کے طریق کار بالترتیب تتمہ (الف) اور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2015 سے اب تک بنک آف پنجاب میں 6822 سٹاف و آفیسرز کو پورے پاکستان میں بھرتی کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بتاریخ 30 جون 2019 کو پاکستان میں بنک آف پنجاب میں 2990 اسامیاں خالی تھیں۔

(ج) بنک آف پنجاب ساہیوال کی عوام کو جو سہولیات فراہم کر رہا ہے اس کی تفصیلات تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ساہیوال کے عوام کو دیئے جانے والے قرضہ اور ان پر شرح سود کی تفصیلات تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) بنک آف پنجاب ساہیوال کے سال 2018- 2017 اور 30 جون 2019 کی آمدن و اخراجات کی تفصیلات تتمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

این ایف سی کے تحت صوبہ کو پچھلے چار سالوں میں
ملنے والی رقم اور اسکے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

692: **سید عثمان محمود** : کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نیشنل فنانس کمیشن کے تحت صوبہ کو پچھلے چار سالوں میں کتنی رقم مالی سال وار ملی، تفصیل علٰیحدہ علٰیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) یہ رقم صوبہ بھر میں کہاں کہاں خرچ ہوئی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت قومی فنانس کمیشن کی طرز پر صوبائی فنانس کمیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) پنجاب حکومت کو پچھلے چار مالی سالوں یعنی 16-2015 سے 19-2017 کے دوران بشمول پچھلے سال کے بقایا جات مجموعی طور پر مبلغ 4,050,210.736 ملین روپے نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ کے تحت وصول ہوئے۔سالانہ تفصیل نیچے درج ہے۔

مالی سال	اصل رقم	بقایاجات)پچھلے مالی سال)	کل رقم وصول(ملین روپے)
2015-16	849,820.848	45,960.032	895,780.880
2016-17	879,977.672	41,772.994	921,750.666
2017-18	984,735.390	87,424.415	1,072,159.805
2018-19	1,039,421.328	121,098.057	1,160,519.385
ٹوٹل:-	3,753,955.238	296,255.498	4,050,210.736

(ب) نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ کے تحت وفاق سے وصول ہونے والی رقوم آئین کی شق 118 (تتمہ الف) کے تحت پنجاب حکومت کے اکاؤنٹ نمبر 1(نان فوڈ) میں جمع ہوتی ہے۔ جہاں سے حکومت پنجاب تمام حکومتی اخراجات بشمول ترقیاتی اور غیر ترقیاتی یعنی تعلیم، صحت اور دیگر مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے۔(تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) حکومت پنجاب نے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت نیا بلدیاتی نظام لاگو کر دیا ہے۔ جس کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیاں، ٹاؤن کمیٹیاں اور تحصیل کونسلز وغیرہ الیکشن کے بعد قائم ہو سکیں گی۔ تاہم محکمہ خزانہ نے مقامی حکومتوں کو فنڈز کی فراہمی کے لئے ایک عبوری صوبائی مالیاتی کمیشن پنجاب ایوارڈ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت بمطابق محکمہ خزانہ کے مراسلہ مورخہ 04.09.2019 کو قائم کر دیا گیا ہے (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اگست 2018 سے اپریل 2019 تک حکومت کا ریونیو اکٹھا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

726: **محترمہ اسوہ آفتاب**: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک حکومت نے کتنا ریونیو اکٹھا کیا اور یہ ریونیو کن کن ذرائع سے اکٹھا کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 میں محکمہ ریونیو اپنا مقررہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے؟

(ج) مقررہ ہدف حاصل نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں اور کیا ہدف حاصل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تو اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) حکومت ریونیو بڑھانے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک حکومت نے مندرجہ ذیل ذرائع سے ریونیو اکٹھا کیا:۔

Sources	19August 18 to April
Tax Receipt	Rs.147,871.815
Non-Tax Receipt	Rs.41,540.109
Total Receipt	Rs. 189,411.924

مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ریونیو نے مالی سال 19-2018 میں اپنے ریونیو اہداف حاصل کئے ہیں۔ جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

RE	Actual	Ageفیصد
19-2018	19-2018	Increase
72,125.997	74,701.037	3.57

(ج) محکمہ ریونیو نے مالی سال 19-2018 میں قابل قدر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ (بحوالہ جواب درج بالا سوال (ب) اس سال محکمہ نے اپنے ہدف کا 99 فیصد ٹیکس اکٹھا کیا جو کہ اپنے نظر ثانی شدہ ہدف سے 3.57 فیصد زائد ہے۔ جبکہ کل محصولات گزشتہ مالی سال 18-2017 کی نسبت 14 فیصد زائد ہیں۔

(د) (i) حکومت نے جاری مالی سال 20-2019 کے لئے تقریباً 24.910 ارب روپے کے اضافی وسائل حاصل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں۔

(ii) حکومت کا مختلف محکموں (Agriculture, Transport, WMC/WASAs) پر صوبائی خزانے پر subsidy کا مالی بوجھ کم کیا گیا۔

(iii) حکومت نے محصولات اکٹھا کرنے کے لئے آن لائن سہولت کا اجرا کیا ہے۔

(iv) وزیر خزانہ ماہانہ کی بنیاد پر Revenue Collecting Department کے ساتھ کارکردگی کے جائزہ کے لئے اجلاس منعقد کر رہے ہیں۔

(v) ذرائع آمدنی بڑھانے کے حوالے سے ماہانہ اجلاس منعقد کئے جا رہے ہیں۔

دی بنک آف پنجاب کی مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری سے موصولہ منافع سے متعلقہ تفصیلات

762: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دی بنک آف پنجاب کو سرمایہ کاری کرنے کے لئے کس سے اجازت لینا ہوتی ہے اس بنک کو کون کون سے بزنس کرنے کی اجازت ہے؟

(ب) دی بنک آف پنجاب کن کن شعبوں میں سرمایہ کاری کئے ہوئے ہے اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) دی بنک آف پنجاب کو دوسرے شعبوں اور محکموں میں سرمایہ کاری سے کتنا منافع ہوا ہے اور اس منافع میں سے اکاؤنٹ ہولڈر کو کس تناسب سے تقسیم کیا گیا؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) بنک آف پنجاب اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے لائسنس کے تحت بطور کمرشل بنک کام کرتا ہے۔ بنک مکمل طور پر کمرشل آپریشن کرتا ہے جو بنکنگ آرڈیننس 1962 اور اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی جانب سے قواعد کے مطابق متعین کردہ سرگرمیوں، پراونشل ریگولیشنز اور دیگر ضوابط کے تحت کام کرتا ہے۔

بنک آف پنجاب حکومت پاکستان کی سکیورٹیز، پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں لسٹیڈ کمپنیوں کے شیئرز، بانڈ، مالیاتی اداروں کے سکوک اور کارپوریٹ بانڈ میں سرمایہ کاری کرتا ہے۔

حکومت پاکستان کی سکیورٹیز، بانڈ، مالیاتی اداروں کے سکوک اور کمپنیوں کے شیئرز میں کی جانے والی سرمایہ کاری، بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے باضابطہ منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کے تحت کی جاتی ہے۔

(ب) بنک آف پنجاب نے حکومت پاکستان کے بانڈ (بشمول پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ، ٹریژری بلز، سکوک اور دیگر منظور شدہ سرمایہ کاری کے ذرائع) مالیاتی اداروں کی جانب سے جاری کردہ سکوک اور بانڈ اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں لسٹیڈ کمپنیوں کے شیئرز میں سرمایہ کاری کی ہے۔

شائع شدہ فنانشل اسٹیٹ منٹس مورخہ 30۔جون 2019 کے تحت تفصیلات درج ذیل ہیں:-

تفصیل	رقم (روپے ہزاروں میں)
وفاقی حکومت کی سکیورٹیز	265,436,151
غیر حکومتی سکیورٹیز	7,464,013
شیئرز اور سرٹیفکیٹس	1,384,483
ماتحت اداروں / دیگر	36,068
ٹوٹل	274,320,715

(ج) بنک کی مجموعی انٹرسٹ / مارک اپ آمدنی جو کہ قرضہ جات اور سرمایہ کاری سے حاصل شدہ آمدن ہے وہ برائے سال 2018 میں قرضہ جات سے 62 فیصد (28.853 بلین روپے) اور سرمایہ کاری سے 38 فیصد (18.040 بلین روپے) پر مشتمل ہے۔ تاہم اکاؤنٹ ہولڈرز کو پی ایس ایل سیونگز اور ٹرم ڈیپازٹس پر منافع ادا کیا جاتا ہے۔ پی ایس ایل ڈپازیٹس پر منافع ایس بی پی کے قواعد کے تحت اور ٹی ڈی آر پر موجودہ شرح سود اور مدت کے دورانیہ کی بنیاد پر ادا کیا جاتا ہے۔

اگست 2018 سے اگست 2019 تک حکومت کی طرف سے لئے گئے غیر ملکی قرضوں سے متعلقہ تفصیلات

907: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اگست 2019 تک کتنے غیر ملکی قرضے لئے، یہ قرضے کن بنکوں اور کمپنیوں سے کس کس مد میں لئے گئے؟

(ب) ان قرضوں سے کون کون سے پراجیکٹس مکمل اور شروع کئے گئے، اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اگست 2019 تک 56,919.049 ملین روپے قرض لیا۔ جس کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) غیر ملکی شراکت دار ادارے (فارن ڈونر پارٹنرز) اور منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے مختص بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

988: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 19-2018 میں گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس پر مختص کردہ بجٹ سے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے جو بجٹ مختص کیا گیا وہ کہاں کہاں استعمال ہوا اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) مالی سال 19-2018 میں گورنر ہاؤس کے لئے 15,847,000 روپے جبکہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے لئے -/601,330,000 روپے مختص کئے گئے جس کے مقابلے میں بالترتیب -/3,769,000 روپے اور -/788,294,000 روپے بطور Revised Estimates مقرر ہوئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس پر مختص کردہ بجٹ سے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) گورنر ہاؤس کیلئے مالی سال 19-2018 میں مختص کردہ بجٹ میں سے -/2,005,000 روپے تنخواہوں کی مد میں جبکہ -/1,764,000 روپے دیگر اخراجات کے لئے خرچ ہوئے۔

جبکہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے مالی سال 19-2018 میں مختص کردہ بجٹ میں سے
-/626,149,000روپے تنخواہوں کی مد میں اور
-/162,145,000روپے دیگر اخراجات کے لئے جاری کئے گئے۔ (تفصیلات کے لئے بجٹ بک کے متعلقہ صفحات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

پچاس فیصد سیکرٹریٹ الاؤنس صوبہ کے دیگر محکموں کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

1106: جناب نصیر احمد : کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے کس کس محکمہ کے ملازمین کو50فیصد سیکرٹریٹ الاؤنس کی سہولت مہیاکرر کھی ہے؟

(ب) کیاحکومت یہ سہولت دیگر محکموں کے ملازمین کو بھی دینے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک ؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت پنجاب نے پچاس فیصد سیکرٹریٹ الاؤنس، سول سیکرٹریٹ، گورنرہاؤس / سیکرٹریٹ اور چیف منسٹر آفس کے ملازمین، جو کہ ان محکموں کے پے رول پر اپنی تنخواہ لے رہے ہیں، کو دیاہے۔(ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے۔

(ب) نہیں، حکومت اپنے مالی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اس طرح کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب چیئرمین: اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔وزیر قانون مسودات قانون پیش کرنا چاہتے ہیں۔جی،وزیر قانون!

مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی ملتان 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):: Mr Chairman! I introduce "The Emerson University, Multan Bill 2021."

MR CHAIRMAN: The Emerson University, Multan Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

Minister for Law! may indroduce the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Bill 2021.

مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت وقومی ورثہ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):: Mr Chairman! I introduce "The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Bill 2021."

.**MR CHAIRMAN:** The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Bill 2021 has been introduced in the House and is

referred to the Standing Committee on Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism for report within two months.

Minister for Law! may introduce the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021.

مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):: Mr Chairman! I introduce "The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021."

MR CHAIRMAN: The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: شکریہ، جناب چیئرمین! دو تین دن پہلے میں نے یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کر اپنے ضلع میں ہونے والے بڑے اہم ترین واقعہ کو بیان کیا تھا جس میں بہت ظلم ہوا تھا جس پر راجہ بشارت صاحب نے بڑی مہربانی کی اور انہوں نے مجھے اس ہاؤس میں یقین دلایا کہ میں نے انتظامیہ کو بُلا لیا ہے کیونکہ میرے نوٹس میں میڈم ساجدہ آہیر صاحبہ لائی ہیں تو اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر آج ڈپٹی کمشنر اور ADCR کو بلایا گیا تھا تو یہ اتنا اہم واقعہ تھا کہ تین معذور بچیاں

اور چوتھا ان کا معذور بھائی جبکہ ان کی والدہ فالج کا شکار ہیں، ہمارے ضلع کا ایک HVC ریٹائر تھا اور انتہائی اچھا انسان تھا جس نے بڑی اچھی سروس کی ہے تو مجھے اگر اس میٹنگ میں بلا لیتے تو میں اس واقعہ کی پوری background بیان کر دیتا۔ مجھے نہیں پتا کہ میٹنگ میں کیا ہوا ہے لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ اگلے دن رات کو ساڑھے دس بجے میڈیم ساجدہ آہیر وہاں تھیں، ان معذور بچوں کا سامان سڑک پر پھینکا ہوا تھا جو بالکل illegal اور unlawful تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! Wind up کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میڈم ساجدہ جو حکومتی بنچوں پر بیٹھی ہیں ان کو پتا ہے۔ ان معذور بچوں کو اٹھا کر چارپائی پر ڈالنا پڑتا ہے۔ رات ساڑھے 10 بجے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ نے یہ بات پھر repeat کی ہے پلیز اپنی بات ختم کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میری استدعا یہ ہے کہ اتنا بڑا واقعہ ہونے کے بعد اگلے دن ADCR عدیل حیدر نے اس پورے معذور خاندان کو threats بھیجے کہ تم کوارٹر خالی کر دو ورنہ میں تمہارے ساتھ دوبارہ یہی حشر کروں گا۔ میڈم ساجدہ میری بات کو endorse کریں گی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ) : جناب چیئرمین! ان کا فرمانا بالکل درست ہے اس دن انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات کی تھی اور میں اس بات پر ان سے معذرت چاہتا ہوں مجھے یاد نہیں رہا ورنہ میں کلو صاحب کو بلا لیتا میں اس کے لئے ان سے معذرت خواہ ہوں۔ یہاں پر متعلقہ AC آئے تھے اور ہماری متعلقہ ممبر صاحبہ سے بات بھی ہوئی ہے۔ اس میں دو issues تھے۔ ایک non-cooperation of the department اور دوسرا issue ان کے کوارٹر پر قبضہ کہ وہ legal ہے یا نہیں۔ ان دونوں issues پر بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔ اس کا جو بھی فیصلہ ہوا میں محترم رکن کو اس سے آگاہ کر دوں گا۔ میں کلو صاحب سے دوبارہ معذرت کرتا ہوں کہ میں ان کو بلا نہیں سکا۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے بہت اہم issue پر بات کرنی ہے پلیز! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: پہلے زیرو آر نوٹس لے لیں پھر اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ یہ زیرو آر نوٹس محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

چو آسیدن شاہ کھجولا گاؤں کی سڑک کی مرمت اور توسیع کروانے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کھجولا گاؤں کی سڑک کی مرمت اور توسیع کا منصوبہ 18-2017 میں منظور ہوا اور اس کے لئے 40.756 ملین روپے allocate ہوئے جن میں سے 20.756 ملین جاری ہوئے اور بقایا پیسے جاری نہ ہونے کی وجہ سے کام کی تکمیل نہ ہو سکی جس سے لوگوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سڑک کی مرمت اور توسیع ترجیحی بنیادوں پر کی جائے تاکہ لوگوں کو سہولیات میسر آسکیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اس پر بات کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ روڈ تقریباً 4 کلو میٹر کی ہے جو چو آسیدن شاہ سے کھجولا گاؤں کو ملاتی ہے۔ کھجولا گاؤں پہاڑوں کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے وہاں بہت دشوار گزار پہاڑی راستہ ہے۔ جو 40.756 ملین پچھلے دور حکومت میں allocate ہوئے تھے اس میں سے آدھی رقم جاری ہوئی جس سے سڑک کا کام شروع کر دیا گیا۔ جب حکومت ختم ہوئی اور وہ بقایا رقم جاری نہیں ہوئی تو اس وجہ سے کام وہیں پر

روک دیا گیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر جو آدھا کام ہوا ہے وہ بھی ضائع اور خراب ہو رہا ہے۔ جب اس سڑک پر مرمت کا کام شروع کیا گیا تھا تو اس سڑک کو پورا اکھاڑ دیا گیا تھا اور اس پر روڑی ڈال دی گئی۔ اب اس روڈ پر کار چل سکتی ہے نہ چھوٹی گاڑی چل سکتی ہے۔ جیپ کے علاوہ اس روڈ پر سفر کرنا بہت مشکل ہے۔ وہاں کے بچوں اور لوگوں کو چو آسیدن شاہ کی طرف سکول کے لئے، علاج کے لئے یا کسی بھی دوسری ضرورت کے لئے جانا پڑتا ہے تو انہیں سفر کے لئے بہت زیادہ مشکلات ہوتی ہیں۔ Almost یہ گاؤں باقی تمام دنیا سے کٹا ہوا ہے ۔ یہاں پر honorable فنانس منسٹر اور دوسرے وزراء بھی موجود ہیں تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ remaining 20 million کو release کیا جائے تاکہ اس سڑک کا کام مکمل ہو اور لوگوں کو سفر کرنے میں آسانی ہو۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور! آپ بات کریں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ) : جناب چیئرمین! چونکہ یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے اس لئے میں بات کروں گا۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے اس کے مطابق جو کچھ محترمہ نے فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اس کے relevant funds اس لئے جاری نہیں ہو سکے کہ P&D میں جو اس سکیم کا نام لکھا گیا تھا اس وقت کوئی غلطی ہو گئی تھی اس کو درست کرنے کے لئے محکمہ نے کوشش کی لیکن وہ کوشش بروقت بارآور ثابت نہ ہوئی۔ آج جب میں نے محکمہ سے بریفنگ لی تو انہوں نے اس بات کی assurance دی ہے کہ اس سال بھی اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں گے اور بقایا فنڈز اگلے مالی سال میں دے کر اس منصوبے کو مکمل کرایا جائے گا۔ میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اجلاس کے بعد تشریف لے آئیں میں ان کی موجودگی میں متعلقہ محکمہ کے لوگوں سے بات کرا دوں گا۔ میں ADL چکوال سے بھی ان کی بات کروادوں گا اور I assure کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس منصوبے کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اب مجھے بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: یہ بھی آپ ہی کا بزنس ہے اس کو ختم کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! پہلے طاہر پرویز کی تحریک لے لیتے ہیں پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

صوبہ میں Covid-19 کی وجہ سے کارخانے بند ہونے کی وجہ سے بے روزگار ہونے والے مزدوروں کی بحالی کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں COVID-19 کی وجہ سے بیشتر فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں میں لاکھوں کی تعداد میں مزدور کارکن کام کرتے تھے لیکن وہ کارخانے بند ہو گئے ہیں۔ اس بابت محکمہ محنت نے کوئی سروے نہیں کروایا ہے کہ کتنے کارکن بے روزگار ہوئے ہیں اور ان کی بحالی کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ منسٹر لیبر بیمار ہیں ان کی طرف سے باقاعدہ request آئی ہے میری ان سے فون پر بات ہوئی ہے۔ جناب طاہر پرویز نے اس کو پڑھ لیا ہے اب اس کو pending فرمالیں جب منسٹر صاحب ہوں گے تو وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اب مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: پہلے حسن مرتضیٰ کا زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے کہا تھا کہ زیرو آر کے بعد آپ کو بات کرنے دوں گا۔

جناب چیئرمین: یہ بھی اپوزیشن کا بزنس ہے ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ میں نے حسن مرتضیٰ کو floor دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ان کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، حسن مرتضیٰ!

پنجاب پولیس میں بھرتی ہونے والے انسپکٹر لیگل اور لاء انسٹرکٹر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سال 2004 اور 2007 میں پنجاب پولیس میں انسپکٹر لیگل / لاء انسٹرکٹر کی اسامیاں fill کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا جس کے پیش نظر پنجاب بھر سے لوگوں نے apply کیا۔ یہ بھرتیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی بجائے محکمے نے اپنے Departmental Selection Board کے ذریعے تمام قواعد و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بالکل میرٹ پر کیں۔ اب اس Departmental Selection Board کے تحت بھرتی ہونے والے افسران اپنی زندگی کا قیمتی ٹائم محکمے کی نذر کر چکے ہیں اور انہیں بطور انسپکٹر لیگل / لاء انسٹرکٹر 13 سے 16 سال مکمل ہو چکے ہیں۔ 2018 میں The Punjab Regularization of Service Act 2018 پاس ہوا لیکن اس میں کچھ ابہام رہ گیا اور درج بالا ملازمین کا portion skip ہو گیا اور یہ بے چارے ملازمین جن کی صاف ستھری سروس ہے اور یہ دن رات اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں ان کو regular نہیں کیا گیا بلکہ اب پنجاب بھر کے ان ملازمین کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ پبلک سروس کمیشن میں appear ہوں اور وہاں سے recommendation لے کر آئیں ورنہ آپ کو

نوکری سے فارغ کر دیا جائے گا۔ یہ آرڈر نہ صرف محکمے کے Departmental Selection Board پر عدم اعتماد ہے بلکہ آئین پاکستان کے آرٹیکل کے مطابق یہ بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے حتیٰ کہ یہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلوں کی بھی violation ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ اگر اخبار اشتہار اور تمام قواعد وضوابط کو پورا کرتے ہوئے کوئی کنٹریکٹ ملازم بھرتی ہوتا ہے اور اس کی مدت ملازمت بھی دس سال یا اس سے زیادہ ہو گئی ہے تو محکمہ پابند ہے کہ اسے regular کرے۔ The Punjab Regularization of Service Act 2018 میں ابہام کی وجہ سے نا صرف مذکورہ ملازمین کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے بلکہ ان کے بچوں کا مستقبل بھی خطرے میں پڑ چکا ہے لیکن متعلقہ اتھارٹیز کی طرف سے اس انتہائی اہم سلگتے ہوئے issue کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور انہیں regular کرنے کی بجائے اب پبلک سروس کمیشن میں appear ہو کر recommendations لے کر آنے کا حکم صادر فرمادیا گیا ہے اور یہ بھی فرمان جاری کیا گیا ہے کہ اگر پبلک سروس کمیشن سے recommendations نہیں آئیں گی تو یہ ملازمین نوکری سے فارغ کر دیئے جائیں گے۔ یہ انتہائی ظلم وبربریت ہے، اس Act سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ سپریم کورٹ کے فیصلے کی بھی نفی ہے جس سے صوبہ بھر کے ملازمین اور بالخصوص درج بالا ملازمین اور ان کی فیملیوں میں انتہائی تشویش اوراضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ انتہائی سلگتا ہوا issue ہے جس کا حل از حد ضروری ہے جس کے لئے اس معاملے کو کسی سپیشل کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ معاملہ forever حل ہو سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ نے کافی تفصیل کے ساتھ تحریک پیش کی ہے تو اس میں کچھ ایسے واقعات ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ریکارڈ سے متعلقہ ہیں۔ میری استدعا ہو گی اگر معزز ممبر اس سے اتفاق کریں تو اس زیرو آر نوٹس کو کسی کمیٹی کے سپرد کر دیں انشاءاللہ تعالیٰ اس میں اس کو resolve کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی،اس زیرو آر نوٹس نمبر 2021/43 کو سپیشل کمیٹی نمبر 6 کے سپرد کیا جاتا ہے اور دوماہ کے اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب شہاب الدین خان! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ زیادتی ہے اگر آپ نے ہاؤس کو اس طرح چلانا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ نے بولنا ہے یا میرے ساتھ بحث کرنی ہے؟ آپ بول لیں۔ میں نے آپ کو مائیک دیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے پہلے ادھر اشارہ کیا تھا میں اس لئے بات کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ بات کر لیں۔

آن لائن امتحانات لینے کا مطالبہ کرنے والے طلباء پر پولیس کا تشدد

رانا مشہود احمد خان: چیئرمین! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کے اندر ہم سب عزت کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں، سنانا چاہتے ہیں اور جو عوام کے issues ہیں ان پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ آج میں جو ہاؤس کے سامنے issue لے کر آنا چاہتا ہوں کہ حکومت جو آج کی حکومت ہے جب یہ اپوزیشن میں تھی تو یہ طلباء کے حقوق کی بات کرتی تھی۔ یہ بات کرتی تھی کہ نوجوانوں کو ان کے حقوق دلوائے جانے چاہئیں اور نوجوانوں کی آواز کو سنا جانا چاہئے۔ آج بدقسمتی کیا ہے کہ چاہے وہ کورونا ہے چاہے وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی faulty policies ہیں جس کی وجہ سے آج پورے پنجاب کے طلباء احتجاج کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ جب کورونا کی وجہ سے کلاسز کو online

کیا گیا تو جو طلباء ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ امتحان کو بھی online لیا جائے جبکہ گورنمنٹ خود کہتی ہے کہ اس وقت کورونا کا epidemic ہے اور اس پر حالات کنٹرول سے باہر ہیں۔

دوسرا مطالبہ والدین اور بچوں کا یہ ہے کہ جب آپ online classes لے رہے ہیں تو آپ فیسوں میں خاطر خواہ کمی کیوں نہیں کرتے تا کہ جو پوری قوم کورونا سے متاثر ہے اس کے اندر بچوں کو تعلیم کے میدان میں ریلیف مل سکے۔ ان بچوں نے جب اپنے مطالبات پر بات کی تو ان کو ظالمانہ طریقے سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کی self-respect اور dignity کو مجروح کیا گیا۔ ان کو گھروں سے اٹھایا گیا، ان پر جیلوں کے اندر تشدد کیا گیا۔ قوم کے مستقبل کے ساتھ یہ جو سلوک کیا گیا ہے یہ قابل غور ہے، آج آپ ان معصوم نونہالوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں اور آپ ان کو ٹراما میں لے کر جا رہے ہیں۔ تو میری آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ بچے جن کو گرفتار کیا گیا، جن کا آج کے دن تک پتا نہیں لگ رہا اس پر بڑا اضطراب پایا جاتا ہے۔ آج ہیومن رائٹس کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ ان بچوں کے ساتھ مل کر احتجاج کرنے چیئرنگ کراس پر آ رہی ہیں۔ تو میری، سید حسن مرتضیٰ اور ہمارا معززین اکابرین جو یہاں پر بیٹھے ہیں جناب محمد وارث شاد اور ہم سب کی آپ سے یہ درخواست ہے کہ فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان کو بلا کر ان کے مطالبات سنے جائیں کیونکہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اتنا کچھ ہو رہا ہے، بچے احتجاج کر رہے ہیں، قوم کا مستقبل سڑکوں پر ہے اور حکومت کی طرف سے بے حسی ہے کسی نے ان سے رابطہ نہیں کیا۔ تو ہماری درخواست ہے کیونکہ یہ قوم کے مستقبل کا سوال ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ فوری طور پر ان کو بلایا جائے۔ اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اپوزیشن اور حکومت کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی ہو ان کو بلا کر سنا جائے۔ میں چاہوں گا کہ اس پر لاء منسٹر صاحب response کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ لاء منسٹر نے جواب دینا ہے تو میں ان سے آپ کے توسط سے ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ الیکشن لڑنا اور الیکشن کے اندر campaign کرنا آئینی حق ہے ہمارے محترم ایم این اے افتخار شاہ کی death کے بعد وہاں پر ان کی بیٹی الیکشن لڑ رہی ہے آج ان کے بھائی کو پولیس نے بغیر کسی وجہ کے گرفتار کیا ان کو تھانے کے اندر رکھا ہوا ہے اور کوئی جرم بھی نہیں بتایا گیا تو یہاں پر جب ہم fair and free الیکشن کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ please wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! تو اس سلسلے میں، میں محترم لاء منسٹر سے کہوں گا کہ اس کا بھی نوٹس لیا جائے otherwise آج وہاں پر حالات خراب ہو سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ نے بات کرنی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں نے بھی اسی سلسلے میں بات کرنی ہے۔ محترم لاء منسٹر اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ذرا بات short کیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مہربانی فرمائی، رانا مشہود احمد خان نے بھی بڑی تفصیل سے بات کی۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ کمیٹی جو ہے میں پہلے بھی کئی دفعہ گزارش کر چکا ہوں کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو کنٹرول کرنے کے لئے اور regularize کرنے کے لئے کوئی ایسی کمیٹی ہونی چاہئے جس کی میٹنگز بھی اکثر ہوتی رہیں اور ان اداروں کے لوگ بھی آتے رہیں تاکہ جو ان کے تحفظات ہیں وہ بھی دور ہوتے رہیں۔ اس قسم کے جو سڑکوں پر بچوں کو مارنے کے واقعات ہیں یہ بڑے شرمناک ہیں ایسے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔ میری گزارش ہے کہ اس issue کو resolve کرنے کے لئے اگر آج فوری طور پر کمیٹی بن جائے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ مستقل بنیادوں پر اس کا حل نکالنے کے لئے سپیکر صاحب کی سربراہی میں جس میں حکومت بھی شامل ہو، اپوزیشن بھی شامل ہو اور اس میں ہماری سرکاری یونیورسٹیز کے لوگ بھی ہوں اور فیکلٹی کے لوگ بھی ہوں ہمارے جو سٹوڈنٹس ہیں وہ بھی شامل ہوں اور مل بیٹھ کر اس کا مستقل حل ہونا چاہئے۔ فیسیں دن بدن اپنی مرضی سے بڑھا دی جاتی ہیں اور اس پر احتجاج کرنے والوں پر ٹارچر اور ان پر گھات کے ذریعے تشدد، وہ videos بھی سامنے آئی ہیں انتہائی بے دردی اور ظالمانہ طریقے سے انہیں سڑکوں پر گھسیٹا گیا ہے اور انہیں مارا گیا ہے۔ آج ان کا احتجاج بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر اس سے پہلے ہم اس کا کوئی حل نکال لیں تو یہ بڑی خوش آئند بات ہوگی کہ ہم نے مل بیٹھ کر اپنا مستقبل بچا لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: ان کا relevant topic ہے تو میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں، with due respect یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بات کرنے یا نہ کرنے دینا، اپوزیشن بنچز سے ہو چاہے گورنمنٹ بنچز سے ہو یہ آپ کا اختیار ہے and all the members including myself, including Rana Sahib ,including Sardar Sahib and including Malik Arshad , they should address the Chair with certain code of respect. آپ بات کرنے دیں یا نہ کر دیں یہ ایک مختلف بات ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس پر ابھی رانا مشہود احمد خان نے بات کی، سید حسن مرتضیٰ نے بھی بات کی اور ایک precedent بھی موجود ہے جو کہ printed decision of Chair ہے اس میں موجود ہے کہ 2002 میں تب بھی جناب محمد بشارت راجہ لاء منسٹر تھے اور ایک committee to deal with matters related to private schools, colleges and universities. اس وقت یہ کمیٹی تشکیل پائی تھی جو تین سال کام کرتی رہی اور اس نے بڑے core issues کو address کروایا تھا جیسے electricity کے commercial tariffs تھے جس طرح کے fee کے issues تھے، categorization اسی پارلیمانی کمیٹی نے کرائی تھی، Executive arms کی اپنی حیثیت ہے اور وہ رہے گی یہ بڑا serious issue ہے جو آج کا ہے اس کے اندر ایسے معاملات بھی ہیں جو کہ fee کے متعلق ہیں اس کے اندر ایسے معاملات بھی ہیں جو آج administrative ہیں اور purely لاء منسٹر کے ambit میں آئیں گے، پولیس کی بہت highhandedness ہوئی ہیں کل کچھ لوگوں کے گھروں پر ریڈ ہوا اور ان کے ایک سٹوڈنٹ لیڈر رہیں جن کی wife کو manhandle کیا گیا اور ان کے گھر پر ریڈ کرتے وقت بہت زیادہ زیادتی کی گئی اور پانچ وہ بچے جو different provinces سے آئے ہوئے ہیں، سندھ کا ایک بچہ ہے وہ ابھی تک missing ہے they are not reported in any FIR. جن لوگوں نے bails کروا رکھی تھیں اُن کی bails کی موجودگی میں نئی دفعات ایضاد کر کے اُن کی گرفتاریاں کی گئیں۔ This is too much یہ بہت زیادتی ہے، ہماری آپ سے یہ

درخواست ہے کہ آپ in consultation with the Law Minister اُن کی chairmanship میں ایک ایسی کمیٹی constitute کر دیں جو اس immediate matter کو آج ہی resolve کرے اور CCPO Lahore کو Law Minister should be instructed for this آپ کا حکم جاری ہو کہ وہ یہاں پر آئے، students میں بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ جو ہمارے students ہیں وہ حوالات کے اندر پڑے ہوئے ہیں۔ This is no way of doing. اور یہ اُن کا genuine cause ہے۔

جناب چیئرمین : جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین : جی، چودھری ظہیر الدین! آپ جواب دیں گے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ سردار شہاب الدین نے جیسے ہی سیشن شروع ہوا تھا تو انہوں نے Point of Order پر بات کرنی چاہی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ Question Hour کے بعد بات کر لیجئے گا۔ اُس کے درمیان بھی Point of Order ہوتے رہے انہوں نے ہر دفعہ Point of Order مانگا اب تک معزز ممبر 4 دفعہ کھڑے ہو چکے ہیں ہم آپ کے حکم کی honor کرتے ہیں۔ آپ کسی کو بھی اجازت دے دیتے ہیں میرے خیال میں ان کی بات سن لی جائے شروع میں پہلا Point of Order انہوں نے مانگا تھا لیکن وہ ہر دفعہ جب اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں موقع نہیں ملتا تو میری گزارش ہو گی اگر آپ مناسب سمجھیں تو انہیں اجازت دے دی جائے۔

جناب چیئرمین : جی، اس سے پہلے ایک relevant بات ہو رہی تھی تو اُس میں تینوں معزز ممبران نے ایک ہی topic پر بات کرنی تھی تو میں اُس کے sequence کو نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ جی، اب جناب شہاب الدین بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں چودھری ظہیر الدین صاحب کا بہت شکر گزار ہوں یہ ہمارے سینئر منسٹر بھی ہیں میں صرف یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ منگل والے دن اجلاس میں ہمارے اپوزیشن کے بھائی معزز ممبر رانا مشہود صاحب

نےQuestion Hour کے دوران ایک بات کی تھی کہ لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری موجود نہیں تھا تو اگر اس ایوان کی یہی حالت رہی چونکہ میں ایک اہم ایشو کی بات کر رہا ہوں میں ہمیشہ بیورو کریسی کو نوکر شاہی کہتا ہوں۔ منگل کے دن سیکرٹری لوکل گورنمنٹ آفس میں موجود تھے لیکن انہوں نے یہاں آنے کی تکلیف نہیں کی۔ میں اس ایوان کی supremacy کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ نوکر شاہی اسی طرح کرے اس حوالے سے معزز لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے کہا تھا کہ اُس کو suspend کر دیا جائے گا تو میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر چھوٹے ملازم پر یہ suspension ہو یا کچھ بھی ہو میں اس ایوان میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اگر آفس میں موجود تھا تو he will be shifted وہ suspend ہونا چاہئے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ اس ایوان کی بالا دستی کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکرٹری یہاں نہ آئیں۔ میں honesty سے بات کر رہا ہوں کہ سیکرٹری صاحب اُس وقت آفس میں موجود تھے انہوں نے یہاں آنے کی تکلیف نہیں کی میں معزز لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے اس بات کا جواب بھی پوچھوں گا اور کہوں گا کہ اُن کو سزا دی جائے نہ کہ کسی چھوٹے ملازم کو سزا دی جائے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں پہلے لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ سے جواب لے لیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو students کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ بالکل بات چیت ہونی چاہئے اس کے دو پہلو ہیں ایک لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ ہے اور ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ میں اپنے بھائیوں معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ آج اُن کو بُلا لیتے ہیں اور جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ امور ہیں اُن پر اُن سے بات کر لیتے ہیں اور جس طرح ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی بن جانی چاہئے committee of the House اُن کے یونیورسٹی سے متعلق جو معاملات ہیں اُن کو طے کرنے کے لئے تو اُس میں جو concerned minister ہیں وہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر ہیں

اُن کو بھی شامل کر لیں اس پر کمیٹی بنا دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اُس پر ہم بات کر سکتے ہیں لیکن لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہم آج ہی بات کر لیں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین ! راجہ صاحب اس کا ٹائم بتا دیں اور CCPO کو بھی بُلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں CCPO کی availability دیکھ کر convey کر دیتا ہوں۔ دوسری بات سردار صاحب نے فرمائی ہے اُس منگل والے دن واقعتاً جو یہاں ایک situation پیدا ہوئی تو اُس دن میں نے اُس حوالے سے اس ہاؤس کے ممبران کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے یہ کہا کہ جس کسی کی یہ کوتاہی ہے جو یہاں ہاؤس میں نہیں آیا اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں جب یہاں موجود ہی تھا تو ایک صاحب یہاں آفیسر گیلری میں 4 بج کر 25 منٹ پر آ کر بیٹھ گئے تو میں نے اُنہیں کہا کہ آپ کیوں آئے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میں 10 منٹ لیٹ ہو گیا ہوں میں نے اُسے کہا کہ آپ 10 منٹ نہیں 2 گھنٹے 25 منٹ لیٹ ہیں کیونکہ اجلاس نے 2 بجے شروع ہونا تھا دیکھیں جو ہمارے متعلقہ منسٹر ہیں جن کا Question Hour ہوتا ہے وہ کبھی 4 بجے نہیں آتے وہ ہمیشہ وقت پر آتے ہیں جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو وہ اپنے کمرے سے اُٹھ کر ہاؤس میں آجاتے ہیں اسی طرح جو سیکرٹری concerned ہیں اُس کا یہ کام ہے یا جو بندہ deputed ہے اُس کا کام ہے کہ وہ 2 بجے آ کر یہاں بیٹھ جائے اجلاس چاہے 5 بجے شروع ہو لیکن اُس کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اُنہوں نے خود کہا کہ میں 10,15 منٹ لیٹ ہوا ہوں لیکن وہ 10,15 منٹ لیٹ نہیں تھے 2 بجے اجلاس تھا وہ 4 بج کر 25 منٹ پر آئے تھے۔ ایک یہ بات تھی دوسرا میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو یہاں کس نے بھیجا انہوں نے کہا میری ڈیوٹی لگی ہے میں آگیا ہوں میں نے کہا پھر آپ کو وقت پر آنا چاہیئے تھا اس لئے اُن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ جہاں تک سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کا تعلق ہے یہاں مجھے اسی ہاؤس میں بیٹھے ہوئے یہ convey ہوا تھا کہ وہ اسلام آباد میں ہیں۔ جس طرح اب سردار شہاب الدین خان فرما رہے ہیں کہ نہیں وہ اسلام آباد میں نہیں تھے دفتر میں تھے اُس کو چیک کروا لیتے ہیں اگر کوئی اس قسم کی positive بات ہوئی تو انشاءاللہ تعالیٰ چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ لایا

جائے گا اور اس پر بھی کارروائی کی جائے گی۔ میں بالکل واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اس قسم کے سخت فیصلے لینے پڑیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین ! ہمارے candidate کے بھائی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس آفیسر جو کہ وہیں کے متعلقہ ہیں ڈی ایس پی ہیں اُس الیکشن کے اندر fully حصہ لے رہے ہیں اور انہوں نے اُن کو بغیر کسی مقدمہ کے گرفتار کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین ! مجھے معلوم نہیں ہے میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، سندھو صاحب ! آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین ! وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو اس بات کا معلوم ہے ان کی موجودگی میں Hon'ble Speaker چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے یہ رولنگ دی تھی کہ جس محکمے کا سیکرٹری چاہے وہ کہیں بھی مصروف ہو گا اگر وہ نہیں آتا تو اُس کا کوئی نمائندہ قابل قبول نہیں ہو گا وہ سوالات pending کر دیئے جائیں گے چونکہ لاء یہ پابند کرتا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری ہے اُس کو آنا چاہئے۔ اصل میں جو ابھی راجہ صاحب نے کہا کہ deputed تھا تو میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو سیکرٹری concerned ہیں اُس کی presence ضروری ہے اُس کے ممبر کی نہیں، کسی deputed شخص کی نہیں چونکہ یہ رولنگ ہے۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ اب وزیر قانون و پارلیمانی امور اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین ! ان کا فرمانا درست ہے لیکن اس کو letter and spirit implement ہونا چاہئے لیکن بعض اوقات اگر سیکرٹری بیمار ہے تو پھر کیا کریں گے ؟ پھر جس آدمی کی ڈیوٹی لگے گی تو وہی آئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین ! پھر Question Hour pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین ! پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی محکمہ کا سیکرٹری تین ماہ کے لئے چھٹی پر چلا جائے پھر ہم تین ماہ اُس محکمے کی کارروائی نہیں کریں گے، یہ نہیں ہے۔ اس طرح جو آدمی deputed ہو گا وہی آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین !

جناب چیئر مین: جی، سردار صاحب آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین ! میں 100 فیصد یہ بات کر رہا ہوں جو مجھے ensure ہوا ہے کہ سیکرٹری صاحب آفس میں موجود تھے ہمیں غلط بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری صاحب اسلام آباد تھے۔ میں آپ کے توسط سے Hon'ble Law Minister سے درخواست کروں گا کہ اسمبلی کا تقدس اسی طرح پامال ہو تا رہے گا اگر یہ نوکر شاہی پر ایکشن نہیں لیں گے اُن پر ایکشن لیں۔ میری request ہو گی Hon'ble Law Minster سے کہ اسی اجلاس میں اس بات کا جواب بھی دیں کہ اُس کو shift کیا گیا یا نہیں کیا گیا۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین ! میں ایسی کوئی کارروائی commit نہیں کر سکتا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئر مین !۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین !۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ صاحب ! سردار صاحب کافی دیر سے کھڑے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین ! میں نے صرف ایک لفظ کہنا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب !

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین ! گزارش یہ ہے کہ جس طرح وزیر قانون و پارلیمانی امور نے کہا بڑی مناسب بات ہے۔ سیکرٹری صاحب کی اگر geo fencing کروالی جائے تو پتا چل جائے گا وہ اُس ٹائم کدھر تھے شکریہ

جناب چیئر مین: جی، سردار صاحب !

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین !شکریہ میں آج یہاں پنجاب اسمبلی میں کھڑے ہو کر بھارت میں سکھ اور خاص طور پر پنجابی کسانوں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ خود بھی کسان ہیں آپ کو بھی معلوم ہے کہ بھارت میں پچھلے دو ماہ سے پورے دہلی شہر کو cordon off کیا ہوا ہے اور وہاں پورے شہر میں کسان موجود ہیں لیکن مودی سرکار جو کہ ایک فاسق سرکار ہے اس نے تین دن پہلے کسانوں کو بے دردی کے ساتھ مارا۔ 26 جنوری جو کہ ایک سیاہ دن ہے جس کو بھارت ہمیشہ celebrate کرتا ہے اس مرتبہ بھارت کے اپنے شہریوں نے اس دن کو منانے سے انکار کر دیا۔ پنجاب، ہریانہ، ہماچل اور دہلی کے تمام کسان اکٹھے ہوئے اور ان کی مانگیں بالکل جائز تھیں۔ ہم بھارت میں جو human rights کی violation ہو رہی ہے اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور میں اس ایوان سے بھی درخواست کرتا ہوں کیونکہ یہ پنجاب کا ایوان ہے کہ ایک مذمتی قرارداد اس ایوان سے پاس ہو اور جو بھارت کا آفس اس وقت پاکستان میں موجود ہے وہ قرارداد اس آفس کے ذریعے بھارت تک پہنچائی جائے اور ان کو پیغام دیا جائے کہ اس وقت جو ہمارے کسان وہاں پر اپنی مانگیں مانگ رہے ہیں ان کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں، ان لوگوں نے کسانوں کو بہت بے دردی کے ساتھ مارا ہے اور اس وقت تک 70 سے زیادہ کسان murder ہو چکے ہیں آپ کو پتا ہے کہ اس وقت سردی کا موسم ہے اور وہ کسان دسمبر کا پورا مہینہ سردی میں وہاں پر بیٹھے رہے ہیں لہٰذا ان کو انصاف دیا جائے اور ان کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں۔ شکریہ

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Monday 1st February, 2021 at 2:00 pm.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

LIST OF MPAS WHO ATTENDED SITTING OF THE ASSEMBLY HELD ON MONDAY

(PARLIAMENTARY FUNCTIONARIES NOT INCLUDED)

01 February 2021

S/N	PP No	Name
1.	2	Mr Jahangir Khanzada
2.	3	Mr Iftikhar Ahmed Khan
3.	5	Malik Jamshaid Altaf
4.	6	Mr Muhammad Latasob Satti
5.	8	Mr Javed Kausar
6.	9	Chaudhary Sajid Mehmood
7.	22	Mr Tanveer Aslam Malik
8.	26	Mr Zafar Iqbal
9.	27	Mr Nasir Mahmood
10.	29	Mr Muhammad Abdullah Warraich
11.	35	Mr Arif Iqbal
12.	40	Rana Muhammad Afzal
13.	42	Mr Zeeshan Rafique
14.	43	Chaudhry Naveed Ashraf
15.	47	Mr Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din
16.	48	Mr Mannan Khan
17.	49	Mr Bilal Akbar Khan
18.	52	Chaudhry Adil Buksh Chattha
19.	53	Mr Bilal Farooq Tarar
20.	54	Mr Imran Khalid Butt
21.	55	Mr Muhammad Nawaz Chohan
22.	56	Mr Muhammad Toufeeq Butt
23.	57	Choudhary Ashraf Ali
24.	58	Mr Abdul Rauf Mughal
25.	59	Chaudhary Waqar Ahmad Cheema
26.	60	Mr Qaisar Iqbal
27.	62	Mr Aman Ullah Warraich
28.	64	Mr Irfan Bashir
29.	65	Ms Hameeda Mian
30.	66	Mr Muhammad Tariq Tarar
31.	72	Mr Sohaib Ahmad Malik
32.	74	Mian Manazar Hussain Ranjha
33.	80	Mr Ghulam Ali Asghar Khan Lahry
34.	81	Chaudhary Iftikhar Hussain
35.	84	Mr Muhammad Waris Shad
36.	85	Mr Abdul Rehman Khan
37.	86	Mr Amin Ullah Khan
38.	90	Mr Saeed Akbar Khan
39.	91	Mr Ghanzafer Abbas
40.	92	Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani
41.	94	Mr Muhammad Illyas
42.	95	Syed Hassan Murtaza

S/N	PP No	Name
43.	96	Ms Saleem Bibi
44.	98	Mr Muhammad Shoaib Idrees
45.	99	Mr Ali Akhtar
46.	103	Mr Jaffar Ali
47.	104	Mr Muhammad Safdar Shakir
48.	112	Mr Muhammad Tahir Pervaiz
49.	113	Mr Muhammad Waris Aziz
50.	114	Mr Muhammad Latif Nazar
51.	119	Mr Abdul Qadeer Alvi
52.	120	Mr Muhammad Ayub Khan
53.	121	Mr Saeed Ahmad
54.	127	Mehar Muhammad Aslam
55.	129	Mian Muhammad Asif
56.	132	Mr Muhammad Atif
57.	133	Mr Mohammad Kashif
58.	134	Agha Ali Haidar
59.	137	Mr Muhammad Ashraf Rasool
60.	138	Mian Abdul Rauf
61.	143	Mr Sajjad Haider Nadeem
62.	144	Mr Sami Ullah Khan
63.	145	Mr Ghazali Saleem Butt
64.	148	Mr Shahbaz Ahmed
65.	150	Mr Bilal Yaseen
66.	152	Rana Mashood Ahmad Khan
67.	153	Khawaja Imran Nazeer
68.	154	Chaudhry Akhtar Ali
69.	156	Malik Muhammad Waheed
70.	157	Khawaja Sulman Rafiq
71.	163	Mr Naseer Ahmad
72.	171	Rana Muhammad Tariq
73.	172	Mr Muhammad Mirza Javed
74.	173	Mr Sarfraz Hussain
75.	174	Mr Muhammad Naeem Safdar
76.	175	Malik Ahmad Saeed Khan
77.	179	Malik Mukhtar Ahmad
78.	181	Rana Mohammad Iqbal Khan
79.	182	Mr Muhammad Ilyas Khan
80.	183	Mr Javed Allo Ud Din Sajid
81.	184	Syeda Maimanat Mohsin
82.	185	Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
83.	186	Mr Noor ul Amin Wattoo
84.	187	Mr Ali Abbas
85.	188	Mian Yawar Zaman
86.	189	Mr Muneeb-ul-Haq
87.	190	Mr Ghulam Raza
88.	191	Mian Muhammad Farrukh Mumtaz Maneka
89.	192	Mr Naveed Ali
90.	194	Mr Muhammad Naeem
91.	195	Mr Kashif Ali Chishty

S/N	PP No	Name
92.	196	Mr Khizer Hayat
93.	199	Mr Naveed Aslam Khan Lodhi
94.	203	Syed Khawar Ali Shah
95.	205	Mr Hamid Yar Hiraj
96.	206	Mr Nishat Ahmad Khan
97.	208	Mr Babar Hussain Abid
98.	209	Mr Muhammad Faisal Khan Niazi
99.	210	Mr Atta-Ur-Rehman
100.	212	Mr Muhammd Saleem Akhtar
101.	213	Mr Nawab Zada Waseem Khan Badozai
102.	215	Mr Javaid Akhter
103.	218	Malik Wasif Mazhar
104.	222	Mr Qasim Abbas Khan
105.	225	Peer Zada Muhammad Jahangir Bhutta
106.	226	Mr Shah Muhammad
107.	227	Mr Khan Muhammad SiddiqueKhan Baloch
108.	230	Mr Khalid Mehmood
109.	231	Mian Irfan Aqeel Daultana
110.	232	Mr Muhammad Ejaz Hussain
111.	234	Mr Muhammad Saqib Khurshed
112.	239	Rana Abdul Rauf
113.	240	Mr Muhammad Jamil
114.	241	Mr Kashif Mehmood
115.	243	Chaudhary Mazhar Iqbal
116.	244	Mr Muhammad Arshad
117.	245	Mr Zaheer Iqbal
118.	247	Mr Muhammad Kazim Peerzada
119.	248	Mr Muhammad Afzal Gill
120.	251	Malik Khalid Mehmood Babar
121.	252	Mian Muhammad Shoaib Owaisi
122.	257	Ch Masood Ahmad
123.	258	Mian Shafi Muhammad
124.	261	Mr Fawaz Ahmad
125.	262	Mr Asif Majeed
126.	264	Syed Usman Mehmood
127.	267	Chaudhary Muhammad Shafiq Anwar
128.	268	Malik Ghulam Qasim Hinjra
129.	269	Mr Azhar Abbas
130.	271	Mr Nawabzada Mansoor Ahmed Khan
131.	277	Mian Alamdar Abbas Qureshi
132.	283	Mr Ijaz Ahmad
133.	285	Mr Khawaja Muhammad Daud Sulamani
134.	287	Mr Javeed Akhtar
135.	290	Sardar Ahmad Ali Khan Darishak
136.	299	Ms Sadiqa Sahibdad Khan
137.	300	Ms Shamsa Ali
138.	301	Ms Nasrin Tariq
139.	302	Ms Shawana Bashir
140.	303	Ms Shamim Aftab

S/N	PP No	Name
141.	304	Ms Firdous Rahna
142.	305	Ms Shahida Ahmed
143.	306	Ms Sumaira Ahmed
144.	307	Syeda Zahra Naqvi
145.	308	Ms Aysha Iqbal
146.	309	Ms Neelum Hayat Malik
147.	310	Ms Umul Banin Ali
148.	311	Ms Uzma Kardar
149.	312	Ms Mussarat Jamshed
150.	313	Ms Sadia Sohail Rana
151.	314	Ms Rashida Khanam
152.	315	Ms Farhat Farooq
153.	316	Ms Sania Kamran
154.	317	Ms Talat Fatemeh Naqvi
155.	318	M Shaheena Karim
156.	319	Ms Asia Amjad
157.	321	Ms Momina Waheed
158.	322	Ms Aisha Nawaz
159.	323	Ms Zainab Umair
160.	324	Ms Farah Agha
161.	325	Syeda Farah Azmi
162.	326	Ms Sajida Begum
163.	328	Ms Sabeen Gul Khan
164.	329	Ms Sabrina Javaid
165.	330	Ms Abida Bibi
166.	332	Ms Mehwish Sultana
167.	333	Ms Azma Zahid Bokhari
168.	335	Ms Sadia Nadeem Malik
169.	336	Ms Hina Pervaiz Butt
170.	337	Ms Sania Ashiq Jabeen
171.	338	Ms Tahia Noon
172.	339	Ms Uswah Aftab
173.	340	Ms Saba Sadiq
174.	341	Ms Kanwal Pervaiz Ch.
175.	342	Mrs Gulnaz Shahzadi
176.	343	Ms Rabia Nusrat
177.	344	Ms Haseena Begum
178.	345	Ms Rahat Afza
179.	346	Mst Salma Butt
180.	347	Ms Rukhsana Kausar
181.	348	Ms Salma Saadia Taimoor
182.	349	Ms Khalida Mansoor
183.	350	Ms Rabia Ahmed Butt
184.	351	Ms Rabia Naseem Farooqi
185.	352	Mrs Faiza Mushtaq
186.	353	Ms Bushra Anjum Butt
187.	354	Syeda Uzma Qadri
188.	355	Ms Sumera Komal
189.	356	Mrs Raheela Naeem

S/N	PP No	Name
190.	357	Ms Sunbal Malik Hussain
191.	359	Ms Nafisa Ameen
192.	360	Ms Zaib-un-Nisa
193.	362	Ms Khadija Umer
194.	363	Ms Shazia Abid
195.	364	Mr Haroon Imran Gill
196.	368	Mr Khalil Tahir Sindhu
197.	371	Mr Tariq Masih Gill

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 2۔ فروری 2021

(یوم الثلاثہ، 19۔ جمادی الثانی 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ 5

311

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،2۔ فروری2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

حصہ اوّل

The Punjab University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to move that leave be granted to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

312

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ سمیرا کومل: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے ساڑھے تین لاکھ افراد کو سمارٹ کارڈ فراہم نہیں کئے۔ صرف لاہور میں 88 ہزار سمارٹ کارڈز التواء کا شکار ہیں جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ شہریوں کو سمارٹ کارڈ کی فوری فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ محترمہ نسرین طارق: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹس کی تعمیر پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے اور زرعی اراضی میں اضافہ کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔

3۔ محترمہ عظمیٰ کاردار: یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور Dedication کی بدولت پاک فوج دُنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ لسٹ میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

4۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا فی الفور اہتمام کیا جائے۔

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

منگل،2۔فروری2021

(یوم الثلاثہ،19۔جمادی الثانی1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4 بج کر11منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون آیات115تا118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟o تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان اس سے اونچی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہےo اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر کامیاب نہیں ہوں گے o اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہےo

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ کے آستانے کی کیا بات ہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی وہ بات
ایک گھر جو ملے شہر سرکار میں
پھر تو ایسے ٹھکانے کی کیا بات ہے
کتنے نانا ہیں ان کے نواسے بھی ہیں
پر ابنِ حیدر کے نانا کی کیا بات ہے
فاطمہ وعلی حسن اور پھر حسین
پنجتن کے گھرانے کی کیا بات ہے

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

گندم کی قیمت کے حوالے سے پاس کی گئی قرارداد کے بارے میں کیبنٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین پچھلے سال کے گیارہویں مہینے کی گیارہ تاریخ کو اس مقدس ایوان نے ایک متفقہ طور پر قرارداد پاس کی تھی کہ گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من ہونی چاہئے ۔ اس وقت جناب سپیکر Chair کر رہے تھے اور انہوں نے متعلقہ وزیر صاحب کو آرڈر دیا تھا اس وقت لاء منسٹر صاحب بھی تشریف فرما تھے۔انہوں نے کہا کہ ہم اس حوالے سے کیبنٹ میٹنگ میں discuss کریں گے لیکن ہمیں ابھی تک اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی گئی کہ اس ہاؤس نے جو گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من مقرر کی تھی اس پر انہوں نے کیا notice لیا ہے۔اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا، میری، آپ کی اور ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین! جو کسان بھائی یہاں احتجاج کے لئے آئے تھے ان میں چک نمبر 150 EB کے ملک اشفاق لنگڑیال بھی تھے۔کسان اتحاد کے ساتھی ہمارے پاس آئے تھے انہوں نے بتایا کہ کسانوں پر جو گیس پھینکی گئی اس میں کچھ زہر آلود چیز ملائی ہوئی تھی جس وجہ سے ملک اشفاق کی وفات ہوئی۔اس کے متعلق بھی لاء منسٹر صاحب نے آج تک ہمیں کچھ نہیں بتایا کہ اس کا کیا بنا؟ اس بے چارے کا کوئی بیٹا نہیں بلکہ دو بچیاں ہیں وہ بار بار ہمیں ٹیلی فون بھی کرتے ہیں کہ ہمارے کیس کا کیا بنا؟لہٰذا لاء منسٹر صاحب اس بارے میں بھی بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ جواب دینا چاہیں گے ؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! معزز رکن نے جو فرمایا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ وہ قرارداد ایوان میں discuss ہوئی، پاس بھی ہوئی اور اس پر لاء منسٹر صاحب نے بھی assurance دی تھی۔ محکمہ زراعت نے اس سلسلے میں سمری move کر دی ہے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ہوتی ہوئی کیبنٹ میں جائے گی۔امید ہے کہ اس پر مناسب فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

فیصل آباد میں قائم New Covenant سکول سے ملحقہ اراضی کے معاملے کو اقلیتی امور وانسانی حقوق کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔میں نے اس سے پہلے جناب لاء منسٹر صاحب سے بھی اس بارے میں بات کی تھی کہ فیصل آباد میں ایک داؤد کالونی ہے جہاں پر 60 فی صد مسیح آبادی ہے اور 40 فی صد مسلم آبادی ہے۔ وہاں پر ایک سکول ہے جس میں 40 فی صد مسلم بچے اور 60 فی صد مسیح بچے پڑھتے ہیں۔اس سکول کا نام New Covenant ہے۔ چائنیز جن کے ساتھ ہم نے سی پیک شروع کیا ہوا ہے وہاں پر چائنیز مشنریز کام کرتے ہیں اور Sisters/Nuns بھی کام کر رہی ہیں۔ وہاں اس کے ساتھ ہی ایک adjacent land تھی جس کے حوالے سے سابقہ اسمبلی میں جب Honorable Rana Muhammad Iqbal Sahib at that time he was Speaker انہوں نے اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بھی بنائی جس کا مجھے سربراہ بھی بنایا گیا اور اس کمیٹی میں دونوں اطراف سے ممبران بھی تھے۔ زاہد عزیز اس وقت چیئرمین واسا فیصل آباد تھے اور اب لاہور میں ہیں سلمان غنی ڈپٹی کمشنر تھے۔انہوں نے کہہ دیا کہ یہاں پر ڈسپوزل نہیں بنیں گے اور یہ طے ہوا کہ اس کا alternative جو بھی ہے لیکن اس کا حل نکالا جائے گا کیونکہ اگر وہاں ڈسپوزل بنتے ہیں تو قریب جتنے بھی لوگ مساجد یا چرچز میں نماز

پڑھنے کے لئے جاتے ہیں یاwhatever انہیں مسائل درپیش ہوں گے چونکہ وہ زیادہ pollution create کر رہے ہیں۔اس کے بعد ہماری بات نہ سنی گئی حالانکہ فیصلہ یہی تھا پھر ہم ہائی کورٹ چلے گئے اور جسٹس ساجد محمود سیٹھی صاحب نے اس پر فیصلہ دیا ہے اور وہ رٹdispose e of ہو گئی اور انہوں نے یہ معاملہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا کہ وہ فیصلہ کریں۔انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہہ دیا کہ واسا نے جو کچھ بھی کیا ہے یہ سبnull and void ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ بیماریاں پھیلی ہیں اور خصوصی طور پر سیکورٹیissues ہیں چونکہ Chinese nuns, sisters of priest وہاں رہتی ہیں اور ان کی مشترکہ دیوار ہے۔میری آپ سے انتہائیhumble submission ہو گی اور میں لاءمنسٹر صاحب سے بھی ملتمس ہوں کہ اس matter کو Minority Affairs and Human Rights کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جاسکے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معززرکن نے پہلے بھی یہ معاملہ اٹھایا تھا اور اس پر تھوڑا سا کام بھی ہوا تھا۔میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فرمانا درست ہے آپ اس سلسلے میں جو بھی حکم دیں گے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اسےsort-out کریں گے۔ابھی متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں آپ بھی انہیںdirect کر دیں میں بھی انہیں بتادوں گا اور انشاءاللہ معززرکن کے ساتھ بیٹھ کرwe will sort it out

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب والا! اگر اسے Minority Affairs and Human Rights کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو I will be so grateful

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! آپ اس معاملے کو متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: اس معاملے کوMinority Affairs and Human Rights کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں اور کمیٹیwithin two months رپورٹ دے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم سوالات لیتے ہیں جناب محمد طاہر پرویز کا سوال ہے لیکن انہوں نے سوال تھوڑی دیر pending کرنے کی request کی ہے، اگلے دونوں سوال بھی جناب طاہر پرویز صاحب کے ہیں لہٰذا یہ تینوں سوال ان کے آنے تک pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود صاحب کا ہے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! سوال نمبر 4083 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جعلی ادویات اور کھادوں کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4083: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زراعت کے جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے شعبہ اور ٹاسک فورس کے ملازمین نے سال 2018 اور 2019 میں ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کتنی جعلی اور غیر معیاری زرعی ادویات و کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کیا کیا کارروائی کی ضلع وار الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں / مجرموں کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان کے کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں سال وار اور ضلع وار تفصیلات بتائی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر جسٹرڈ	جعلی کھاد برآمد
2018	راجن پور	240	239	1	1	-
2019	راجن پور	232	215	17	17	-
2018	رحیم یارخان	359	336	23	23	-
2019	رحیم یارخان	344	327	17	17	750بوری

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں زرعی ادویات کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	تعداد چھاپہ جات	مالیت زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	ایف آئی آر رجسٹرڈ	ایف آئی آر جو سٹے آرڈر کی وجہ سے درج نہ ہو سکی
2018	راجن پور	368	355	13	5	4لاکھ45ہزار روپے	12	6
2019	راجن پور	401	397	4	13	14لاکھ18ہزار روپے	15	2
2018	رحیم یارخان	539	528	11	7	18لاکھ روپے	8	10
2019	رحیم یارخان	556	542	14	7	1کروڑ55لاکھ روپے	11	10

(ب) ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری کھادوں کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ/سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	1	-	-	1
2019	راجن پور	17	3	بالترتیب 63ہزار، 45 ہزار اور 5 ہزار روپے جرمانہ 4مقدمات میں ملزمان بری	14
2018	رحیم یارخان	23	4	4مقدمات میں ملزمان بری	19
2019	رحیم یارخان	17	-	-	17

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری زرعی ادویات کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ/سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	12	6	5مقدمات میں کل -/185000روپے جرمانہ جبکہ 1مقدمہ میں ملزم بری	6
2019	راجن پور	15	1	جرمانہ20ہزارروپے	14
2018	رحیم یار خان	8	1	جرمانہ 10ہزارروپے	7
2019	رحیم یار خان	11	1	جرمانہ30ہزارروپے	10

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! زراعت کا شعبہ نا صرف ہمارے ملک بلکہ صوبے کی شہ رگ اور backbone ہے۔میں نے معزز وزیر زراعت سے جعلی کھادوں اور جعلی ادویات کے متعلق بہت ہی اہم سوال پوچھا تھا کہ ہمارے ضلع رحیم یار خان اور ہمارے neighboring ضلع راجن پور میں ان کی روک تھام کے حوالے سے 19-2018 کے دو سالوں میں کیا کارروائیاں کی گئیں اور محکمے کی طرف سے ان پر کیا action لیا گیا۔اگر آپ جواب کو دیکھیں تو آپ کو surprising numbers ملیں گے کہ 19-2018 میں انہیں جو samples وصول ہوئے انہوں نے 14 لاکھ، 18 لاکھ اور ایک کروڑ، 55 لاکھ روپے مالیت کی کھاد اور زرعی ادویات پکڑیں which were proven to be not at par with the standards set by the Government آگے دیکھیں کہ انہیں 63 ہزار، 5 ہزار، 20 ہزار اور 10 ہزار روپے جرمانہ کیا جاتا ہے۔کیا یہ سراسر پالیسی کا فقدان نہیں ہے کہ اگر ہم اپنے زراعت کے شعبے کو ہی protect نہیں کر پا رہے جس کی وجہ سے ہماری seed germination بھی compromise ہو رہی ہے اور آج ہم اپنے آپ کو agriculture economy بلاتے ہیں لیکن یہاں ہمیں چینی درآمد کرنی پڑ رہی ہے اور ہمیں گندم بھی import کرنی پڑ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود صاحب! آپ کا سوال تو جرمانے کے حوالے سے ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! آپ نے جرمانے کے لئے جو standards set کئے ہیں وہ ان لوگوں کو encourage کرتے ہیں جو کہ ایسی embezzlement میں ملوث ہوتے ہیں۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ حکومت نے اپنے اڑھائی سالوں کے دوران اس پالیسی پر کوئی نظر ثانی کرنے کی جانب توجہ دی ہے یا اس پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ جرمانہ عدالتیں کرتی ہیں ہم نہیں کرتے، پہلے FIR درج کروائی جاتی ہے پھر مقدمہ عدالت میں چلتا ہے اور یہ عدالت کی صوابدید ہوتی ہے کہ کتنا جرمانہ کرنا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! ایسا نہیں ہے۔

I beg to differ with the honorable Minister. Courts follow the laws that are made in this august House. If we make a policy; if we make a law; the courts are obliged to comply with that. Have we made a policy for the courts to comply with or are we going to make a policy to create a law or amend the bill?

اور اس چیز کو آپ chronic/serious offence کی category میں ڈالیں۔ I believe that you should second me on this.

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ bill میں amendment کرنے کا issue ہے اگر ہمارے فاضل ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ اس bill میں amendment کر کے جرمانے کی مقدار کو بڑھایا جائے تو حکومت اس کے لئے تیار ہے۔ معزز ممبر کی اس حوالے سے جو تجاویز آئیں گی ہم ان کو ضرور زیر غور لائیں گے۔ آج تو ویسے بھی Private Members' Day ہے اگر یہ اس حوالے سے amendment کی قرارداد آج ہی پیش کریں تو میں اس کی تائید کروں گا۔

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود صاحب! آپ بڑے خوش قسمت ہیں کیونکہ منسٹر صاحب مان گئے ہیں۔ آج Private Members' Day ہے تو آپ بے شک آج ہی اس حوالے سے amendment bill لے آئیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں آج ہی اس بارے میں draft تیار کروالیتا ہوں اور کل اسے ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4087 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان شہر میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4087: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان سٹی میں کتنی سبزی اور فروٹ منڈیاں کس حال، کس جگہ اور کس طریق کار کے تحت پر چل رہی ہیں تفصیلات بتائی جائے؟

(ب) ان کی دیکھ بھال، دکانات کی آکشن منڈی کے مسائل اور کاروبار کی موجودہ صورت حال کے بارے میں آگاہ فرمائیں نیز حکومت ان کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل رحیم یار خان میں ایک سبزی و پھل منڈی شہباز پور روڈ پر واقع ہے جو کہ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کی ملکیت ہے جو دکانات کی آکشن و الاٹمنٹ کی ذمہ دار ہے تاہم منڈی کے جُملہ انتظامی امور کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان کرتی ہے۔ پنجاب اسمبلی نے حال ہی میں پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کی منظوری دی ہے اور اب اس ایکٹ کے جملہ رولز بنائے جا رہے ہیں اس لئے مذکورہ منڈی فی الحال پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 کے تحت ہی چل رہی ہے۔

(ب) منڈی کی دیکھ بھال اور آکشن کے حوالے سے جواب جز "الف" میں دے دیا گیا ہے۔ منڈی کے مسائل کے حوالے سے موجودہ منڈی چھوٹی ہونے کی وجہ سے کاروبار کے لئے ناکافی ہے۔ اس بناء پر بہتری کے لئے مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان نے نئی سبزی و پھل منڈی کے لئے اراضی رقبہ 14 ایکڑ 3 کنال 9 مرلہ واقع نیو سبزی منڈی موضع

کوٹ کموں شاہ، رحیم یار خان خرید کیا جس کا قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے اور تعمیر کے لئے محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں نے رحیم یار خان شہر میں جو نئی سبزی منڈی قائم ہوئی ہے اس کے حوالے سے یہ سوال کیا ہے۔اس منڈی کے لئے جو land acquire کی گئی اس بارے میں ہماری بہت سی reservations تھیں۔ بہر حال ان مراحل سے تو ہم گزر گئے ہیں۔ پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کے تحت آج بھی ہماری منڈی function نہیں کر رہی۔ ہماری منڈی آج بھی 1979 میں بنائے گئے general rules کے تحت function کر رہی ہے۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ہماری منڈی کو جلد از جلد activate کر کے نئے ایکٹ یعنی پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) اور نئے رولز کے مطابق چلایا جائے۔ یہ منڈی شہباز پور روڈ پر واقع ہے۔ یہ واحد سڑک ہے جو کہ رحیم یار خان شہر، 72 چک اور نیشنل ہائی وے کو ملاتی ہے۔ جب منڈی کو فعال کیا جائے تو وہاں پر parking space کا بھی دھیان رکھا جائے بصورت دیگر اس کی وجہ سے پورے شہر کی to and from ٹریفک متاثر ہو جائے گی۔ یہ میری تجاویز ہیں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر زراعت! سید عثمان محمود صاحب نے یہ تجاویز دی ہیں۔ انہوں نے کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھا۔ کیا آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب چیئرمین! ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس منڈی کو پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کے تحت جلد از جلد functional کیا جائے۔ پیمرا ایکٹ کی regulations وغیرہ مکمل ہو چکی ہیں۔ اس کے rules notify ہوتے رہتے ہیں اور جیسے ہی یہ rules notify ہوں گے تو پھر automatically یہ منڈی پیمرا ایکٹ اور اس کے rules کے تحت ہی govern ہو گی۔ فاضل ممبر نے دوسری بات اس منڈی کی approach کے بارے کی ہے کہ اس منڈی کی طرف ایک ہی سڑک جاتی ہے تو یہ

زمین2015میں لی گئی تھی تو اس وقت جنہوں نے یہ زمین حاصل کی تھی انہیں اسissueکو دیکھنا چاہئے تھا۔اب چونکہ اس پرinvestmentہو چکی ہے لہذا یہ ایسے ہی چلے گی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 4273کوdispose e ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر4275کو بھیdispose e ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے وہ ہاؤس میں موجود تھے لیکن اب شاید چلے گئے ہیں۔چونکہ سید عثمان محمود اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر4106کوdispose e ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ان کی درخواست آئی ہے کہ ان کے سوال کو pendingکر لیا جائے تو اس سوال نمبر4356کوpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین!میرا سوال نمبر4867ہے۔جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: مارکیٹ کمیٹی بصیرپور اور منڈی احمد آباد کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4867: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور اور مارکیٹ کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو ختم کرکے ان دونوں مارکیٹ کمیٹیوں کو حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ضم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ قیام پاکستان سے پہلے کی موجود تھی اور اس سے علاقہ کے لوگ تاجر اور کاشتکار مستفید ہو رہے تھے مذکورہ کمیٹیوں کو حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کرنے کی وجہ سے عوام الناس کو مطلوبہ سہولیات حاصل کرنے کے لئے چالیس سے پچاس کلو میٹر دور کا سفر کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مارکیٹ کمیٹیوں کو دوبارہ فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو ختم کر کے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے تاہم مارکیٹ کمیٹی منڈی احمد آباد کا وجود پہلے تھا اور نہ ہی اب ہے۔ مزید برآں سبزی منڈی احمد آباد جو کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے تابع تھی وہ اب مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کے زیر کنٹرول پہلے کی طرح اپنا کام کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کا قیام 1989 کو عمل میں آیا۔ پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی (PAMRA) ایکٹ 2018 کی دفعہ 30 کے تحت مارکیٹ کمیٹیز (اسٹیبلشمنٹ و کانسٹیٹیوشن) ریگولیشنز 2019 مورخہ 06-12-2019 کو جاری کئے گئے جس کی شق 2(1) کے مطابق پنجاب بھر کی مارکیٹ کمیٹیز کو ان کی تھروپٹ (آمدہ مال) کے مطابق تین کلاسز میں تقسیم کیا گیا۔ سالانہ 125,000 ٹن یا اس سے زیادہ تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو A کلاس، 75000 ٹن سے لے کر 125,000 ٹن تک سرکاری منڈیوں کو B کلاس اور 75000 ٹن سے کم تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو C کلاس میں رکھا گیا۔ اس کے مد نظر صوبہ پنجاب کی نئی مارکیٹ کمیٹیوں کا قیام موجودہ سرکاری منڈیوں کی سالانہ اوسط تھروپٹ کی بنیاد پر بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 01-01-2020 عمل میں لایا گیا۔ مذکورہ ریگولیشنز کی ذیلی شق (2)2 کے مطابق اتھارٹی سالانہ اوسط 75000 ٹن سے کم تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو دوسری مارکیٹ کمیٹیز کے ساتھ ضم کر سکتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کا تھروپٹ 30,000 ٹن تھا۔ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے ذمہ بیالیس لاکھ روپے سے زائد کے واجبات ہیں جو مارکیٹ کمیٹی بصیرپور نے اپنے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن و گریجویٹی، فیملی پنشن 10 فیصد حصہ گورنمنٹ اور دوسری مارکیٹ کمیٹیز کے حصہ پنشن و گریجویٹی کی مد میں ادا

کرنے ہیں جبکہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے پاس ماسوائے غلہ منڈی بصیرپور کے کوئی آمدن کا ذریعہ نہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے کمزور مالی حالات کی وجہ سے اتھارٹی نے اسے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا ہے کیونکہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کے پاس سرکاری نوٹیفائیڈ غلہ منڈی موجود ہے جو کہ 36 کنال 16 مرلہ رقبہ پر محیط ہے اور نقشہ کے مطابق کل 60 آکشن پلاٹس برائے کمیشن ایجنٹس سبزی و پھل اور غلہ منڈی موجود ہیں جن کی نیلامی مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم نے کرنی ہے اور اس سے تقریباً 25 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جس سے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم نا صرف اپنی مالی ضروریات بلکہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے ذمہ واجبات ادا کرنے کے قابل ہو گی۔

(ج) درست نہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے ان کی متعلقہ منڈیوں میں کوئی فرق نہ پڑا ہے اور وہ اپنی سہولیات حسب معمول دے رہی ہیں۔ ان منڈیوں میں مارکیٹ کمیٹی کا سب آفس موجود ہے جو منڈیوں کے انتظام کو یقینی بناتا ہے نیز یہ کہ بصیرپور اور منڈی احمد آباد میں کوئی جگہ سرکاری سبزی و پھل منڈی کے لئے مختص نہ ہے لیکن وہاں کے کاشتکاروں کو اپنی اجناس کی فروخت کے سلسلے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے کیونکہ ان علاقوں کے گردونواح میں 20 سے 22 کلو میٹر کے فاصلے پر بمقام حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور اور حویلی لکھا میں سرکاری سبزی و پھل منڈیاں موجود ہیں جہاں وہ اپنی اجناس لے جا کر فروخت کر سکتے ہیں۔

(د) حکومت فی الحال ضم شدہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو درج بالا وجوہات کی بنا پر فعال کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! معزز وزیر کو اس وزارت کا ابھی حال ہی میں چارج ملا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ آج پہلے دن ہی فلور پر ایک بحث و مباحثہ شروع ہو جائے۔ میرے اس سوال کا محکمہ نے حقائق اور واقعات کے بالکل برعکس جواب دیا ہے۔ اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور ان

کو اس بارے میں مکمل brief کر دیتا ہوں۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے اور میں بحث و مباحثہ کر کے اس issue کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! اس سوال کو آپ pending نہ فرمائیں۔ معزز رکن اس بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں میں ان کو انشاءاللہ تعالیٰ اس بارے میں مطمئن کروں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! آپ جواب کے جز (ب) کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اس کی پہلی دس لائنیں ایک سرکاری طریق کار کے مطابق لکھی ہوئی ہیں جو کہ ایک پالیسی کا حصہ ہے لیکن اس جواب کی آخری پانچ لائنیں بالکل حقائق سے ہٹ کر ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں بصیر پور مارکیٹ کمیٹی کو ضم کیا گیا ہے وہ ایک تھانے پر مشتمل ہے۔ اسی طرح غلہ منڈی بصیر پور پاکستان بننے سے پہلے قائم ہوئی تھی اور اس کی proper building موجود ہے۔ 1989 میں وہاں پر جو مارکیٹ کمیٹی وجود میں آئی وہ دو تھانوں کی حدود پر مشتمل ہے جبکہ حجرہ شاہ مقیم سے بصیر پور کا فاصلہ تقریباً 40/35 کلومیٹر ہے۔ وہاں پر direct road کی کوئی access نہیں ہے۔ محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے ذمے liabilities ہیں۔ سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب میرے بڑے بھائی ہیں اور ان کے ساتھ احترام کا بھی ایک بڑا اچھا تعلق ہے۔ وہ مجھے پورے پنجاب کی کوئی ایک مارکیٹ کمیٹی بتا دیں کہ جس پر liabilities نہیں ہیں۔ میں اس جواب سے مکمل طور پر disagree کرتا ہوں۔ یہ ایک computerized جواب دے دیا گیا ہے۔ بصیر پور مارکیٹ کمیٹی کو حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں ضم کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔ یہ ایک victimization ہے۔ پی۔ٹی۔آئی حکومت کا نعرہ ہے کہ عوام کو ان کے doorstep پر سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں کہ آپ ایک سہولت کو doorstep سے اُٹھا کر 40/35 کلومیٹر دُور پھینک دیں۔ میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات کرنے

کے لئے تیار ہوں۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں اور میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جب پیپرا ایکٹ آیا تو اس کے تحت کچھ مارکیٹ کمیٹیوں کو آپس میں ضم کیا گیا ہے۔ اس کے لئے بنیادی اصول یہی اپنایا گیا ہے کہ جس مارکیٹ کمیٹی میں زیادہ بزنس ہو اس میں کم بزنس والی مارکیٹ کمیٹی کو ضم کر دیا جائے۔ محکمہ نے اپنے جواب میں بصیر پور مارکیٹ کے حوالے سے جن liabilities کا ذکر کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے کہ بصیر پور غلہ منڈی پاکستان کے قیام سے پہلے سے موجود ہے۔ میں نے اپنے طور پر چیک کروایا ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بصیر پور غلہ منڈی کا سالانہ بزنس حجرہ شاہ مقیم سے زیادہ ہے اس لئے بصیر پور مارکیٹ کمیٹی کو حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں ضم نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ فیصلہ مجھ سے پہلے ہوا ہے اور میں اس کو revise کرنے کے لئے تیار ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرے بڑے بھائی معزز وزیر زراعت نے میری بات کو on the floor of the House تسلیم کر لیا ہے کہ بصیر مارکیٹ کمیٹی کو حجرہ شاہ مقیم مارکیٹ کمیٹی میں ضم نہیں ہونا چاہئے لہذا میرے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ نے ضمنی سوال کر لیا ہے۔ منسٹر صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور انہوں نے offer کی ہے کہ وہ آپ کے اس مسئلے کو حل کریں گے لیکن پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔ یہ زیادتی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ اس حوالے سے کچھ legal requirements پوری کرنا ضروری ہیں۔ میں بھی اس ہاؤس کا ایک طالب علم ہوں اگر یہ سوال dispose e of ہو جائے گا تو پھر کہانی ختم ہو جائے گی اور یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔ میں اور منسٹر صاحب اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں اور اس مسئلے کا کوئی بہتر حل تلاش کر لیتے ہیں لیکن اگر اس سوال کو pending نہ کیا گیا تو پھر آج ہی کھو تا کھوہ میں چلا جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! میں نے on the floor of the House ایک assurance دی ہے۔میرے فاضل دوست میرے مزاج سے بھی واقف ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ میری assurance کے بعد اس سوال کو pending کرنے کا کوئی جواز ہے۔جب میں کہہ رہا ہوں کہ یہ کام غلط ہوا ہے اور میں اس کو rectify کروں گا تو پھر معزز رکن کو میری بات پر مطمئن ہونا چاہئے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر موصوف نے assurance دے دی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! اسی issue پر ایک فاضل ممبر نے تحریک التوائے کار بھی جمع کرائی ہوئی ہے تو میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ میں اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہوں تو فاضل ممبر مہربانی کر کے وہ تحریک التوائے کار بھی واپس لے لیں۔

جناب چیئر مین: جب آپ ساتھ بیٹھیں گے تو وہ انشاء اللہ واپس لے لیں گے۔ جی، محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4906 ہے اور میں جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

محکمہ زراعت کی جانب سے مسور کی دال کے لئے
سفارش کردہ بیج سے متعلقہ تفصیلات

4906*: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھکر، راجن پور، مظفر گڑھ، جھنگ، سمندری، بہاولپور، گجرات، اور فیصل آباد میں مسور کی کاشت 15 نومبر تک ہو سکتی ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے کونسے علاقے مسور کی کاشت کے لئے موزوں ہیں اور محکمہ مسور کی دال کو فروغ دینے کے لئے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) محکمہ زراعت نے مسور کاشت کرنے کے لئے کون کون سے بیج کی سفارش کی ہے نیز مسور کی دال کے کاشتکاروں کو محکمہ زراعت کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) درست ہے۔

(ب) زیادہ بارش والے بارانی علاقوں اور نہری علاقوں کے اضلاع راولپنڈی، اٹک، جہلم، چکوال، سرگودھا، میانوالی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، گجرات، جھنگ، چنیوٹ، مظفر گڑھ، راجن پور اور لیہ مسور کی کاشت کے لئے موزوں ہیں تاہم کلراٹھی اور سیم زدہ زمین مسور کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہے۔

اقدامات:

محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف گاؤں کی سطح پر دالوں کے فروغ کے لئے تربیتی پروگرامز منعقد کرتا ہے جس میں کاشتکاروں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی کی جاتی ہے۔

زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل مسور کی 6 اقسام (مسور 85-، مسور 93-، پنجاب مسور 2009-، چکوال مسور 2010-، پنجاب مسور 2019- اور پنجاب مسور 2020-) منظور کروائیں۔

محکمہ کاشتکاروں کی سہولت کے لئے اپنی منظور شدہ اقسام اور ان کی بہتر پیداواری ٹیکنالوجی کے نمائشی پلاٹ ان کے علاقوں میں لگانے کا اہتمام کرتا ہے۔

مسور کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور ان کے ملکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ستمبر کاشتہ گنے کی فصل میں مسور کی مخلوط کاشت کی پیداواری ٹیکنالوجی بھی متعارف کرائی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت نے مسور کی کاشت کیلئے مسور کی اقسام پنجاب مسور 2009-، مرکز 2009-، پنجاب مسور 2006-، پنجاب مسور 2002-، مسور 93-، پنجاب مسور 2019-، پنجاب مسور 2020- اور چکوال مسور کی سفارش کی ہے۔

سہولیات:

محکمہ زراعت مسور کی دال کے کاشتکاروں کو اپنی تیار کردہ نئی اقسام کا بیج محدود پیمانے پر مہیا کرتا ہے اس کے علاوہ بیجوں کی مقدار بڑھانے اور کاشتکاروں تک اس کی رسائی کے لئے اپنی منظور شدہ اقسام کا (pre-basic) بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج پیدا کرنے والی مقامی کمپنیوں کو فراہم کرتا ہے۔

مختلف فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر 200 سے 800 روپے فی بوری سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر5022۔ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5036 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5046۔ جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5094۔ جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5518۔ محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر5522 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں سال20-2019 میں نہری کھال کو پختہ کرنے اور اوکاڑہ میں کھال کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*5522: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت مالی سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں کسی نہری کھال کو پختہ نہ کیا گیا ہے اگر ہاں تو کھال پختہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-185 اور 186 ضلع اوکاڑہ میں بھی کسی کھال کو پختہ نہ کیا گیا ہے ضلع اوکاڑہ میں مذکورہ پروگرام کے لئے موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور کتنی کھال کو اب تک پختہ کیا گیا ہے ان کی تعمیر واخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت مذکورہ حلقوں کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مالی سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں 1871 نہری کھالا جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مالی سال 20-2019 میں پی پی-185 اور 186 ضلع اوکاڑہ میں 32 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں مذکورہ پروگرام کے لئے موجودہ مالی سال 21-2020 میں نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے -/3,51,22,430 روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے اور 14 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تعمیر واخراجات کی مکمل تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! اصلاحِ آبپاشی پروگرام کے تحت مذکورہ حلقوں کے لئے -/3,51,22,430 روپے کے فنڈ مختص کئے گئے ہیں۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! PP- 185 & 186 کے لئے جو budget allocate کیا گیا تھا اُس میں سے اب تک کتنا بجٹ خرچ ہو گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ان کا یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ سوال میں انہوں نے بجٹ کی تفصیل نہیں پوچھی تھی لیکن ہم نے اس کو review کیا

ہے تو ہمارا یہ project as per target چل رہا ہے اور اس سہ ماہی کی allocation خرچ ہو چکی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5605 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***5605: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر میں زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کے منصوبہ پر کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ بھر کی زرعی اجناس کی منڈیاں بذریعہ متعلقہ مارکیٹ کمیٹی نظامت زراعت (معاشیات و تجارت) کی ویب سائٹ www.amis.pk کے ساتھ 2007 سے آپس میں منسلک ہیں اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور صارفین کی معلومات کے لئے پنجاب کی تمام زرعی منڈیوں میں فروخت ہونے والی زرعی اجناس کے نرخ روزانہ کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔

(ب) اس سوال کا جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5660۔ سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 5730 pending کیا

جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 5835pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5912۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5913 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال نمبر 5964۔ محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال نمبر 5965 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 5975 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالرؤف کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 6013 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے اُن کی طرف سے question pending کرنے کی request آئی ہے یہ سوال نمبر 6022 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6053 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6073۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6189۔ چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال نمبر 6206 بھی چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ ساجدہ بیگم!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! سوال نمبر 6249 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: پی پی۔83 میں پختہ کھالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6249: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔83 خوشاب میں اس وقت کتنے پختہ کھالے موجود ہیں؟

(ب) ان کھالوں سے کتنے ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے؟
(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر کب ہوئی تھی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):
(الف) پی پی۔83 خوشاب میں اس وقت 380 پختہ کھالے موجود ہیں۔
(ب) ان کھالوں سے تقریباً 1,41,857 (ایک لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو ستاون) ایکڑ اراضی سیراب ہو رہی ہے۔
(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر موجودہ مالی سال 21-2020 میں ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کھال نمبر	چک نمبر	تحصیل وضلع	تاریخ تکمیل پختگی
26042/L	47MB	خوشاب	02-12-2020

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 6271 کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6432 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کا ڈی اے پی کھاد پر سبسڈی دینے کے طریق کار اور زمین کی شرط سے متعلقہ تفصیلات

*6432: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) حکومت کا DAP کھاد پر سبسڈی کا کیا طریق کار ہے کیسے Apply کیا جا سکتا ہے؟
(ب) کم سے کم کتنی بوری خرید سکتے ہیں؟

(ج) اگر یہ سبسڈی چھوٹے کاشتکاروں کے لئے ہے تو اس سبسڈی کو حاصل کرنے کے لئے کم از کم کتنی زمین کا مالک ہونا ضروری ہے یا زیادہ سے زیادہ کتنی زمین ہونی چاہئے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ صرف 5 Coupons پر سبسڈی دے رہی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب کا کسان DAP اور دیگر کھادوں یعنی NP,SSP,SOP,MOP,NPK کھادوں پر سبسڈی حاصل کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ زراعت (توسیع) کے دفتر سے اپنی رجسٹریشن کرواتا ہے۔ بعد ازاں درج بالا کھادوں کی بوری کے منہ میں آدھا اندر آدھا باہر سلائی / چسپاں Subsidy Voucher پر درج شدہ پوشیدہ نمبر کو اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ 8070 پر SMS کرتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کی طرف سے واپسی تصدیقی SMS وصول کرتا ہے۔ اپنی باری آنے پر کسان کو سبسڈی کی رقم کا Transaction ID بذریعہ SMS بھیجا جاتا ہے جسے دکھا کر کسان متعلقہ Branch Less Banking Operator کے فرنچائز ڈیلر (Franchise Dealer) سے بائیو میٹرک ویریفکیشن (Bio-Matric Verification) کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔

(ب) کسان اپنی ضرورت کے مطابق کھادیں خرید سکتا ہے تاہم مجموعی طور پر ہر کسان ایک سال میں اپنے شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 20 بوری پر سبسڈی وصول کر سکتا ہے۔

(ج) کھادوں پر سبسڈی پنجاب کے تمام کسانوں کے لئے ہے۔ یہ کھادوں کی مقرر کردہ بوریوں کی تعداد پر دی جاتی ہے اس کے لئے زمین کا کم یا زیادہ ہونا معیار نہیں ہے۔

(د) پنجاب کے کسان اپنے شناختی کارڈ پر DAP,NP,SSP,NPK کھادوں کی 20 بوریوں جبکہ MOP,SOP کی 10 بوریوں پر سبسڈی لے سکتا ہے تاہم مجموعی طور پر ہر کسان اپنے شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 20 بوری پر سبسڈی وصول کر سکتا ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے کہ متعلقہ محکمہ زراعت کے دفتر سے کسان اپنی رجسٹریشن کراتے ہیں تو اس رجسٹریشن کا طریق کار بتا دیجئے گا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! کسان محکمہ زراعت کے پاس اپنا نام درج کراتے ہیں جس سے اُن کی رجسٹریشن ہو جاتی ہے۔ سبسڈی ووچر پر ایک secret number درج ہوتا ہے جو SMS کیا جاتا ہے اور پھر سبسڈی ملتی ہے اور یہ بہت ہی آسان process ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! محکمہ سبسڈی کو simplify کیوں نہیں کر دیتا کہ جو کسان کوئی بوری خریدے گا تو اُس کو direct subsidy مل جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنی سبسڈی کی رقم ہو اس سے پوری کھاد کی قیمتوں میں کمی کر دی جائے۔ یہ ایک سادہ طریقہ ہے لیکن ہم نے جو طریق کار اختیار کیا ہے کہ سبسڈی واؤچر سے ایک کسان صرف پانچ کھاد کے تھیلوں پر سبسڈی لے سکتا ہے۔ اس کے پیچھے سوچ یہ ہے کہ چھوٹے کسان کو فائدہ ہو اور اس سے چھوٹا کسان ہی فائدہ اٹھا سکے اور جو زیادہ مقدار میں کھاد کے تھیلے لیتا ہے وہ تمام تھیلوں پر سبسڈی نہ لے سکے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! انہوں نے جو طریق کار رکھا ہوا ہے۔ چھوٹے کاشتکاروں یا کسانوں کو SMS یا رجسٹریشن کے پیچیدہ طریق کار کا پتا ہی نہیں ہوتا۔ اس وقت جو مقامی طور پر practice چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ ایک بندہ سب سے تھیلے خرید لیتا ہے اور پھر آگے فروخت کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہ طریق کار غریب اور عام لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ ایک کھاد کے تھیلے پر کتنی سبسڈی دے رہے ہیں۔ آپ مجھے کھاد پر دی جانے والی سبسڈی کی رقم کا بتا دیں کہ وہ کیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اس وقت DAP کی بوری پر -/1000 روپے کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ اس وقت DAP کے تھیلے کی کیا قیمت ہے؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! آج کل DAP کا تھیلا -/4400روپے کا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! میں نے آج ہی -/4700روپے میں خریدا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر6433 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گندم کے بیج پر سبسڈی کے حصول کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*6433: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کی گندم کے بیج پر سبسڈی کا کیا طریق کار ہے کیسے Apply کیا جاسکتا ہے؟

(ب) سبسڈی پر کم سے کم کتنی بوری لے سکتے ہیں؟

(ج) سبسڈی لینے کے لئے کتنے ایکڑ زمین ہونی چاہیئے؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب کا کاشتکار کھادوں و دیگر سبسڈیز حاصل کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ زراعت (توسیع) کے دفتر سے اپنی رجسٹریشن کرواتا ہے۔ حکومت پنجاب رجسٹرڈ کاشتکاروں کو گندم کی منتخب اقسام اکبر19، اناج17-، اجالا16-، مرکز19، فخر بھکر، غازی19، بورلاگ16، پاکستان13، زنکول16، گولڈ16، بھکر سٹار، فتح جنگ16، احسان16اور بارانی17 کا تصدیق شدہ بیج بذریعہ پری کوالیفائیڈ سیڈ کمپنیاں بمع100 گرام پھپھوندی کش زہر کے لئے -/1200روپے فی بوری(50کلوگرام) سبسڈی دے رہی ہے۔

بعد ازاں رجسٹرڈ کاشتکار سبسڈی حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل فون پر شناختی کارڈ نمبرspaceدرج بالا اقسام گندم کی بوری کے منہ میں آدھا اندر آدھا باہر سلائی / چسپاںSubsidy Voucherپر درج شدہ پوشیدہ واؤچر نمبر لکھ کر8070 پرSMS کرتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ(PITB) کی طرف سے واپسی تصدیقی

SMS وصول کرتا ہے۔ اپنی باری آنے پر کسان کو سبسڈی کی رقم کا Transaction ID بذریعہ SMS بھیجا جاتا ہے جسے دکھا کر کسان متعلقہ Branch Less Banking Operator کے فرنچائز ڈیلر (Franchise Dealer) سے بائیو میٹرک ویریفکیشن (Bio-Metric Verification) کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔

(ب) منتخب اقسام کے 5 تھیلے برائے 5 ایکڑ ایک رجسٹرڈ کاشتکار کو سبسڈی پر مل سکتے ہیں۔

(ج) رقبے کی کوئی قید نہیں۔ صرف رجسٹرڈ کاشتکار "پہلے آئیں پہلے پائیں" کی بنیاد پر سبسڈی حاصل کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا کسانوں کی رجسٹریشن کا وہی طریق کار ہے جو آپ نے پہلے بتایا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! رجسٹریشن کا یہی طریق کار ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ پانچ تھیلے برائے پانچ ایکڑ ایک رجسٹرڈ کاشتکار کو مل سکتے ہیں۔ کیا آپ کا ارادہ ہے کہ یہ تعداد بڑھائی جائے کیونکہ پانچ تھیلے بہت کم ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ہمارا ارادہ ہے کہ آئندہ سبسڈی کی رقم کو بڑھایا جائے تاکہ کسانوں کو زیادہ فائدہ ہو۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جنوبی پنجاب میں جعلی زرعی ادویات کی ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*4273: **محترمہ شاہینہ کریم**: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے جعلی زرعی ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کا اس معاملہ میں کیا چیک اینڈ بیلنس ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کاشتکاروں کو کوالٹی زرعی زہریں فراہم کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے تحصیل اور ضلعی سطح پر پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کر کے ان کی تصدیق کے لئے لیبارٹری بھجواتے ہیں اور ناقص اور غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری / جعلی زرعی ادویات کی تیاری میں ملوث فیکٹریوں پر خفیہ چھاپہ جات مارے جاتے ہیں جن میں نہ صرف جعلی زرعی ادویات کو موقع پر قبضہ میں لیا جاتا ہے بلکہ ان کی تیاری میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے مقدمات بھی درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب کے 14 اضلاع کی اس ضمن میں سال 2019 اور سال 2020 کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

سال	تعداد نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر رجسٹرڈ	گرفتار ملزمان	تعداد چھاپے	مقدار / وزن ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	مالیت ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات
2019	5671	165	156	70	131	2,16,652 کلوگرام اور 26,938 لیٹر	/11,39,71,073 روپے
2020 (اگست)	3548	119	132	126	126	30,778 کلوگرام اور 12,775 لیٹر	-/7,24,74,678 روپے

مزید بر آں سال 2019 اور 2020 میں اب تک 27 جعلی کمپنیاں، 10 فیکٹریاں) جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھیں(اور 2 لاکھ 37 ہزار جعلی لیبل کو پکڑا گیا اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اب تک 71 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں عدالت نے 12 ملزمان کو 2 سال تک کی جیل کی سزائیں سنائی ہیں اور کل -/18,83,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس ضمن میں صوبائی سطح پر ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئرمین ایڈیشنل سیکرٹری زراعت ہیں جبکہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کے چیئرمین ڈپٹی کمشنرز اور ممبران میں محکمہ زراعت، پولیس، پراسیکیوشن، کاشتکاروں، زرعی ادویات کی کمپنیوں اور ڈیلروں کے نمائندے شامل ہیں اور یہ ٹاسک فورس کمیٹیاں ہر ماہ زرعی انسپکٹرز اور دیگر محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہیں۔ مزید برآں ٹاسک فورس کی ہیلپ لائن کا موبائل نمبر تمام سرکاری دفاتر، زرعی ادویات و کھادوں کی دکانوں اور دیگر نمایاں جگہوں پر واضح طور پر بذریعہ پینافلیکس آویزاں کیا گیا ہے جس پر کی گئی شکایت پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جنوبی پنجاب میں کپاس کی پیداوار کے متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4275: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ہے؟

(ب) اس حوالے سے حکومت نے کوئی واضح پالیسی دی ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی ہے کماد کی آبپاشی کے لئے درکار پانی کے زیادہ استعمال سے ہوا کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کپاس پر نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا

حملہ بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کپاس کو صرف گرم اور خشک آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے ان جملہ عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1۔ پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔

2۔ کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جا رہا ہے جس پر کل -/320.363 ملین روپے لاگت آئے گی۔

3۔ کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ریسرچ اسٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جا رہا ہے جس پر کل -/175.350 ملین روپے لاگت آئے گی۔

4۔ کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے موثر تدارک کے لئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کے لئے 4.4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے تحت چلنے والے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4106: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ہذا کے کس کس شعبہ جات کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ب) ضلع میں کون کون سے زرعی آلات پر کتنے کسانوں کو سبسڈی دی گئی؟

(ج) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا اور مزید کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور مقصد ہذا کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ہذا کے درج ذیل منصوبہ جات جاری ہیں۔

شعبہ	جاری منصوبہ جات
1۔توسیع	1۔ایکسٹینشن سروس2 O.(سائل سمپلنگ،واٹر سیمپلنگ،کسان رجسٹریشن)
	2۔گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ(ڈی پلاٹ گندم،بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی زرعی آلات گندم، جپسم کی رعائتی قیمت پر فراہمی)
	3۔کماد کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ(ڈی پلاٹ کماد،زرعی آلات کماد)
	4۔قومی پروگرام برائے تیل دار اجناس(ڈی پلاٹ سورج مکھی،بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی)
2۔ریسرچ	1۔ایکسٹینشن سروسز2 O.
	Commissioned Research for Development of Cotton Seed -2
3۔اصلاح آبپاشی	1۔پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ
	2۔قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالاجات(فیز-II) پنجاب
	3۔منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ڈرپ / سپر نکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب
4۔کراپ رپورٹنگ سروس	پنجاب فصل بیمہ (تکافل) پروگرام

(ب) ضلع میں گندم اور کماد کی پیداوار بڑھانے کے لئے اس سال مندرجہ ذیل زرعی آلات سبسڈی پر دیئے جا رہے ہیں۔

نام زرعی آلات(0٪ سبسڈی)	مختص تعداد	نام زرعی آلات(50٪ سبسڈی)	مختص تعداد
1۔زیرو ٹیلج ڈرل	17	6۔چیزل ہل	83
2۔ڈرائی سوئنگ ڈرل	28	7۔شوگر کین پلانٹر	42
3۔وتر سوئنگ ڈرل	10	8۔گرینولر پیسٹی سائیڈ ایپلیکیٹر	07
4۔ویٹ بیڈ پلانٹر	05	9۔شوگر کین ریجر	42
5۔سلیشر	05		

مزید بر آں شعبہ اصلاح آبپاشی کی جانب سے سال 20-2019 میں 75 کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولرز سبسڈی پر مہیا کئے جا رہے ہیں۔

(ج) سال 17-2016اور 18-2017 کے دوران 236 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا اور موجودہ مالی سال20-2019 میں مزید 250 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور مقصد ہذا کے لئے 30 کروڑ70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پاکپتن: محکمہ زراعت کے دفاتر، فارم، ریسرچ سنٹرز کی تعداد اور بیجوں کی ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*5022: **جناب محمد ارشد ملک**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے کتنے دفتر فارم و ریسرچ کتنے ایکڑ رقبہ پر ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے فارم وریسرچ سنٹروں پر کس کس فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ کی جاتی ہے اور ان زرعی فارم وریسرچ سنٹروں پر کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) سال2020میں ضلع پاکپتن کے زرعی فارموں کے کتنے رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی کتنی پیداوار حاصل ہوئی کس کس کو فروخت کی گئی اور حاصل ہونے والی رقم کتنی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے زیر سایہ 21 دفاتر ہیں جبکہ 3 فارم و ریسرچ سنٹرز 1127 ایکڑ 2 کنال 3 مرلہ رقبہ پر واقع ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے فارم و ریسرچ سنٹروں پر ریسرچ ورک اور کاشتہ فصلات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 "گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن"

سیڈ فارم ہونے کی وجہ سے یہاں پر صرف بیج بڑھانے کے لئے فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔ خریف 2019ء میں دھان، باجرہ، تِل، مکئی، جوار اور پٹ سن جبکہ ربیع 20-2019 میں گندم، سرسوں، جئی، چنے اور برسیم کی فصلات کاشت کی گئیں۔

2 "سٹرس جرم پلازم یونٹ، پاکپتن"

جرم پلازم یونٹ محمد نگر فارم، عارف والا ضلع پاکپتن پر کوئی ریسرچ نہیں کی جاتی البتہ مختلف انواع واقسام کی ترشاوہ سائن اور روٹ سٹاک ورائٹی کو ایک جگہ پر یکجا

کر کے ان کی دیکھ بھال کرنا اصل مقاصد میں شامل ہے۔ ان ورائٹیوں سے حاصل ہونے والی پیوند کاری کی قلموں کو محکمہ کی طرف سے مختلف رجسٹرڈ نرسریوں کو بلا معاوضہ مہیا کیا جاتا ہے تا کہ اچھی اقسام کے ترشاوہ پھلوں کے پوداجات مہیا کئے جاسکیں۔ سال2019-20 میں تقریباً7500 پودوں کی پیوند کاری کرنے کے لئے بڈ مٹیریل رجسٹرڈ نرسری کو مہیا کیا گیا ہے۔

3 گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر

گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر کا بنیادی مقصد بیجوں کی افزائش ہے جس کے لئے قومی / صوبائی تحقیقی اداروں سے مختلف فصلات مثلاً گندم، دھان، مکئی چارہ، کینولا اور برسیم کے پری بیسک بیج لے کر کاشت کئے جاتے ہیں۔ متذکرہ بیجوں کی کاشت سے حاصل ہونے والے بنیادی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن ودیگر سیڈ کمپنیوں کو بیچے جاتے ہیں تا کہ وہ کاشتکاروں کو معیاری بیج فروخت کریں۔

(ج) سال2019-20 میں ضلع پاکپتن کے زرعی فارموں پر کاشت گندم کے رقبہ، پیداوار، فروخت اور حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن

گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن پر391ایکڑ اور 2 کنال رقبہ پر گندم کاشت کی گئی جس سے 2,43,217 کلوگرام پیداوار حاصل ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ(A-K-M)	پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	کل پیداوار (کلوگرام)	چارجز کٹائی و پھنڈائی وغیرہ(کلوگرام)	خالص / صافی (کلوگرام)
1۔	گندم خود کاشت	92-05-00	35.38	131101	420	130681
2۔	گندم پٹہ داران	298-05-00	26.31	314220	32680	112536
میزان						243217

جس میں سے 1,81,001 کلو گرام گندم پنجاب سیڈ کارپوریشن، ساہیوال اور المدینہ کمیشن شاپ، پاکپتن کو فروخت کی گئی جس سے -/71,54,612 روپے کی رقم حاصل ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آرگنائزیشن / ایجنسی	مقدار (کلوگرام)	کٹوتی (کلوگرام)	خالص وزن (کلوگرام)	ریٹ روپے فی40کلوگرام	رقم (روپے)	کیفیت
1۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن، ساہیوال	97001	299	96702	1448	3500612	رقم گورنمنٹ خزانے میں بذریعہ چالان نمبر17 مورخہ 09-07-2020 جمع کروادی گئی
2۔ المدینہ کمیشن شاپ، بونگہ حیات پاکپتن	84000	-	84000	1740	3654000	رقم گورنمنٹ خزانے میں بذریعہ چالان نمبر59 مورخہ 09-09-2020 جمع کروادی گئی

بطور بیج گندم 62,216 کلو گرام فارم ہذا کے سٹوروں میں موجود تھی جو کہ آئندہ فصل گندم کے لئے زمیندار حضرات، پرائیویٹ کمپنیز اور پٹہ داران کو دی جانی تھی۔ گندم کی کاشت جاری ہے اور تاحال 14947 کلو گرام گندم فارم ہذا کے سٹوروں میں موجود ہے۔

2۔ سٹرس جرم پلازم یونٹ، پاکپتن

جرم پلازم یونٹ پر گندم کاشت نہیں کی جاتی۔

3۔ گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر

2019-20 میں گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر پر 135 ایکڑ 4 کنال 18 مرلے رقبہ پر گندم کاشت کی گئی جس سے کل 4800 من (اوسط پیداوار 35.4 من فی ایکڑ) پیداوار حاصل ہوئی۔ مذکورہ مقدار سے 1060 من مزدوری و تھریشنگ اور 1499 من پٹہ داران کا حصّہ نکالنے کے بعد بشمول 240 من پٹہ داران سے وصولی اور 1000 من حصّہ سرکار اس کے علاوہ 1241 من خود کاشتہ پیداوار گندم سے 2481 من سے 1696 من گندم مبلغ 1448 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال اور 785 من گندم محکمہ خوراک کو مبلغ 1400 روپے فی 40 کلو گرام فروخت کی گئی۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن سے 2455808 روپے اور محکمہ خوراک سے 1099000 روپے حاصل ہوئے جو کہ خزانہ سرکار میں جمع کروا دیئے گئے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال کی اراضی کی تعداد اور سیڈ پروسیسنگ پلانٹ سے کسانوں کو بیج کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5036: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کی ساہیوال میں کتنی اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں گندم، کپاس، چاول، تیل دار اجناس اور چارہ جات کا کتنا کتنا بیج سالانہ تیار ہوتا ہے؟

(ج) یکم جنوری 2019 سے اس سیڈ پروسیسنگ پلانٹ سے گندم، کپاس اور چارہ جات کا کتنا بیج کسانوں کو فراہم کیا گیا کس کس نرخ پر فراہم کیا گیا؟

(د) ساہیوال میں کتنا کس کس فصل کا بیج سالانہ تیار کیا جاتا ہے؟

(ہ) ساہیوال کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کسانوں سے بیج لے کر آگے بھی فروخت کیا جاتا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ فارم ساہیوال کے پاس رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقبہ واقع	کل رقبہ (ایکڑوں میں)	خودکاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	غیر قانونی پٹہ داران / قابضین) ایکڑوں میں)
چک نمبر L-9/90 ساہیوال	175.5	103	72.5
چک نمبر L-9/92 ساہیوال	236	56.5	179.5
میزان	411.5	159.5	252

252 ایکڑ رقبہ جو کہ پٹہ داران کے غیر قانونی قبضہ میں ہے اس کا کیس ہائی کورٹ ملتان میں زیر سماعت ہے۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ ساہیوال میں سالانہ گندم، کپاس، دھان، تیلدار اجناس اور چارہ جات کا بیج درج ذیل مقدار میں تیار ہوتا ہے:

نام فصل	گندم	کپاس	دھان	تیل دار اجناس	چارہ جات
مقدار بیج (میٹرک ٹن)	7268	ساہیوال میں تیار نہیں کیا جاتا	2103	82	233

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ ساہیوال میں یکم جنوری 2019 سے درج ذیل بیج کسانوں کو فراہم کیا گیا:

نام فصل	گندم	دھان	مکئی	چارہ جات	تیل دار اجناس
مقدار بیج) میٹرک ٹن)	267.75	102.36	55.84	1945.33	25.91

(د)

نام فصل	بیگ (کلوگرام)	تعداد بیگ	نام فصل	بیگ (کلوگرام)	تعداد بیگ
گندم	50	145355	دھان	20	105118
جئی	30	4002	جئی	50	1280
کینولا	05	5182	سورگھم	10	2449
مٹر	20	9850	مٹر	50	63
برسیم	10	702	مکئی(Synthetic)	20	86488
مکئی(Hybrid)	10	5584			

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں گندم، دھان، مکئی، مٹر، برسیم، جئی کا بیج رجسٹر کاشتکاروں کے پاس کاشت کروایا جاتا ہے جو فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق پروکیور کیا جاتا ہے۔ ساہیوال میں ٹوٹل 150 رجسٹر گرو ور (کاشتکار) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ مالی سال 20-2019 میں درج ذیل فصلوں کا بیج خریدا گیا:

بیج فصل	پروکیورمنٹ (منوں میں)
گندم	299045
پیڈی فائن	25165
پیڈی کورس	11687
مکئی چارہ	9593
جئی	6077
برسیم	135

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مختلف فصلوں کو پراسیس کرنے کے بعد اس بیج کو پنجاب بھر میں 18 مراکز کو بھیجا جاتا ہے جو وہاں سے براہ راست کسانوں اور صوبہ بھر میں رجسٹرڈ 1800 ڈیلرز حضرات کو فروخت کیا جاتا ہے۔ ساہیوال کے رجسٹرڈ ڈیلرز کی تعداد 200 ہے کسانوں کو فراہم کردہ بیج کی اقسام اور مقدار کی تفصیل جز (ج) میں فراہم کر دی گئی ہے۔

ضلع خانیوال میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رقم ودیگر تفصیلات

*5046: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کامالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وائز کتنا تھااور کتنا بجٹ کھالہ جات کو پختہ کرنے وتوسیع دینے کے لئے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع خانیوال میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیاان کھالوں کے نمبر اور جس گاؤں کے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کررہے ہیں کتنی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ترقیاتی بجٹ(روپوں میں)	غیر ترقیاتی بجٹ(روپوں میں)	کل بجٹ(روپوں میں)
13,78,06,978/-	6,77,27,671/-	20,55,34,649/-

کھالہ جات کو پختہ کرنے اور اضافی پختگی کے لئے -/13,78,06,978 روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع خانیوال میں 69 نہری وغیر نہری کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 88 ملازمین کام کررہے ہیں جبکہ 15 اسامیاں خالی ہیں۔ پُر اور خالی اسامیوں کی عہدہ اور گریڈوار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت نے گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا ہے جب کہ گریڈ 1 تا 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں 15 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین اور ریسرچ کے اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5094: جناب منیب الحق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں کس کس شعبہ کے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وائز کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے ریسرچ کے کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں ہر ادارہ کی زمین مع ملازمین کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اس ضلع کی محکمہ زراعت کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ زراعت کس کس نئی فصل یا درخت کی اقسام پر کام کر رہا ہے اور اس محکمہ کی ایک سال کی کارکردگی بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے ضلع اوکاڑہ میں 29 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کے جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 413 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ و گریڈ وائز تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں ریسرچ سے متعلقہ اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ	ریسرچ ادارے کا نام	زمین ادارہ	تعداد ملازمین
اصلاح آبپاشی	تحقیقی ادارہ اصلاح آبپاشی، رینالہ خورد، اوکاڑہ	75 ایکڑ	17

تحقیقی ادارہ اصلاح آبپاشی کے ملازمین کی تفصیل (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ سال	سیلری(Salary)	نان سیلری(Operational)	کل بجٹ
2019-20	-/19,26,22,255روپے	-/17,22,17,245روپے	-/36,48,39,500روپے

(ہ) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ اصلاح آبپاشی نے دوسرے تحقیقاتی اداروں (تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی وباجرہ، یوسف والا ،ساہیوال اور تحقیقاتی ادارہ برائے آلو ،ساہیوال) کے اشتراک سے مکئی اور آلو پر پانی کے بہتر استعمال کے لئے آزمائشی تحقیق کی جس کے تین مقالے شائع ہوئے۔ مزید برآں کپاس ،چاول ،امرود اور کینو پر بھی پانی کے بہتر استعمال کے لئے آزمائشی تحقیق کی گئی جو کہ رواں مالی سال میں بھی جاری ہے تا کہ کم پانی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔ محکمہ زراعت کی ایک سالہ کارکردگی ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2019 میں کھالہ جات کو پختہ کرنے کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5518: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2019 میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیاان کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے میں کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کی جانب سے مالی سال 19-2018اور20-2019 میں5032 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے 8626.146 ملین روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پختہ کردہ کھالہ جات کی تفصیل	
	تعداد	اخراجات(ملین روپے)
2018-19	2350	4237.007
2019-20	2682	4389.139
میزان	5032	8626.146

رحیم یار خان میں زرعی یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***5660: سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زرعی کالج رحیم یار خان کا موجودہ Status اور طلباء کی تعداد، فیکلٹیز اور شعبہ جات کے بارے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا تقریباً پچاس لاکھ آبادی کے زرعی پیداوار کے ضلع کو باقاعدہ زرعی یونیورسٹی کی ضرورت ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک رحیم یار خان میں زرعی یونیورسٹی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) اِنسروس زرعی تربیتی ادارہ (زرعی کالج) رحیم یار خان زرعی تعلیم کا ایک اہم ادارہ ہے جس میں فیلڈ اسسٹنٹ کی پری سروس تربیت کے لئے تین سالہ ڈپلومہ ان ایگریکلچرل سائنسز (DAS) کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں محکمہ زراعت (ایکسٹینشن توسیع و اڈاپٹیو ریسرچ) کے اِنسروس افسران، فیلڈ اسسٹنٹ، اور بیلداران کی صلاحیت کی تعمیر کے لئے اِنسروس تربیتی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ ادارہ ہذا میں ہر سال جنوبی پنجاب کے 9 اضلاع کے 100 طلباء کو مذکورہ ڈپلومہ کورس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت تین سالہ ڈپلومہ کورس میں تینوں کلاسز میں 283 طلباء زیر تعلیم ہیں جنہیں ایگرانومی، پلانٹ پروٹیکشن، فارم میکانائزیشن اور فارم مینجمنٹ، ایگریکلچر ایکسٹینشن، سوائل سائنس اور باغبانی کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ ٹیچنگ فیکلٹی اِنسروس زرعی تربیتی ادارہ (زرعی کالج) رحیم یار خان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	متعلقہ مضامین
1	امتیاز احمد	ڈائریکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ایگری بزنس، فارم مینجمنٹ
2	اشفاق احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایکسٹینشن	ایگریکلچر ایکسٹینشن
3	جمیل الرحمان	سینئر انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ہارٹیکلچر، آئی ٹی، اسلامیات
4	عثمان خالد	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر انجینئرنگ	ایگریکلچر انجینئرنگ، اردو، مطالعہ پاکستان
5	ارجد حسین	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر انٹومالوجی	ایگریکلچر انٹومالوجی اینڈ پتھالوجی
6	عبدالوحید	فارم منیجر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر سائل سائنس	سائل سائنس
7	محمد افتخار بشیر	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ایگرانومی، انگلش

(ب) جی نہیں کیونکہ ضلع رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے عرصہ دو سال سے فیکلٹی آف ایگریکلچر کے باقاعدہ طور پر گریجویٹ کورسز شروع کر دیئے ہیں اور ہر سال بی ایس سی ایگریکلچر میں 100 طلباء کو F.Sc کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے۔

(ج) بہاولپور اور رحیم یار خان میں زرعی کالجز موجود ہیں جو کہ علاقے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں اس لئے ایک نئی اور علیحدہ زرعی یونیورسٹی کا قیام ضروری نہیں ہے۔

صوبہ میں ٹڈی دل سے ہونے والے نقصان کے تخمینہ سے متعلقہ تفصیلات

***5912: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا 20-2019 میں صوبہ بھر میں ٹڈی دل سے ہونے والے نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ٹڈی دل کے آئندہ حملہ سے فصلوں کو محفوظ بنانے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) فروری 2019 میں ٹڈی دل کا ابتدائی حملہ بلوچستان اور سندھ کے ساحلی علاقوں میں شروع ہوا جو کہ جولائی 2019 میں پنجاب تک پھیل گیا۔ فروری 2019 میں ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومت نے مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کے لئے مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کیا۔

ٹڈی دل کے مؤثر کنٹرول کے لئے ڈیڑھ سال پر محیط ایک نیشنل ایکشن پلان تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020 اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020 جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔

ٹڈی دل کے آئندہ کنٹرول کے لئے قومی ایکشن پلان سٹیج تھری تیار کیا گیا ہے جس میں علاقوں کا سروے، کنٹرول کا تخمینہ، کنٹرول کے اہداف اور فنڈز شامل ہیں جس کی تاحال لوکسٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت نہ پڑی ہے۔

پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے 54ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمر جنسی صورتحال کے لئے 908ٹیمیں1,26,000 لیٹر پیسٹیسائیڈز، 20 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز اور 1619 شولڈر ماؤنٹڈ سپر یئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔

ٹڈی دل کی افزائش کی ابتدائی حالتوں کو تلف کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5913: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹڈی دل کا انڈوں، بچوں اور ہاپرز کی حالتوں میں تدارک یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیاٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومت نے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں ان خصوصی اقدامات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ٹڈی دل کے انڈوں کی حالت میں خاتمہ کے لئے کچھ رقبہ پر (Deep Ploghing) گہرے ہل چلائے گئے جس کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے آیا جبکہ بچوں اور ہاپرز کو کنٹرول کرنے کے لئے میلاتھیان ULV، فیپرونل اور ڈیلٹا میتھرین کے سپرے کر کے کنٹرول کیا گیا۔

(ب) فروری 2019 سے ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومتوں نے مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کے لئے اس کی مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کیا۔

پنجاب حکومت نے اس کیڑے کے ممکنہ حملے کو مد نظر رکھتے ہوئے ماہ جون سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

(1) ایک جامع لوکسٹ یا ٹڈی دل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ زراعت، لائیو سٹاک، جنگلات، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور PDMA کو شامل کیا گیا۔

(2) ایک ورکنگ گروپ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی سربراہی میں تشکیل دیا گیا۔

(3) ہر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کے آفس میں لوکسٹ کنٹرول روم بنائے گئے۔

(4) بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے اضلاع حملہ کی زد میں آنے والے قرار دیئے گئے۔

(5) 210ملین روپے لوکسٹ کنٹرول کے لئے مختص کئے گئے جن میں سے 100ملین وفاقی حکومت کو دیئے گئے اور بقایا رقم 3ڈویژنز کے اضلاع کو مختص کئے گئے۔

(6) محکمہ زراعت نے تقریباً40ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز کے انتظامات کئے۔

(7) وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے ریگستان میں سپرے کے لئے ایک جہاز کو پنجاب کے لئے مختص کر دیا۔

(8) 92گاڑیاں کنٹرول آپریشنز میں استعمال کی گئیں اور 2000سے زیادہ شولڈر ماؤنٹڈز سپریئرز کا استعمال کیا گیا۔

(9) موسم سرما میں ریگستانی ٹڈیوں کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کے لئے 275ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

(10) اب تک تقریباً54ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز ٹڈیوں کے انسداد کے لئے استعمال کی جاچکی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان21-2020

ایک نیشنل ایکشن پلان ڈیڑھ سال پر محیط تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں: پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے ریگستانی ٹڈیوں کے ممکنہ خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل ایمر جنسی کا اعلان کیا۔

فیزIکے دوران ملک کو 2019 کے دوران ٹڈی دل کے شدید پھیلنے کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر قابو پانے والے اقدامات سے خریف 20-2019 (کپاس، مکئی اور چاول) اور ربیع 20-2019 کی فصلوں خصوصاً گندم اور چنے کو ٹڈی دل سے بچنے میں مدد ملی۔ اس فیز کے دوران 50,000ہیکٹر میں بغیر کسی فصل کے نقصان کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا گیا تاہم انڈو پاک بارڈر کے آس پاس موسم گرما میں تولیدی علاقوں میں دیر سے نمو پانے والے ٹڈی دل کی وجہ سے، دسمبر اور جنوری میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر یلغار شروع ہوئی اور پنجاب کے شمالی اور وسطی حصوں جو کہ ارد گرد ویران علاقوں میں آباد ہو گئی۔

جبکہ فیزII صوبہ پنجاب میں 26 اضلاع میں 7.13 ملین ہیکٹر رقبے کا سروے کیا گیا اور1,50,139 ہیکٹر رقبے پر 54,506 لیٹر کیڑے مار دوا کا استعمال کر کے ٹڈی دل کنٹرول کیا گیا۔ اس عرصے کے لئے پنجاب حکومت کا مجوزہ فنڈ 681.88 ملین روپے

تھا۔ این ڈی ایم اے کو2لاکھ لیٹر ای سی کیڑے مار ادویات اور 50 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز کی خریداری کے لئے 185 ملین روپے منتقل کر دیئے گئے۔

فیز III کا پلان آئندہ ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے قومی ایکشن پلان میں تیار کیا گیا ۔ جس میں علاقوں کا سروے کنٹرول کا تخمینہ، کنٹرول کے اہداف، فنڈز وغیرہ شامل ہیں جس کی تاحال لوکسٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت نہ پڑی۔

البتہ پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے 54ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کے لئے908 ٹیمیں126,000لیٹر پیسٹیسائیڈز اور 20 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز اور 1619 شولڈر ماؤنٹڈ سپر یئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔ لہٰذا محکمہ زراعت اور دیگر اداروں کی طرف سے ریگستانی ٹڈیوں کے انسداد کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی ہے۔

ضلع راجن پور میں کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5964: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کا مالی سال20-2019 کا بجٹ مد وار کتنا تھا کتنا بجٹ کھالہ جات کو پختہ کرنے اور توسیع دینے کے لئے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع راجن پور میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور گاؤں کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اور کس کس عہدہ، گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی؟

(ہ) مالی سال21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کی شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا مالی سال 20-2019 کا کل بجٹ 8,757.29 ملین روپے تھا جس کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ	سیلری بجٹ (ملین روپے)	نان سیلری بجٹ (ملین روپے)	کل میزان (ملین روپے)
1	غیر ترقیاتی	1,121.83	203.611	1,325.44
2	ترقیاتی	480.75	6,951.10	7,431.85

مزید برآں، کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے 4,567.96 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع راجن پور میں 72 نہری و غیر نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 82 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 5 اسامیاں خالی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی / ترقی کو جلد مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں 41 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5965: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:؟

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع راجن پور کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے؟

(وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ضلع راجن پور میں کوئی سیڈ پروسیسنگ پلانٹ نہ ہے۔

(ب) جواب جز الف میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز الف میں دے دیا گیا ہے۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کسانوں سے نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔
ریٹ اقسام
اور مقدار کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ: پی پی 95 میں محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*6053: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) فیلڈ اسسٹنٹ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں کتنے فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں وہ کسانوں اور کاشتکاروں کو کیا کیا مشورے دیتے ہیں؟

(د) کتنے فیلڈ اسسٹنٹ کے پاس موٹر سائیکل سرکاری فراہم کردہ ہیں؟

(ہ) کیا ان کی کارکردگی سے محکمہ مطمئن ہے؟

(و) اس علاقہ میں مزید کتنے فیلڈ اسسٹنٹ حکومت تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے 9 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں 71 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ وار تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔95 میں منظور شدہ 13 اسامیوں پر 11 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

محکمہ زراعت (توسیع) ضلع چنیوٹ کے فیلڈ اسسٹنٹ مندرجہ ذیل امور کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے سرانجام دیتے ہیں:

گورنمنٹ کے طے شدہ پروگرام شیڈول کے مطابق گاؤں کی سطح تک زرعی تربیتی پروگرام برائے گندم، دھان، مکئی چارہ جات، سبزیات کا انعقاد کرنا اور کاشتکاروں کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی، فصلوں کی نگہداشت، ضرر رساں کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کے نقصانات و تدارک سے متعلق مکمل آگاہی فراہم کرنا۔

کاشتکاروں کی رجسٹریشن برائے حصول سبسڈی و قرضہ جات کرنا۔

ہفتہ میں ایک یوم بروز جمعرات 09 بجے تا دوپہر 02 بجے موزوں مقامات پر پلانٹ کلینک کا انعقاد برائے رہنمائی / مشاورت بسلسلہ فصلات کرنا۔

سال میں دو مرتبہ رعائتی قیمت پر گورنمنٹ کی منظور شدہ اقسام کے بیج سبزیات فراہم کرنا اور ان کی کاشت سے متعلق مکمل راہنمائی فراہم کرنا۔

کھادوں کے متوازن استعمال کے لئے مٹی کے نمونہ جات برائے تجزیہ لینا اور کاشتکار کی راہنمائی کرنا۔

ٹیوب ویل کے پانی کے بہتر اور محفوظ استعمال کے لئے پانی کے نمونہ جات برائے تجزیہ لینا اور کاشتکار کی راہنمائی کرنا۔

وزیر اعظم پاکستان کے ایمرجنسی پروگرام کے تحت قومی منصوبہ جات برائے گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس سے متعلق کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرنا۔

(د) پی پی۔95 میں 11 فیلڈ اسسٹنٹ کو آسان اقساط پر سرکاری موٹر سائیکل فراہم کئے گئے ہیں۔

(ہ) محکمہ پی پی۔95 میں ملازمین کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

(و) پی پی۔95 میں فیلڈ اسسٹنٹ کی 2 اسامیاں خالی ہیں جن کی تعیناتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ سے ہوگی۔

صوبہ میں زیادہ پیداوار کم لاگت فصل کے بیجوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

***6073: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا زیادہ پیداوار اور کم لاگت فصل کے لئے نئے بیج کی دریافت پر کام جاری ہے اس حوالے سے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 20-2019 میں زیادہ پیداوار کم لاگت فصل کے لئے کتنے اقسام کے بیج متعارف کرائے گئے؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) اور اس کے ذیلی ادارے زیادہ پیداوار اور کم لاگت فصل کے لئے بیج کی دریافت پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس ضمن میں اپنے قیام سے لے کر اب تک ادارہ ہذا نے مختلف فصلات اور پھلوں کی568اقسام متعارف کروائیں۔مزید بر آں مختلف فصلات اور پھلوں کی 30اقسام تیاری کے آخری مراحل میں ہیں جو کہ مستقبل میں کسانوں کو کاشت کے لئے متعارف کروائی جائیں گی۔

(ب) 20-2019میں متعارف کروائی گئی اقسام کی تعداد 58ہیں جن کی تفصیل(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کاشت کردہ کپاس کے رقبہ کی تعداد اور مطلوبہ ٹارگٹ کے حصول سے متعلقہ تفصیلات

***6189: چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ رقبہ پر کپاس کی کاشت کی گئی تھی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے کتنے ایکڑ رقبہ پر کپاس کی فصل کا Target تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کتنے گانٹھ کپاس کی پیداوار ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران حکومت کے ٹارگٹ سے کتنی کم کپاس کی پیداوار ہوئی؟

(ہ) کم کپاس کی پیداوار کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ادارے یا ملازمین محکمہ زراعت ہیں؟

(و) ان دو سالوں کے دوران صوبہ بھر کے کپاس کے ریسرچ اداروں نے کیا کیا نتائج کپاس پر ریسرچ کے دیئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں درج ذیل رقبہ پر کپاس کی کاشت کی گئی تھی:

سال	رقبہ کپاس (ایکڑوں میں)
2019	46,45,000
2020	38,21,000

(ب) ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل ایکڑ رقبہ پر کپاس کی فصل کا Target تھا:

سال	کپاس کا ٹارگٹ رقبہ (ایکڑوں میں)
2019	53,00,000
2020	39,54,000

(ج) ان سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کپاس کی پیداوار کی گانٹھوں میں تفصیل کچھ یوں ہے:

سال	کپاس کی حاصل پیداوار (گانٹھوں میں)
2019	63,06,000
2020	49,64,000

(د) ان سالوں کے دوران حکومت کے ٹارگٹ سے مندرجہ ذیل کمی کپاس کی پیداوار میں ریکارڈ کی گئی:

سال	کپاس کی ہدف پیداوار (گانٹھوں میں)	کپاس کی حاصل پیداوار (گانٹھوں میں)	ٹارگٹ سے کم ہونے والی پیداوار (گانٹھوں میں)	ٹارگٹ سے کم ہونے والی پیداوار (فیصد میں)
2019	79,00,000	63,06,000	15,97,000	20.2فیصد
2020	60,00,000	49,64,000	10,36,000	17.3فیصد

(ہ) ان سالوں میں کپاس کی پیداوار کم ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

کاشتکاروں کا دوسری فصلیں مثلاً چاول، گندم اور کماد کاشت کرنے کا رجحان

موسمیاتی تبدیلیاں

کپاس کی امدادی قیمت کا نہ ہونا

ضرر رساں کیڑوں خاص طور پر سفید مکھی اور گلابی سنڈی کے حملے میں اضافہ

بیج کے اُگاؤ میں کمی

بیج کی نئی ٹیکنالوجی کا نہ ہونا

زرعی مداخل کی قیمتوں میں اضافہ

تمام متعلقہ ادارے اور ملازمین اپنا کام پوری توجہ اور دلچسپی سے کر رہے ہیں۔

(و) ان دو سالوں میں کپاس کی نئی قسم ایف ایچ 944-بنائی گئی ہے جو پنجاب سیڈ کونسل نے منظور کی ہے جبکہ 6 نئی اقسام ایم این ایچ 1016-، ایم این ایچ 1020-، ایم این ایچ 1026-، ایم این ایچ 1035-، ایف ایچ سُپر کاٹن، ایف ایچ 499-ایکسپرٹ سب کمیٹی نے پنجاب سیڈ کونسل سے منظوری کی سفارش کی ہے جو کہ جنوری 2021 میں منظور ہو جائیں گی۔ ان کے نتائج دو سال بعد آئیں گے جب ان کا بیج کسانوں تک پہنچے گا۔

تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں جعلی زرعی ادویات کھاد و بیج کی فروخت کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*6206: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہارون آباد اور فورٹ عباس میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس جگہ ہیں ان دفتر کے انچارج صاحبان کے نام مع عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ب) ان دفتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں اور کس کس فصل وکام کے متعلق راہنمائی فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تحصیلوں میں جعلی زرعی ادویات اور دو نمبر کھاد مع بیج فروخت ہو رہی ہیں؟

(د) محکمہ زراعت کے کون کون سے ملازمین اس کے ذمہ دار ہیں ان کے نام مع عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان تحصیلوں میں جو غیر قانونی جعلی زرعی ادویات کی فروخت جاری ہے ان کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور انچارج صاحبان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے تعینات ملازمین اور راہنمائی کے امور کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے:

شعبہ توسیع

تحصیل ہارون آباد اور تحصیل فورٹ عباس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) تحصیل ہارون آباد اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) تحصیل فورٹ عباس کے علاوہ مندرجہ ذیل ملازمین کسانوں کی راہنمائی کے لئے تعینات ہیں:

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) ہارون آباد میں ایک زراعت آفیسر، ایک زراعت انسپکٹر اور نو(9) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) مرکز فقیروالی میں ایک زراعت آفیسر ایک زراعت انسپکٹر اور دس (10) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) فورٹ عباس میں ایک زراعت آفیسر اور آٹھ (8) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) مرکز مروٹ میں چار (4) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

ان تحصیلوں میں محکمہ زراعت (توسیع) کا عملہ کسانوں کو مختلف فصلات، سبزیات اور باغات کے حوالے سے زرعی مشورے دیتا ہے۔ ہر موضع میں فارمر ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ فصلوں کی چیکنگ کی جاتی ہے۔ مٹی کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں۔ کسانوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ پراجیکٹ پر عمل درآمد کروایا جاتا ہے۔

شعبہ پیسٹ وارننگ

محکمہ زراعت پیسٹ وارننگ کے ان تحصیل دفاتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے ایک ایک زراعت آفیسر تعینات ہے جہاں تمام فصلات کی تحفظ نباتات، پیسٹیسائیڈز ٹریننگ اور پیسٹیسائیڈ کے بزنس کے قواعد وضوابط کے متعلق راہنمائی دی جاتی ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی

ان دفاتر میں کسانوں کی راہنمائی کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، واٹر مینجمنٹ آفیسر اور سپروائزر موجود ہوتے ہیں اور درج ذیل سرگرمیوں کے متعلق راہنمائی ومالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔

جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب اور اس کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی

غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی

جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پختگی

لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی

آبی تالابوں کی تعمیر

غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ان تحصیلوں میں جعلی کھاد اور زرعی ادویات فروخت نہیں ہو رہی اور نہ ہی اس طرح کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت اور زراعت آفیسرز باقاعدگی سے کھاد اور زرعی ادویات کی تمام دکانوں اور گوداموں کو چیک کرتے رہتے ہیں۔ کسی بھی شکایت موصول ہونے کی صورت میں فوراً متعلقہ کھاد و زرعی ادویات کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری بھجوا دیئے جاتے ہیں۔

(د) زرعی ادویات کے آرڈیننس و قواعد کے مطابق ان تحصیلوں میں درج ذیل اہلکار پیسٹیسائیڈز کے قوانین پر عملدرآمد کرواتے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
مظہر حسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(پی پی (ضلع بہاولنگر	18
عبدالخالق	زراعت آفیسر) پی پی)فورٹ عباس	17
ماہین فاطمہ	زراعت آفیسر) پی پی(ہارون آباد	17

کھادوں کے حوالے سے فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 لاگو اور نافذالعمل ہے جس کے قواعد کے تحت ان تحصیلوں میں درج ذیل اہلکار فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 کے قانون پر عملدرآمد کرواتے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
شیخ محمود اقبال	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت(توسیع /(ڈپٹی فرٹیلائزر کنٹرولر بہاولنگر	S.P165+18
لطیف اللہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(توسیع /(اسسٹنٹ فرٹیلائزر کنٹرولر ہارون آباد	18
محمد یاسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(توسیع / (اسسٹنٹ فرٹیلائزر کنٹرولر فورٹ عباس	18

(ہ) کھاد اور زرعی ادویات کی غیر قانونی بزنس کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں تیلدار اجناس کی پیداوار کی بڑھوتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*6271: **جناب مناظر حسین رانجھا:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پنجاب میں فصلات خصوصاً گندم، چاول، گنا، کپاس اور تیل داراجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کسانوں کو نئے تصدیق شدہ بیجوں کی اشد ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کے لئے پنجاب میں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، زرعی یونیورسٹیز اور باقی اداروں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے زرعی پیداوار بڑھانے میں جہاں نئے بیجوں کی ضرورت ہے وہیں In Puts یعنی کھاد اور سپرے کی بھی اشد ضرورت ہے لیکن کسان کو انتہائی مہنگے نرخوں پر یہ چیزیں دستیاب ہیں لیکن وہ بھی جعلی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس انتہائی اہم اور سلگتے ہوئے مسئلے کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے چونکہ پاکستان کی ترقی کا دارومدار زراعت پر ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! اشد ضرورت ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ زرعی پیداوار بڑھانے میں جہاں تک نئے بیجوں کی ضرورت ہے وہاں زرعی مداخل (Inputs) یعنی کھاد اور سپرے بھی بہت ضروری ہیں لیکن جہاں تک مہنگے اور جعلی زرعی مداخل (Inputs) کا تعلق ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع) کسانوں کو ملاوٹ سے پاک کھاد مقرر کردہ نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہے کیونکہ تحصیل کی سطح پر کھادوں کی نگرانی کے لئے انسپکٹر موجود ہیں جو کھادوں کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری بھیجتے ہیں اور غیر معیاری نمونہ جات آنے پر ڈیلروں کے خلاف FIR درج کرواتے ہیں۔ مقرر کردہ نرخوں سے مہنگی کھاد بیچنے والوں کو موقع پر جرمانہ کیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں سال 2020ء میں غیر معیاری اور زیادہ قیمت پر کھاد بیچنے والوں کے خلاف 290 ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور -/1,29,71,300 روپے جرمانہ کیا گیا اور 3,20,028.10 کلو گرام / کھاد ضبط کی گئی جس کی مالیت -/1,71,25,922 روپے بنتی ہے۔ مزید یہ کہ کھادوں کی قیمتوں میں کمی کے لئے وفاقی حکومت کے ذریعے کوششیں جاری ہیں۔ یوریا کی قیمت میں کمی کے لئے GIDC ختم کروایا گیا ہے اور بقیہ کھادوں پر سبسڈی دی جا رہی ہے۔

محکمہ زراعت محکمہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز (کسانوں کو معیاری زرعی سپرے فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس ضمن میں محکمہ کے 176 پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز نے سال 20-2019 میں مختلف کمپنیوں کی زرعی زہروں کے 9316 نمونہ جات لئے جن میں سے 302 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے۔ خفیہ اطلاع پر 256 چھاپہ جات مارے گئے جس کے نتیجہ میں 3,92,697.57 کلوگرام / لیٹر غیر معیاری زرعی زہریں پکڑی گئیں جن کی مالیت

15,93,14,184/- روپے ہے اور 147 افراد کو حوالہ پولیس کیا گیا۔ 271 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

(د) حکومت کی طرف سے مسائل کے حل کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کا بنیادی مقصد فصلات اور پھلوں کی نئی اقسام دریافت کرنا ہے جو کہ زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں، کیڑوں اور موسمی تغیرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہوں۔ ادارہ ہذا ان اقسام کے لئے پیداواری ٹیکنالوجی بھی وضع کرتا ہے۔ ادارہ ہذا کے سائنسدان ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں اور ریسرچ کا یہ کام مکمل جاں فشانی کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ اپنے قیام سے لیکر اب تک ادارہ ہذا نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 568 اقسام متعارف کروائیں۔

2019-20 میں متعارف کروائی گئی اقسام کی تعداد 58 ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں ادارہ ہذا ان نئی اقسام کا بنیادی (Basic) اور قبل از بنیادی (Pre-Basic) بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور مختلف سیڈ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے تا کہ کاشتکار حضرات کو معیاری بیج بروقت میسر آ سکے۔ سال 2019-20 میں مختلف فصلات کا 151 ٹن بیج بنا چکا ہے۔

ادارہ ہذا کاشتکاروں کو تجزیہ کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے جس کی بنیاد پر زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے کاشتکاروں کی راہنمائی کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال میں کئے گئے تجزیات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کو فروغ دینے کے لئے سیڈ کٹس بھی مہیا کی جاتی ہے جن کی تعداد سال 2019-20 میں ڈیڑھ لاکھ رہی۔

صوبہ پنجاب میں باغات کے فروغ کے لئے بیماریوں سے پاک، صحت مند اور صحیح النسل پھلدار پودے تیار کر کے کسانوں کو فراہم کئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال مختلف پھلوں کے 2 لاکھ پودے کسانوں کو فراہم کئے گئے۔

نئے پھلدار پودوں (چیکو، بیریز،زیتون، انجیر، ایوکیڈو، کھجور وغیرہ)پر تجربات جاری ہیں۔اس ضمن میں عمدہ کوالٹی کی حامل غیر ملکی کھجور کی اقسام (عجوہ،امبر، خلاص، برہی، مڈجول وغیرہ) پر مقامی موسمی حالات پر تجربات جاری ہیں اور آنے والے سالوں میں کسانوں کو ان اقسام کے پودے مہیا کئے جائیں گئے۔

وفاقی حکومت کے زرعی ایمر جنسی پروگرام کے تحت گندم، چاول، گنا اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ جات کے ذریعے کاشتکاروں کو تصدیق شدہ بیج، زرعی مشینری، جڑی بوٹی مار ادویات، زنک سلفیٹ اور دیگر مراعات سبسڈی پر فراہم کی جارہی ہیں۔

حکومت پنجاب پچھلے دو سالوں سے کپاس کا بیج -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی پر فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال کروناوائرس پیکیج کے تحت پنجاب اور سندھ کے لئے -/150 روپے فی کلو سبسڈی پر 20 لاکھ ایکڑ کے لئے کپاس کا بیج مہیا کرنا تھا جس کے لئے 2.3 بلین روپے فنڈ مختص کیا گیا لیکن فنڈز کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ سے بیج نہ دیا گیا لیکن وہ اس سال دیئے جانے کا امکان ہے۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت گلابی سنڈی کے انسداد کے لئے کاشتکاروں کو اس سال ڈیرھ لاکھ ایکڑ پر پی بی روپس کے لئے -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جا رہی ہے۔یہ منصوبہ دو سال کے لئے ہے اور اس کی کل لاگت 592.7298 ملین روپے ہے۔

وفاقی حکومت کی مدد سے کاشتکاروں کو سفید مکھی کے انسداد کے لئے کیڑے مار ادویات پر -/300 روپے فی پیک (4 سپرے فی ایکڑ تک) سبسڈی دی جارہی ہے جس کے لئے 300 ملین روپے فنڈ وصول ہو گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

کنگی بیماری سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1018: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگی ایک پھپھوندی کے ذریعے پھیلنے والی بیماری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندم کی فصل پر تین مختلف اقسام کی کنگی کی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں؟

(ج) کنگی سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کنگی (Rust) ایک پھپھوندی کے ذریعے پھیلنے والی بیماری ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گندم کی فصل پر تین اقسام کی کنگی کا حملہ ہوتا ہے:

1۔ بھوری کنگی (Leaf Rust)

2۔ تنے کی کنگی یا سیاہ کنگی (Stem Rust)

3۔ زرد یا دھاری دار کنگی (Stripe Rust)

(ج) کنگی (Rust) سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ کنگی کے تدارک کے لئے سب سے مؤثر طریقہ کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی اقسام کی کاشت ہے محکمہ زراعت کے تحقیقی اداروں کی تیار کردہ گندم کی نئی اقسام اُجالا۔16، فتح جنگ۔16، اناج۔17، بارانی۔17-، فخر بھکر۔17، بھکر سٹار۔19 غازی۔19 اور اکبر۔19 کنگی کے خلاف قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

2۔ محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف گاؤں کی سطح پر ٹریننگ اور سیمینارز منعقد کرواتا ہے جس میں بیماری سے متعلق آگاہی اور اس کی روک تھام کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

3۔ بیماری کی صورت میں پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے نقصان کی حد معلوم کی جاتی ہے اور بیماری کی روک تھام کے لئے پھپھوندی کش زہروں کے سپرے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

4۔ پیسٹیسائیڈز ڈیلرز ٹریننگ میں ڈیلروں کو بیماری کے متعلق آگاہ کیا جاتا ہے اور روک تھام کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

شوگر کین ریسرچ سٹیشن خانیوال کی نئی دریافت شدہ سرسوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1138: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شوگر کین ریسرچ سٹیشن خانیوال نے خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں کی جیسی اہم اقسام دریافت کی ہیں؟

(ب) خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں کی کیا خصوصیات ہیں اور کیا یہ صرف رحیم یار خان میں ہی کاشت ہو سکتی ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں محکمہ زراعت حکومت پنجاب (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد کے ایک ذیلی ادارے آئل سیڈز ریسرچ سٹیشن، خانپور نے دریافت کی ہیں۔

(ب) یہ اقسام نہ صرف صوبہ پنجاب بلکہ پاکستان بھر میں زیادہ پیداوار دینے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتیں اور موجودہ موسمی حالات میں ہائبرڈ اور غیر ہائبرڈ کسی بھی قسم سے زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتیں ہیں۔

سپر رایا کی پیداواری صلاحیت 42 من فی ایکڑ ہے۔

خانپور رایا 35 من فی ایکڑ پیداوار دینے والی قسم ہے۔

روہی سرسوں 40 من سے زیادہ فی ایکڑ اور میٹھے ذائقہ کا تیل پیدا کرنے والی قسم ہے۔

صوبہ میں پختہ زرعی کھال بنانے اوران پر آنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1195: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 2018 سے 30 جون 2020 تک ضلع اوکاڑہ میں کتنے نئے کھال تعمیر کئے گئے اور یہ کس کس مواضع جات میں تعمیر کئے گئے ان کی لمبائی و چوڑائی کیا ہے اوران پر کتنے اخراجات آئے ہر کھال کی الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ کھال کی تعمیر / مرمت کا طریق کار کیا ہے اس میں گورنمنٹ کتنا پیسہ خرچ کرتی اور کسان کیا کیا خدمات سرانجام دیتا ہے تفصیل مہیا فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے مالی سال2018 سے 30 جون2020 تک ضلع اوکاڑہ میں 148 کھالاجات کی اصلاح و پختگی کی گئی جن کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں کھال کی تعمیر / مرمت کے طریق کار کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ کاشتکاروں کو کھالوں کی اصلاح کی ترغیب دے کر زیرِ اصلاح کھال پر ایک انجمنِ آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے جو انجمن آبپاشاں آرڈیننس ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کرکے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔

انجمن آبپاشاں متعلقہ ضلعی افسر (اصلاحِ آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ پر دستخط کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمے داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔

انجمن آبپاشاں سرکاری کھال کے پختہ کئے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرادیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ درخت جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑیاں بوٹیاں صاف کرکے اسے محکمانہ معیار اور تصریحات کے مطابق از سر نو تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کی تعمیر کے لئے بیڈ تیار کرتی ہے۔

کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگہوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔ کھال کو ڈیزائن کے مطابق پی سی پی ایل ٹیکنالوجی کی مدد سے پختہ کیا جاتا ہے۔

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ کھال کی تعمیر کے لئے فنی معاونت فراہم کرتا ہے۔

کھالاجات کے انتخاب کا طریق کار

فی الحال، کھالاجات کی اصلاح کے لئے درج ذیل طریق کار کو اپنایا گیا ہے:

ایسے کھالاجات جن کی پہلے اصلاح نہ کی گئی ہو یا ایسے کھالاجات جو 50 فیصد سے کم پختہ کئے گئے ہوں۔

کاشتکار انجمن اصلاحِ آبپاشاں تشکیل دینے اور لاگت کے اشتراک پر راضی ہوں۔

کھال کے حصہ داران پختگی کا کام شروع ہونے سے کھال کے کچے حصے کی دوبارہ تعمیر اور پختہ کھالاجات کی مرمت پر اتفاق کرتے ہوں۔

اصلاح کئے جانیوالے کھالاجات کے مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنے والے حصے منتخب کئے جاتے ہیں:

ہیڈ کا حصہ جہاں زیادہ سے زیادہ پانی کا بہاؤ ہو۔

اونچائی والے حصے جو رساؤ، کناروں کے اوپر سے بہاؤ کا شکار ہوں۔

گاؤں / سڑکوں میں سے گزرنے والے کھالاجات کا حصہ۔

ریتلی زمین سے گزرنے والے حصے لاگت کی تقسیم حکومت تعمیراتی سامان کی پوری قیمت مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ تکنیکی معاونت اور راہنمائی بھی فراہم کرتی ہے جبکہ مستفید ہونے والے کاشتکار غیر / جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح کے لئے راج مزدوری ادا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں پہلے سے اصلاح شدہ کھال کی ضروری مرمت بھی کاشتکاروں کے ذمے ہے۔

لاہور کے مضافات میں سبزیوں کے کھیتوں کو گندے پانی سے سیراب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1236: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے مضافات میں اگنے والی سبزیوں کے کھیتوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندے پانی سے اگنے والی سبزیاں مضر صحت ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے اس مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی مستقل حکمت عملی اپنائی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! بد قسمتی سے شہر لاہور کے مضافات میں کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لئے گندے نالوں کا پانی استعمال کر رہے ہیں جن میں ہلوکی، گجومتہ، کچوانہ بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیو ثانی، ہڈیارہ، نور پور، گاگا، کھر ملیاں اور جھلیاں شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) اس امر میں محکمہ زراعت کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو اس کے بارے میں راہنمائی فراہم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ عوام الناس کو بھی گندے پانی سے سیراب کردہ سبزیات کے استعمال سے متنبہ کر رہا ہے۔

رحیم یار خان میں پچھلے 5 سالوں میں کپاس کی پیدوار سے متعلقہ تفصیلات

1262: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کپاس کی پیداوار کتنی ہے پچھلے پانچ سال کی سالانہ پیداوار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) صوبہ اور خاص طور پر ضلع میں کپاس کی پیداواراور کاشت بتدریج کم ہونے میں کون سے عوامل کار فرماہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان عوامل کے سدباب کے لئے حکومتی کوششوں اوراقدامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کپاس کی پچھلے پانچ سال کی سالانہ پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کپاس پیداوار (گانٹھوں میں)
2019-20	8,24,930
2018-19	6,74,750
2017-18	6,11,500
2016-17	7,54,810
2015-16	7,43,660

(ب) کپاس کی پیداوار اور کاشت میں کمی کے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

غیر متوقع موسمیاتی تبدیلیاں۔
کاشتکاروں کا دوسری فصلات مثلاً چاول، مکئی اور کماد کاشت کرنے کا رجحان۔
کپاس کی کاشت کے لئے اخراجات میں اضافہ۔
بیج کے اُگاؤ میں کمی۔
کپاس کی غیر منظور شدہ اقسام کی کاشت۔
کپاس کی فصل پر کیڑوں، خصوصاً سفید مکھی اور گلابی سنڈی کا حملہ۔
زرعی ادویات میں نئی کیمسٹری کی عدم دستیابی۔
کپاس کی امدادی قیمت کا نہ ہونا۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

#حکومت پنجاب پچھلے دو سالوں سے کپاس کا بیج -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی پر فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال کروناوائرس پیکیج کے تحت پنجاب اور سندھ کے لئے -/150 روپے فی کلو سبسڈی پر 20 لاکھ ایکڑ کے لئے کپاس کا بیج مہیا کرنا تھا جس کے لئے 2.3 بلین روپے فنڈ مختص کیا گیا۔ لیکن فنڈز کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ سے بیج نہ دیا گیا لیکن وہ اس سال دیئے جانے کا امکان ہے۔

#سفید مکھی اور گلابی سنڈی کے موثر انسداد کے لئے آف سیزن مہم چلائی جارہی ہے۔

#مختلف قسم کی فاسفورسی اور پوٹاش والی کھادوں پر -/200 روپے سے -/800 روپے فی بوری سبسڈی دی جارہی ہے۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت گلابی سنڈی کے انسداد کے لئے کاشتکاروں کو اس سال ڈیڑھ لاکھ ایکڑ پر پی بی روپس کے لئے -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جارہی ہے۔ یہ منصوبہ دو سال کے لئے ہے اور اس کی کل لاگت 592.7298 ملین روپے ہے۔

#وفاقی حکومت کی مدد سے کاشتکاروں کو سفید مکھی کے انسداد کے لئے کیڑے مار ادویات پر -/300 روپے فی پیک (4 سپرے فی ایکڑ تک) سبسڈی دی جارہی ہے جس کے لئے 300 ملین روپے فنڈ وصول ہو گیا ہے۔

موسمی حالات کی مطابقت رکھنے والی اقسام کی تیاری جاری ہے۔

سی پیک منصوبہ کے تحت ملتان میں جدید لیبارٹری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

گندم کے بیج کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1272: محترمہ مہوش سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گندم کے بیج کی ٹوٹل کتنی اقسام ہیں؟

(ب) کتنے ٹائم کے بعد نیا بیج تیار کیا جاتا ہے؟

(ج) بارانی علاقوں کے لئے گندم کے کتنے بیج ہیں ان کی اقسام اور Speciality سمیت مکمل تفصیلات بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) اور اس کے ذیلی اداروں نے اپنے قیام سے اب تک گندم کی 86 اقسام متعارف کروائی ہیں جبکہ سال 21-2020 کے دوران گندم کے بیج کی 16 اقسام نہری اور 7 اقسام بارانی علاقہ جات میں کاشت کے لئے محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے سفارش کی گئی ہیں۔

(ب) نئے بیج کی تیاری ایک مستقل عمل ہے ایک نئی قسم کو تیار کرنے میں اوسطاً 10 سے 12 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تقریباً ہر سال ایک سے دو نئی اقسام تیار ہو جاتی ہیں۔

(ج) ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی اداروں نے اپنے قیام سے لے کر اب تک بارانی علاقوں کے لئے کئی پاپولر گندم کی اقسام تیار کی ہیں جن میں چکوال 50، دھرابی 11، فتح جنگ 16، احسان 16، بارانی 17، فخر بھکر 2017 اور بھکر 2019 قابل ذکر ہیں یہ اقسام زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ موسمی حالات، بیماریوں (Rust) خشکی اور گرمی کے خلاف بھی بہترین قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

سبزی منڈی کاچھا کوٹ لکھپت لاہور میں کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1275: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سبزی منڈی کاچھا/ کوٹ لکھپت لاہور 2018 تا 2020 میں اب تک کتنے کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کا اجراء کیا گیا ہے؟

(ب) سبزی منڈی میں کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کا اجراء کون کرتا ہے اوراس کے اجراء کے لئے کیا طریق کار ہے؟

(ج) سبزی منڈیوں کے لئے لائسنس کے اجراء پر کب سے پابندی عائد ہے۔ حکومت کب سے دوبارہ لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال 2018 تا 2020 مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت (کاچھا منڈی) نے کسی بھی نئے کمیشن ایجنٹ کو لائسنس جاری نہ کیا ہے کیونکہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2010 سے نئے لائسنس بنانے اور پرانے لائسنس تجدید کرنے پر مکمل پابندی ہے۔

(ب) سبزی و پھل منڈی میں کسی بھی شخص کو نیا لائسنس جاری کرنے کا اختیار چیئرمین/ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے۔ نئے لائسنس کے اجراء کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ لائسنس بنوانے والا شخص چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کے نام نئے لائسنس کی بابت درخواست دیتا ہے جس پر درخواست دہندہ کو فارم" الف"(A) جاری کیا جاتا ہے جس پر درخواست دہندہ اپنے مکمل کوائف درج کرتا ہے اور اپنی تمام دستاویزات ساتھ لف کرتا ہے جس کی تصدیق متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کے اہلکار سے کروائی جاتی ہے اس کے بعد سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی متعلقہ اہلکار سے تصدیق شدہ کوائف کی دوبارہ تصدیق کرتا ہے۔ تمام کارروائی مکمل کرنے کے بعد چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر اپنے دستخطوں سے لائسنس بک جاری کرتا ہے۔

(ج) سبزی منڈیوں کے لئے لائسنس کے اجراء پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ صرف مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کے تحت کاچھامنڈی میں نئے لائسنسوں کے اجراء پر پابندی ہے۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے بذریعہ آرڈر نمبری SO(E)7-28/2005 مورخہ 30دسمبر2010 سے نئے لائسنس بنانے اور پرانے لائسنس تجدید کرنے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔

لاہور سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں ملازمین کی تعیناتی اور ڈیلی ویجز/ورک چارج ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1276: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں گزشتہ تین سال کے عرصہ میں کتنے سرکاری ملازمین تعینات ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں نام اور عہدہ کے ساتھ ؟

(ب) سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں کتنے ملازمین کو دو سال کے دوران ڈیلی ویجز/ورک چارج پر تعینات کیا گیاہے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کیا گیا ہے وہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کی سفارش پر تعینات ہوئے ہیں؟

(د) حکومت پنجاب نے چیئرمین کی تعیناتی کے لئے کیا معیار بنایا ہوا ہے موجودہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت / کاچھا کتنے عرصہ سے تعینات ہے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت /کاچھا میں کل39 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ پچھلے تین سالوں سے 35 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سبزی و پھل منڈی کاچھالاہور میں سال20-2019 میں60 اور 21-2020 میں 70 ڈیلی ویجز/ ورک چارج ملازمین تعینات کئے گئے ہیں۔ڈیلی ویجز/ ورک چارج ملازمین کے آرڈر 89 دنوں کے لئے کئے جاتے ہیں جو سبزی و پھل منڈی میں صفائی، ستھرائی و دیگر امور کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ چیئرمین کی سفارش پر ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کیا جاتا ہے بلکہ بمطابق ضرورت منظور شدہ بجٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے چیئرمین اور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی باہمی مشاورت سے ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کرتے ہیں۔

(د) صوبہ پنجاب میں مارکیٹ کمیٹی کی تشکیل زیر دفعہ B-15 پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ 2018 ترمیم شدہ 2020 کے تحت ہوتی ہے۔مارکیٹ کمیٹی 13 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نوعیت ممبر	تعداد	تجویز کنندہ
1	کاشتکار(06)	02	i۔ متعلقہ لوکل گورنمنٹ
		01	ii۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر
		01	iii۔ متعلقہ ڈویژنل چیمبر آف کامرس وانڈسٹری
		02	iv۔ پامرا
2	کمیشن ایجنٹ	02	متعلقہ انجمن آڑھتیان
3	پھڑیا	01	متعلقہ ہول سیلرل ایسوسی ایشن
4	مارکیٹ ورکر	01	متعلقہ مارکیٹ کمیٹی
5	صارف	01	متعلقہ ضلعی کنزیومر پروٹیکشن کونسل
6	متعلقہ ضلع کا ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت)معاشیات و تجارت (یا زراعت افسر (معاشیات و تجارت)	01	-
7	متعلقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی	01	-
	ٹوٹل	13	

ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (معاشیات و تجارت) متعلقہ اداروں سے نامزدگیاں حاصل کر کے ڈائریکٹر زراعت (معاشیات و تجارت) پنجاب کو بھیجتا ہے جو اسے ڈی جی پامرا(PAMRA) کو بھیجتا ہے اور ڈی جی پامرا چیئرمین پامرا سے اس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد اس کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہیں۔ ممبران کے نوٹیفکیشن کے بعد متعلقہ ڈپٹی کمشنر بذریعہ الیکشن چیئرمین اور وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کا چناؤ کرواتا ہے۔مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین اور وائس چیئرمین بننے کے لئے ممبر کا کاشتکار اور میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ جناب فیاض حسین بھٹی چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کا چھا 2020-03-16 کو منتخب ہوئے اور اپنے عہدہ پر گزشتہ 10 ماہ سے کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر لیں گے۔ پہلا زیرو آر کانوٹس نمبر 449 سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر کانوٹس dispose e of کیا جاتا ہے۔ دوسرا زیرو آر کانوٹس نمبر 450 جناب امان اللہ وڑائچ صاحب کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر کانوٹس بھی dispose e of کیا جاتا ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ ممبران کی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب جاوید اختر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب جاوید اختر، ایم پی اے، PP-287 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا 16 جنوری اور 25 فروری تا 14 مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد جاوید

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد جاوید، ایم پی اے، PP-260 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10 تا 18 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عامر نواز خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد عامر نواز خان، ایم پی اے، PP-256 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7اور8اور10 تا18 جنوری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد افضل گل

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد افضل گل، ایم پی اے، PP-248 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 جنوری تا4 فروری اور یکم اگست تا14 ستمبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

آغا علی حیدر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست آغا علی حیدر، ایم پی اے، PP-134 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 17 اور18 جنوری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب علی اختر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب علی اختر، ایم پی اے، PP-99 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 31 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب فدا حسین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب فدا حسین، ایم پی اے، PP-237 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 21 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد ملک، ایم پی اے، PP-198 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 جنوری اور 24 تا 10 اکتوبر اور 12 تا 14۔اکتوبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، PP-234 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15 تا 18 جنوری اور 26 نومبر 2019 اور 9 مارچ اور 22 تا 27 جون 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ اسوہ آفتاب

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ اسوہ آفتاب، ایم پی اے، W-339 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 16 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سرفراز حسین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب سرفراز حسین، ایم پی اے، PP-173 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 31 جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیدہ میمنت محسن

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست سیدہ میمنت محسن، ایم پی اے، PP-184 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20 فروری تا 14 مارچ اور 13 تا 26 جون اور ماہ ستمبر 2019 اور 21 فروری 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا محمد طارق

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست رانا محمد طارق، ایم پی اے، PP-171 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 14 مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب صہیب احمد ملک

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب صہیب احمد ملک، ایم پی اے، PP-72 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 فروری اور 23 جون تا 11۔ اگست 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری مسعود احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست چودھری مسعود احمد، ایم پی اے، PP-257 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20تا23اور 25فروری 2019 اور 15تا19 اور 22تا29 جون2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد الیاس، ایم پی اے، PP-94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22اور26فروری اور 11مارچ اور11اپریل اور 20ستمبر2019 سے ایک ہفتہ اور10 تا13مارچ2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار اویس احمد خان لغاری

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست سردار اویس احمد خان لغاری، ایم پی اے،PP-292 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا25 جنوری اور20 تا26 فروری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید صمصام علی شاہ بخاری

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست سید صمصام علی شاہ بخاری، ایم پی اے، PP-201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26 فروری تا یکم مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شاہدہ احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شاہدہ احمد، ایم پی اے، W-305 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ یکم اور 22 اور 23 اپریل 2019 اور 18 فروری تا 8 مارچ 2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں عرفان عقیل دولتانہ

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست میاں عرفان عقیل دولتانہ، ایم پی اے، PP-231 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20 فروری تا یکم مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نیلم حیات ملک

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نیلم حیات ملک، ایم پی اے،W-309 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

مورخہ 13 اور 15 مارچ 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد صفدر شاکر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد صفدر شاکر، ایم پی اے،PP-104 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔اپریل اور 14 تا 25 جولائی اور 27 تا 29 نومبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مہوش سلطانہ

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مہوش سلطانہ، ایم پی اے،W-332 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔اپریل اور 23 اور 24 دسمبر 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عظمیٰ کاردار

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عظمیٰ کاردار، ایم پی اے، W-311 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22 تا25۔اپریل2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا اعجاز احمد نون

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست رانا اعجاز احمد نون، ایم پی اے، PP-221 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22۔اپریل تا3 مئی2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شفیق احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب شفیق احمد، ایم پی اے، PP-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

مورخہ 22۔اپریل تا3 مئی2019 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ایم پی اے، PP-47 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا28۔اپریل2019 اور 27 جنوری تا20 فروری2020 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نورالامین وٹو

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب نورالامین وٹو، ایم پی اے، PP-186 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 27۔اپریل تا3 مئی2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب گلریز افضل گوندل

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور وریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست، جناب گلریز افضل گوندل ایم پی اے، PP-68 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 2 ۔مئی تا14۔جون2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد جمیل

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست، جناب محمد جمیل ایم پی اے، PP- 240 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 17 مئی تا 10 جون 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فردوس رعنا

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فردوس رعنا، ایم پی اے، W-304 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 11 مئی تا 25 جون 2019 اور 28 جنوری تا 28 فروری 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ رخسانہ کوثر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ رخسانہ کوثر، ایم پی اے، W-347 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 7 جولائی تا 20 اگست 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ۔

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مومنہ وحید

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مومنہ وحید، ایم پی اے، W-321 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 28جولائی تا4۔اگست 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری خوش اختر سبحانی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ : مندرجہ ذیل درخواست چودھری خوش اختر سبحانی، ایم پی اے، PP - 38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 16 اور 20 ستمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحٰیا نون

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحٰیا نون، ایم پی اے، W-338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 20 ستمبر 2019 اور 9 تا 13 مارچ2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے، PP-26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 ستمبر تا 13۔اکتوبر 2019 اور 27 جولائی تا 2 ستمبر 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک ندیم کامران

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست ملک ندیم کامران، ایم پی اے، PP-197 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 4۔اکتوبر تا یکم نومبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب فواز احمد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب فواز احمد، ایم پی اے، PP-261 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 15۔اکتوبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیدہ زہرہ نقوی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست، سیدہ زہرہ نقوی ایم پی اے، W-307 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ یکم مئی تا ماہ اکتوبر اور 27 نومبر تا27 دسمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

نوابزادہ منصور احمد خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست نوابزادہ منصور احمد خان ،ایم پی اے، PP-271 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18 تا20 دسمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ گلناز شہزادی ،ایم پی اے، W-342 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 اور20 دسمبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب منیب الحق

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب منیب الحق ،ایم پی اے، PP-189 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 27 جنوری تا25 فروری2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئر مین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ربیعہ نصرت

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ربیعہ نصرت ،ایم پی اے، W-343 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

" مورخہ 5مارچ تا14 اپریل2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئر مین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک واصف مظہر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست ملک واصف مظہر ،ایم پی اے، 218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا13 مارچ اور 9۔اکتوبر2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئر مین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ اقبال

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عائشہ اقبال ،ایم پی اے، W-308 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10۔اکتوبر تا20نومبر 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد وارث شاد

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد وارث شاد ،ایم پی اے، 84 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 تا17 فروری2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ذکیہ خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ذکیہ خان ،ایم پی اے، W-331 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15 تا30 جون اور20 جولائی تا5۔اگست 2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد شفیق انور

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد شفیق انور، ایم پی اے، PP-267 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا29 جنوری2020 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ممتاز علی

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امورو ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ممتاز علی، ایم پی اے، PP-266 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 25 تا29 نومبر 2019 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین !میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ literacy department میں کم خرچ بالا نشیں کے حساب سے ہمارے ملک میں literacy ratio کافی حد تک literacy department کی خدمات کی وجہ سے بہت بہتر ہوا ہے اور اس میں بچوں اور بچیوں کو دو دو، تین تین ہزار روپے تنخواہ دی جارہی تھی اور وہ بالغ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ مئی2020 سے ان بچوں اور بچیوں کو تنخواہ نہیں دی گئی تو میں آپ کے توسط سے ادھر منسٹر صاحب

تشریف رکھتے ہیں تو یہ بہت تھوڑی سی رقم ہے اس کا کوئی انتظام کروا دیں کیونکہ غریب کے بچوں اور بچیوں کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ یہاں پر literacy department موجود نہیں لہذا اب شاہ صاحب اپنی بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج اخبار میں ایک خبر تھی کہ corona vaccine کے side effect ہیں اگر کوئی لگوانا چاہے تو وہ اس کا ذمہ دار خود ہو گا۔" وزیر صحت پنجاب"

جناب چیئرمین! پہلے ہی ویکسین کے حوالے سے شک وشبہات ہیں تو اگر ان کے بیانات بھی اس طرح کے ہوں گے تو معاشرے میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ بیانات حکومت کی طرف سے نہیں ہونے چاہئیں۔ دوسرا جنوری کے مہینے میں چنیوٹ شہر میں کتے کے کاٹنے کے 425 واقعات ہوئے ہیں۔ کل ایک چھوٹا معصوم سا بچہ کتے کے کاٹنے کی وجہ سے فوت ہوا ہے اور اس کی vaccine بھی وہاں موجود نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ کوئی بھی حکومتی ذمہ دار اس پر respond کر دے لہذا میں آپ کا اور حکومت کا بھی بڑا مشکور ہوں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جناب علی اختر کی ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 753/20 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 754/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ پڑھی جا چکی ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 755/20 جناب محمد عبداللہ وڑائچ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کی 2019 میں ترقی پانے والے ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایاجات ادا کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Medical Center Health System کی 13 ہزار جونیئر ٹیکنیشنز BS-4 میں اپنی ملازمت کر رہی تھیں جنہیں 07-2002 میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کے وزارتِ اعلیٰ کے دور میں اپ گریڈ کر کے BS-5 دیا گیا لیکن نوٹیفکیشن نہ ہو سکا جس وجہ سے ان کا سروس سٹرکچر بھی نہ بن سکا۔ 2011 میں تمام پیرا میڈیکل سٹاف کا سروس سٹرکچر منظور ہوا لیکن Medical Center Health System کی جونیئر ٹیکنیشنز میں سے صرف 75 فیصد کو اپ گریڈ کیا گیا اور 25 فیصد کو نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ 75 فیصد اپنے نئے سکیل کے مطابق واجبات بھی وصول کرتی رہیں جبکہ نظر انداز ہونے والی بقیہ 25 فیصد جونیئر ٹیکنیشنز کو 2019 کے نوٹیفکیشن کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان 25 فیصد جونیئر ٹیکنیشنز کو بھی 2011 سے ہی ان کے بقایاجات دیئے جاتے لیکن حکومت نے الٹا کام کیا کہ جو 75 فیصد جونیئر ٹیکنیشنز نئے سکیل کے مطابق 2011 سے واجبات وصول کر رہی تھیں وہ ان سے زبردستی واپس لینے شروع کر دیئے۔ اس طرح متعلقہ افسران کی نااہلی کی سزا Medical Center Health System کی جونیئر ٹیکنیشنز کو دی جا رہی ہے۔ ملازمت پیشہ افراد کو زندگی میں ایک آدھ بار ہی promotion اور اس کے مطابق فوائد حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے جو کہ ان کا حق بنتا ہے لیکن یہاں تو ان کا یہ حق بھی نہیں دیا جا رہا بلکہ ان کو یہ حق نہ دے کر ان کے منہ سے نوالا چھین لیا گیا ہے۔ اس اقدام سے محکمہ Medical Center Health System کی 13 ہزار جونیئر ٹیکنیشنز اور ان سے تعلق رکھنے والے افراد میں انتہائی بے چینی، اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ابھی on the floor of the House دو points discuss ہوئے ہیں، ایک vaccine اور ایک کتے کے کاٹنے کے بارے میں ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ دونوں بہت اہم points ہیں۔ پہلے آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کے ذریعے ایک طریق کار ہوتا تھا لیکن اب اس طرح کا process نہیں ہو رہا جبکہ پورے پنجاب میں روزانہ کی بنیاد پر یہ خبر ملتی ہے کہ کتے کے کاٹنے کے واقعات ہو رہے ہیں لہٰذا میری آپ سے یہ request ہے کہ گورنمنٹ کا جو بھی ذمہ دار منسٹر یہاں پر موجود ہے اُس کو اپنا نکتہ نظر ضرور پیش کرنا چاہئے اور اس کا کوئی بندوبست کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ vaccine کے بارے میں بات ہوئی ہے تو جنہوں نے یہ vaccine import کی ہے وہ مجھے کہیں کہ آپ اپنی مرضی سے لگوائیں کیونکہ ہماری اس میں کوئی responsibility نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے responsibility نہیں لینی اور اُن کو خود پر اعتماد نہیں ہے تو پھر vaccine منگوانی ہی نہیں چاہئے تھی۔ ان دونوں باتوں پر خاص کر vaccine کی statement پر بڑا ابہام ہے لہٰذا اس کو clear کرنا چاہئے اور اس پر تفصیلی discussion ہونی چاہئے تاکہ پیدا ہونے والا ابہام ختم کیا جا سکے۔ خدانخواستہ اگر vaccine کا result خراب آیا تو سارا ملبہ گورنمنٹ پر گرے گا اس لئے اس ابہام کو clear کرنا چاہئے۔ مزید کتوں کے کاٹنے والی بات کو بھی clear کرنا چاہئے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر نے دونوں points ہاؤس میں بیان کئے ہیں یہ بہت اہم ہیں۔ میری کل ہی ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے میٹنگ ہے تو میرے خیال میں ان دونوں points کو clarify ہونا چاہئے کیونکہ اس سے واقعی ابہام موجود ہے۔ اُن سے بات کر کے through august office of the Speaker اِن شاءاللہ ہم اس کو communicate کریں گے اور دونوں points کو address کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! چونکہ بات دو points پر ہو رہی ہے تو میں corona vaccine کے حوالے سے بات کروں گا کہ پاکستان میں ابھی تک اعداد و شمار یہ آئے ہیں کہ انٹرنیشنل مارکیٹ کے اندر خطے میں کورونا کے جو سب سے کم ٹینڈر کئے گئے ہیں وہ پاکستان کے ہیں جبکہ انڈیا ہم سے کہیں زیادہ اپنے لوگوں کو facility دے رہا ہے۔ ابھی جو vaccine پہنچی ہے وہ قیمتاً نہیں بلکہ چائنا کی طرف سے آئی ہے۔ اگر حکومت پاکستان پنجاب کے عوام کو corona vaccine کی سہولت وقت پر میسر نہیں کر سکی تو اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں ہے کہ وزیر موصوف جو یہاں پر موجود نہیں ہیں وہ اس طرح کی statement دے کر لوگوں کو خوفزدہ کریں۔ اگر حکومت باہر سے corona vaccine نہیں منگوا سکی اور اس vaccine سے کوئی خطرہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں بنتا کہ لوگوں سے کہیں کہ تسیں جانو تے تہاڈا کم جانے لہٰذا اس طرح کی پالیسی نااہلی کی پالیسی ہے۔ اس کے علاوہ کتوں کے کاٹنے کے حوالے سے نوانی صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ یہ صرف حسن مرتضیٰ صاحب کے حلقے کا issue نہیں بلکہ پورے پنجاب کا issue ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ یہاں یہ خبریں تو آتی ہیں کہ کتے گورنروں کی گاڑیوں کے اندر سیر کر رہے ہیں لیکن اُن کے کاٹنے کا کوئی حل ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 2021/11 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔

جناب محمد صفدر شاکر: قابل احترام جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں ایک request کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے میری دو تحاریک التوائے کار تھیں جن کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ یہ بڑی اہم تحریک التوائے کار ہے لہٰذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو منسٹر صاحب کی موجودگی میں مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پڑھ دیں تو یہ تحریک ہم اُن کو دے دیں گے۔

ماموں کانجن شہر کے درمیان پُل کی دیواریں ٹوٹنے سے سنگین حادثہ پیش آنے کا خدشہ

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن شہر کے درمیان سے ایک سیم نالہ گزرتا ہے جس پر شہر اور علاقہ کے عوام کی آمدورفت کے لئے محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے پُل تعمیر کیا تھا۔ یہ پُل نا صرف اپنی مدت پوری کر چکا ہے بلکہ پُل کے دونوں طرف جو حفاظتی دیواریں تھیں وہ بھی گر چکی ہیں۔ اس صورت حال کے متعلق محکمہ ہائی وے فیصل آباد کو بارہا دفعہ یاددہانی کروائی ہے لیکن کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ آج یہ صورتحال ہے، اللہ نہ کرے کہ پُل پر حفاظتی دیواریں نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے جس سے جانی نقصان کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 12/2021 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

چڑیا گھر بہاولپور میں زہریلا مواد کھانے سے ہرنوں کی ہلاکت کا انکشاف

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 2 جنوری 2021 روزنامہ دُنیا کی خبر کے مطابق بہاولپور چڑیا گھر میں سات ہرنوں کی ہلاکت زہریلا مواد کھانے سے ہوئی۔ اس میں چڑیا گھر کے عملے کے ملوث ہونے کا شک بھی پایا جاتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق چڑیا گھر بہاولپور میں سات ہرنوں کی ہلاکت کے واقعہ کے بارے میں ابتدائی رپورٹ میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ ان ہرنوں کی ہلاکت زہریلا مواد کھانے سے ہوئی ہے۔ ہرنوں کے نمونے فرانزک ہونے کے لئے لاہور بھی بھیجے گئے۔ بہاولپور چڑیا

گھر میں ہرنوں کی ہلاکت میں عملہ کی ملی بھگت کا شک ہے۔ ایک پنجرہ میں 29 ہرن تھے جن میں سے سات عدد ہرن 15 منٹ کے دوران ہلاک ہوگئے۔ سوچی سمجھی سازش کے تحت ہرنوں کو زہریلا مواد کھلایا گیا۔ زہریلا مواد کس نے دیا یہ معمہ حل نہیں ہوسکا، چارے میں زہریلا مواد نہیں نکلا اور اس چڑیا گھر میں کیمرے بھی نہیں لگے ہوئے تھے۔ قبل ازیں 1999 میں بھی چار ہرنوں کو رات گئے ذبح کرکے پنجرے سے باہر پھینک دیا گیا تھا۔ ابھی تک اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم یا سرکاری ملازم کی نشاندہی نہیں ہوئی ہے۔ یہ واقعہ بھی سوچی سمجھی سازش نظر آتی ہے جس میں چڑیا گھر ہذا کے ملازمین کے علاوہ ڈسٹرکٹ آفیسر اور اعلیٰ افسران کے ملوث ہونے کا خدشہ بھی ہے۔ اس بارے میں عوام نے احتجاج بھی کیا ہے۔ اگر اس کی انکوائری غیر جانبدارانہ نہ ہوئی تو مزید ہرنوں کی ہلاکت / چوری کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/14 جناب محمد طاہر پرویز صاحب، چودھری اختر علی اور چودھری مظہر اقبال صاحب کی طرف سے ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا dispose e of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/15 محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے ہے۔

جنوبی پنجاب میں ویکسینیشن نہ ہونے کی وجہ سے جانوروں میں موذی بیماریاں پھوٹنے کا انکشاف

محترمہ شازیہ عابد: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ دُنیا مورخہ 8 جنوری 2021 کی خبر کے مطابق جنوبی پنجاب میں vaccination نہ کرنے سے جانوروں میں موذی بیماریاں پھوٹنے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق ملتان اور ضلع راجن پور سمیت جنوبی پنجاب بھر میں سردی میں اضافے کے ساتھ ہی جانوروں کی vaccination نہ ہونے کے باعث جان لیوا بیماریاں پھوٹ پڑیں۔ جنوبی پنجاب بھر میں سردی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ہی جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہونے لگے ہیں جن میں

سانس، گلے، آنکھوں، منہ کُھر، گل گھوٹو، چوڑے مار اور گردن توڑ بخار سمیت دیگر مختلف بیماریاں شامل ہیں جس کی وجہ سے نا صرف دودھ کی پیداوار متاثر ہو رہی ہے بلکہ گوشت والے جانور بھی بیمار ہونے لگے ہیں۔ ضلع راجن پور سمیت جنوبی پنجاب بھر میں محکمہ لائیوسٹاک کو سرکاری طور پر بھاری مالیت کی جانوروں کی vaccine اور دیگر ادویات ویٹرنری ہسپتالوں میں مہیا کی جاتی ہیں تاکہ کسی بھی بیماری کے پیش نظر جانوروں کی مناسب دیکھ بھال کی جا سکے۔ تاہم مبینہ طور پر متعلقہ محکمے کے افسران اور ملازمین کی ملی بھگت کے باعث نا صرف ملازمین رجسٹرڈ جانوروں کی vaccination نہیں کرتے بلکہ ادویات کو بھی مختلف پرائیویٹ سٹورز پر فروخت کر دیتے ہیں جبکہ متعلقہ حکام اور انتظامیہ نوٹس لینے کو تیار نہیں ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ ہی جانور بیمار ہو رہے ہیں جبکہ کوئی ویٹرنری ڈاکٹر ہسپتال میں اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دیتا اور اگر آ بھی جائیں تو فیس وصول کرنے سمیت سرکاری ادویات جو کہ حکومت مفت فراہم کرتی ہے، ان کے پیسے بھی وصول کرتے ہیں۔ ویٹرنری ڈاکٹرز اور فیلڈ عملہ سرکار سے بھاری تنخواہیں تو وصول کر رہا ہے لیکن اپنی ڈیوٹی بخوبی سرانجام نہیں دے رہا جس سے جانور مختلف بیماریوں کی لپیٹ میں ہیں۔ ضلع راجن پور سمیت جنوبی پنجاب بھر میں vaccination نہ ہونے سے جانوروں میں موذی بیماریاں بڑھ رہی ہیں جس سے عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر لائیوسٹاک!

وزیر لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! اگر اس کو کل تک pending کر دیں تو میں کل جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2021/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ سٹی 42 مورخہ 5۔ جنوری 2021 کی خبر کے مطابق لاہور سروسز ہسپتال میں ایم آر آئی مشین کے لئے سٹاف چھ ماہ بعد بھی بھرتی نہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق لاہور سروسز ہسپتال نیو ریڈیالوجی میں ایم آر آئی مشین نصب ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ بیت گیا، ٹیکنیکل سٹاف بھرتی نہ کئے جانے سے مشین functional نہ کی جا سکی۔ سروسز ہسپتال میں تشخیصی سہولیات کے فقدان سے شہری پریشان ہیں۔ ایم آر آئی مشین نصب ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ بیت گیا لیکن اب تک مشین functional نہ کی جا سکی۔ کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی نیو ریڈیالوجی میں ایم آر آئی فلوروسکوپی اور سی ٹی سکین مشین اپریل میں نصب کی گئی۔ مشین کو استعمال کرنے کے لئے بی ایس سی ٹیکنالوجسٹ کی بھرتیاں نہ کی جا سکیں۔ ٹیکنالوجسٹ اور ریڈیالوجسٹ کی بھرتیاں نہ ہونے سے مریض ایم آر آئی کے مہنگے اور اہم ترین ٹیسٹ سے محروم ہیں۔ انتظامی غفلت سے شہری پریشان ہیں جبکہ ای این ٹی وارڈ میں بیٹھنے کا مؤثر انتظام بھی نہیں ہے اور صفائی کے بھی ناقص انتظامات ہیں۔ سروسز ہسپتال میں ای این ٹی وارڈ میں بیٹھنے کا مؤثر انتظام نہ ہونے سے مریضوں اور لواحقین کو مشکلات کا سامنا ہے۔ بنچوں کے ٹوٹنے اور بستر زنگ آلود ہونے سمیت دیگر معاملات سے انتظامیہ غافل ہے۔ ہسپتالوں کو infection free بنانے کے وعدے بھی وفا نہ ہو سکے۔ ہسپتال کے ای این ٹی وارڈ میں صفائی کے ناقص انتظامات کے باعث بیماریاں پھیلنے کے خدشات بھی بڑھ گئے ہیں اور انتظامیہ وارڈ میں صفائی سمیت دیگر معاملات کو بہتر بنانے سے قاصر ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی متعلقہ وزیر نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وزیر قانون مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

تحریک استحقاق بابت 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 25 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں گے۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 اور 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1, 6, 11, 17, 20, 21, 22, 24, 25 بابت سال 2019 اور 1, 2, 3, 6, 8, 12, 13, 14, 15, 16, 17, 18, 27, 29 اور 30 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 مارچ 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 25, 24, 22, 21, 20, 17, 11, 6, 1 بابت سال 2019
اور 29, 27, 18, 17, 16, 15, 14, 13, 12, 8, 6, 3, 2, 1 اور 30 بابت
سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 31 مارچ 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 25, 24, 22, 21, 20, 17, 11, 6, 1 بابت سال 2019
اور 29, 27, 18, 17, 16, 15, 14, 13, 12, 8, 6, 3, 2, 1 اور 30 بابت
سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 31 مارچ 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سمیرا کومل کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ قرارداد dispose e of کی جاتی ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ نسرین طارق کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹ کی تعمیر پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ نسرین طارق: شکریہ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں زرعی اراضی پر
ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹس کی تعمیر پر فوری طور پر
پابندی عائد کی جائے اور زرعی اراضی میں اضافہ کرنے کے
اقدامات اٹھائے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹس کی تعمیر پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے اور زرعی اراضی میں اضافہ کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں۔"

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir, I oppose it.

جناب چیئرمین: وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔جی، محترمہ نسرین طارق آپ اس پر بات کریں۔

محترمہ نسرین طارق: جی، جناب چیئرمین! اگر وزیر قانون نے oppose کیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی وجہ ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، جناب چیئرمین! میں معززرکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ اس میں cooperative housing societies کو یہ تحریک refer ہوئی تھی تو اس سلسلے میں اپنے department کا point of view بتانا چاہتا ہوں کہ محکمہ امدادباہمی نے already cooperative housing societies پر پابندی لگائی ہوئی ہے اور کوئی cooperative housing society اب register نہیں ہو رہی۔

دوسری بات اس میں یہ ہے پہلے زمین خریدی جاتی ہے اور اس کے بعد وہ سوسائٹی cooperative act کے تحت register ہوتی ہیں لیکن اس زمین پر ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری cooperative department نہیں دیتا بلکہ وہ LDA یا دوسری development authorities دیتی ہیں یا متعلقہ بلدیاتی ادارے دیتے ہیں لہٰذا cooperative department یا housing societies کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس تحریک کو housing department کو refer کر دیں تاکہ وہ اس کا مناسب جواب اس حوالے سے آپ کو دے سکے چونکہ یہ قرارداد ہمیں mark ہوئی تھی تو اس لئے میں نے cooperative department کا جو point of

viewہے وہ آپ کو عرض کر دیا ہے لہذا مناسب ہو گا کہ اگر آپ اس قرارداد کو ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرفreferکر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد housing departmentکوreferکی جاتی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے اس معاملے کی صحیح معلومات فراہم کی ہے۔ میری اس میں عرض یہ تھی کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر زرعی اراضی میں کمی ہوئی ہے لیکن وزیر قانون نے جو فرمایا ہے میں ان سےagreeکرتی ہوں۔ آپ یہ متعلقہ ادارے کوreferکر دیں۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اس میں محترمہ نے دوpointsکو مد نظر رکھا ہے جن میں ایک یہ ہے کہ ہاؤسنگ سوسائٹیاں نہ بنائی جائیں جبکہ دوسرا صنعتی یونٹ ہے اور ان دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کا الگ معاملہ ہے جبکہ صنعتی یونٹ agro based industryجو کہ ہمارے ملک اور پنجاب کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی زمین دار فیکٹری لگائے گا تو وہ اپنے زرعی رقبے پر ہی لگائے گا ناں کیونکہ شہروں میں تو وہ فیکٹریاں نہیں لگا سکتا۔ یہ تو دیہاتی علاقوں میں فیکٹریاں اور انڈسٹریاں لگانے کا راستہ ہی بند کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں مہربانی فرمائیں کیونکہ وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ اس معاملے کو اچھی طرح thoroughly discussکر لیں اور پھر اس کے بعد ہی اس قرارداد پر کوئی فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

افواج پاکستان کو دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہونے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور dedication کی بدولت پاک فوج دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ list میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور dedication کی بدولت پاک فوج دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ list میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان ریاست پاکستان اور افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ان کی بھرپور کاوش اور dedication کی بدولت پاک فوج دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہو گئی ہے۔ یہ اعزاز حال ہی میں Global Fireworks Index 2021 کی شائع کردہ list میں دیا گیا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ پاک آرمی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ملک کی سرحدوں کی محافظ ہے اور اس نے ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

لاہور کے سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کی ضرورت

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"لاہور کے 100 سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس منصوبہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔ واٹر فلٹریشن پلانٹس یکم مارچ 2020 سے قبل نصب ہونے تھے۔ سکول سربراہوں کو 5۔ کروڑ روپے کی خطیر رقم منتقل ہونے کے باوجود پلانٹس نصب نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے ہزاروں طلباء مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور کے سرکاری سکولوں میں فوری طور پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"لاہور کے 100 سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس منصوبہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا ہے۔ واٹر فلٹریشن پلانٹس یکم مارچ 2020 سے قبل نصب ہونے تھے۔ سکول سربراہوں کو 5۔ کروڑ روپے کی خطیر رقم منتقل ہونے کے باوجود پلانٹس نصب نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے ہزاروں طلباء مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سرکاری سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور کے سرکاری سکولوں میں فوری طور پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں"۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! Concerned Minister موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر موجود نہ ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ مومنہ وحید اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں، محترمہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مومنہ وحید: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے "خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2019 کے تحت خواجہ سراؤں کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں کوٹا دینے کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ خواجہ سراؤں کو قانون کے مطابق ان کے حقوق نہیں دیئے جارہے اور انہیں تعلیمی قابلیت ہونے کے باوجود سرکاری ملازمتوں میں حصہ نہیں دیا جارہا۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ" خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2018" پر مکمل عمل درآمد کرتے ہوئے ان کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں حصہ یا کوٹا دیا جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ خواجہ سراؤں کو قانون کے مطابق ان کے حقوق نہیں دیئے جارہے اور انہیں تعلیمی قابلیت ہونے کے باوجود سرکاری ملازمتوں میں حصہ نہیں دیا جارہا۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ" خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2018" پر مکمل عمل درآمد کرتے ہوئے ان کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں حصہ یا کوٹا دیا جائے"۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! Concern Minister موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر موجود نہ ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اب جناب رمیش سنگھ اروڑا out of turn قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے " بھارتی کاشت کاروں کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے " بھارتی کاشت کاروں کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے " بھارتی کاشت کاروں کے حوالے سے" ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سکھ کسانوں پر بھارتی حکومت کے مظالم کو اقوام عالم میں اجاگر کرنے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

" بھارت ڈیڑھ ارب آبادی پر مشتمل ملک ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے شر سے کوئی بھی پڑوسی ملک محفوظ نہیں ہے۔ اب تو دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی حکومت مودی سرکار سے ملک کے شہری بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔

مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنائے جا رہے ہیں اور باقی اقلیتوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی گئی ہے حتیٰ کہ ان کے شر سے دلت ہندو بھی محفوظ نہیں ہیں ایسے لگتا ہے کہ بھارت اب صرف بڑی ذات کے ہندوؤں کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔ اب مودی سرکار یہاں تک نہیں رُکی بلکہ اس نے اصلاحات کے نام پر کسانوں کی زمینیں ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بھارت میں 67 فیصد کسان ہیں اور ملک کی ایک بہت بڑی آبادی کا روزگار زمین سے وابستہ ہے۔ خاص طور پر بھارتی پنجاب ملک بھر کو خوراک و اناج مہیا کرتا ہے اور اسے food basket کہا جاتا ہے لیکن ان اصلاحات سے کسان نا صرف جائیداد سے محروم ہوں گے بلکہ زندہ در گور ہو جائیں گے۔ اس خطرے کے پیش نظر سکھ کسانوں نے اپنی زمینوں، روزگار اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے بھارت میں موجود تمام اتھارٹیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ان کی شُنوائی نہیں ہوئی آخر کار تنگ آ کر لاکھوں کی تعداد میں سکھ اور باقی قوموں سے تعلق رکھنے والے کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ساتھ نومبر 2020 سے یخ بستہ سردیوں میں احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج میں بزرگ، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں لیکن تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مودی سرکار نے ان کی بات نہیں سُنی بلکہ بات سُننے کی بجائے انہیں نعشیں دی جا رہی ہیں۔ کسانوں نے بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے حق کے حصول تک احتجاج جاری رکھیں گے چاہے انہیں جتنی بھی قُربانیاں دینی پڑیں۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان بھارت کے مظلوم سکھ کسانوں پر مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام عالم میں سکھوں کے اس اہم ترین مسئلے کو اجاگر کرنے میں مدد کرے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" بھارت ڈیڑھ ارب آبادی پر مشتمل ملک ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے شر سے کوئی بھی پڑوسی ملک محفوظ نہیں ہے۔ اب تو دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی حکومت مودی سرکار سے ملک کے شہری بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنائے جا رہے ہیں اور باقی اقلیتوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی گئی ہے حتیٰ کہ ان کے شر سے دلت ہندو بھی محفوظ نہیں ہیں ایسے لگتا ہے کہ بھارت اب صرف بڑی ذات کے ہندوؤں کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔ اب مودی سرکار یہاں تک نہیں رُکی بلکہ اس نے اصلاحات کے نام پر کسانوں کی زمینیں ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بھارت میں 67 فیصد کسان ہیں اور ملک کی ایک بہت بڑی آبادی کا روزگار زمین سے وابستہ ہے۔ خاص طور پر بھارتی پنجاب ملک بھر کو خوراک و اناج مہیا کرتا ہے اور اسے food basket کہا جاتا ہے لیکن ان اصلاحات سے کسان نہ صرف جائیداد سے محروم ہوں گے بلکہ زندہ در گور ہو جائیں گے۔ اس خطرے کے پیش نظر سکھ کسانوں نے اپنی زمینوں، روزگار اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے بھارت میں موجود تمام اتھارٹیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ان کی شُنوائی نہیں ہوئی آخر کار تنگ آ کر لاکھوں کی تعداد میں سکھ اور باقی قوموں سے تعلق رکھنے والے کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ساتھ نومبر 2020 سے یخ بستہ سردیوں میں احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج میں بزرگ، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں لیکن تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مودی سرکار نے ان کی بات نہیں سُنی بلکہ بات سُننے کی بجائے انہیں نعشیں دی جا رہی ہیں۔ کسانوں نے بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے حق کے حصول تک احتجاج جاری رکھیں گے چاہے انہیں جتنی بھی قُربانیاں دینی پڑیں۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان بھارت کے مظلوم سکھ کسانوں پر مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا

ہے کہ وہ اقوام عالم میں سکھوں کے اس اہم ترین مسئلے کو اجاگر کرنے میں مدد کرے"۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" بھارت ڈیڑھ ارب آبادی پر مشتمل ملک ہے جو دنیا بھر میں اپنے آپ کو بہت بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے شر سے کوئی بھی پڑوسی ملک محفوظ نہیں ہے۔ اب تو دہشت گرد تنظیم آر ایس ایس اور اس کی حکومت مودی سرکار سے ملک کے شہری بھی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنائے جا رہے ہیں اور باقی اقلیتوں کی زندگی بھی اجیرن کر دی گئی ہے حتیٰ کہ ان کے شر سے دلت ہندو بھی محفوظ نہیں ہیں ایسے لگتا ہے کہ بھارت اب صرف بڑی ذات کے ہندوؤں کا ملک بن کر رہ گیا ہے۔ اب مودی سرکار یہاں تک نہیں رُکی بلکہ اس نے اصلاحات کے نام پر کسانوں کی زمینیں ہڑپ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ بھارت میں 67 فیصد کسان ہیں اور ملک کی ایک بہت بڑی آبادی کا روزگار زمین سے وابستہ ہے۔ خاص طور پر بھارتی پنجاب ملک بھر کو خوراک و اناج مہیا کرتا ہے اور اسے food basket کہا جاتا ہے لیکن ان اصلاحات سے کسان نہ صرف جائیداد سے محروم ہوں گے بلکہ زندہ درگور ہو جائیں گے۔ اس خطرے کے پیش نظر سکھ کسانوں نے اپنی زمینوں، روزگار اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے بھارت میں موجود تمام اتھارٹیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ان کی شُنوائی نہیں ہوئی آخر کار تنگ آ کر لاکھوں کی تعداد میں سکھ اور باقی قوموں سے تعلق رکھنے والے کسان اپنے ٹریکٹر ٹرالیوں کے ساتھ نومبر 2020 سے یخ بستہ سردیوں میں احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج میں بزرگ، بچے اور خواتین بھی شامل ہیں لیکن

تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مودی سرکار نے ان کی بات نہیں سُنی بلکہ بات سُننے کی بجائے انہیں نعشیں دی جارہی ہیں۔ کسانوں نے بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے حق کے حصول تک احتجاج جاری رکھیں گے چاہے انہیں جتنی بھی قُربانیاں دینی پڑیں۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان بھارت کے مظلوم سکھ کسانوں پر مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام عالم میں سکھوں کے اس اہم ترین مسئلے کو اجاگر کرنے میں مدد کرے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خالد ڈوگر صاحب!

میونسپل کارپوریشن بورے والا کی دکانوں کی قانون کے مطابق کرائے کی آکشن کروانے کا مطالبہ

جناب خالد محمود: جی، جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے شہر کا ایک مسئلہ ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میرا شہر بورے والا جو کہ حال ہی میں میونسپل کمیٹی سے میونسپل کارپوریشن بنا ہے۔ وہاں پر 1200 یا 1300 کے قریب کارپوریشن کی دکانیں موجود ہیں جن میں پچھلے 45 یا 50 سال سے لوگ بیٹھے اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ کم از کم بورے والے کا تین ہزار خاندان ان دکانوں سے مستفید ہو رہا ہے۔ حالیہ کچھ ماہ میں ان کی کرایہ کے لئے نیلامی کا procedure شروع ہوا جو کہ بالکل غیر قانونی تھا۔ موجودہ پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو اس نے اکتوبر 2019 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں concerned Commissioner, Deputy Commissioner اور Assistant Commissioner اس کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ جب اخبار اشتہار دیا گیا تو Auction Committee کو بھی نظر

انداز کر دیا گیا اور اس نوٹیفکیشن کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ اس میں یہ بھی شامل تھا کہ جو دکاندار پچھلے 50 ,40 سال سے بیٹھے ہیں ان تاجران میں سے ایک کمیٹی بنا کر ان لوگوں کو شامل کر کے ان ہی لوگوں کو دکانیں دوبارہ رینٹ پر دی جائیں۔ وہ لوگ کرایہ دے رہے تھے اور ہر سال قانون کے مطابق دس فیصد بڑھا کر کرایہ بھی دیتے ہیں۔ کچھ دکانوں کا کیس ریونیو بورڈ میں بھی چل رہا ہے۔ میں وزیر قانون سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے شہر کے اس مسئلے میں intervene کریں اور ہماری گزارش ہے کہ as per law اس auction کو بند کر کے اس کے کرائے کی reassessment کرائی جائے اور اس کے بعد انہی دکانداروں کو وہ دکانیں کرائے پر دی جائیں۔ وہ کرایہ بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ انجمن تاجران بارہا ڈی سی اور کمشنر کے پاس جا کر undertaking بھی دے کر آئے ہیں۔ میری وزیر قانون سے یہ request ہو گی کہ ہمارے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے interfere کریں اور as per law ان کی auction کروائی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے request کروں گا کہ وہ ابھی اجلاس کے بعد میرے آفس میں تشریف لے آئیں میں ان سے detail لے کر رپورٹ منگوا لوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو resolve کریں گے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! ابھی یہاں دو important points پر بات ہوئی تھی ایک کتوں کے بارے میں اور دوسرا ویکسین کے بارے میں۔ جہاں تک کتوں کے بارے میں بات ہے تو ہم نے rabies free Pakistan پر کام شروع کر دیا ہے۔ آج ہم نے دو ہزار کتوں کو vaccinate کیا

ہے جیسا ترکی کا ماڈل ہے۔ جن جن علاقوں میں کتوں کا مسئلہ ہے وہ ہم سے contact کریں ہم ویکسین کریں گے۔ ایک کتے کو ویکسین کرنے کے سو روپے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
ہم سے رابطہ کریں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے علاقوں میں کتوں کو rabies کے انجکشن لگوا دیں گے۔
دوسری بات ابھی ڈاکٹر یاسمین راشد کے بیان پر ہوئی تھی۔ میرے husband امریکہ سے ویکسینیشن کروا کر آئے ہیں اور تین مہینے سے ان کی کھانسی ٹھیک نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ویکسین بالکل نئی ہے اس لئے کوئی اس کے بارے میں hundred percent نہیں کہہ سکتا کہ کچھ نہیں ہو گا یعنی میرے husband امریکہ سے ویکسینیشن کروا کر آئے ہیں اور ان کی تین مہینے سے کھانسی ٹھیک نہیں ہوئی۔ چونکہ یہ نئی ویکسین ہے اگر منسٹر صاحبہ نے ایسا کہہ دیا ہے تو کچھ غلط نہیں کہا کہ اس پر بات کی جائے۔ شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ VELO نام کی ایک product ہے جو تمام سٹوروں پر available ہے اور اس کی سوشل میڈیا پر advertisement بہت زور و شور سے ہو رہی ہے کیونکہ آج کل میں نارکوٹکس پر کام کر رہی ہوں۔ اس پر بہت واضح لکھا ہوا ہے کہ This product contains nicotine and it is addictive بتایا یہ جاتا ہے کہ یہ product سگریٹ چھڑوانے میں help کرتی ہے۔ یہ بالکل نسوار کی طرح استعمال ہوتی ہے لیکن پھر بچوں کو اس کی addiction ہو جاتی ہے یہ سوا سو روپے میں ہر سٹور پر available ہے جہاں یہ نشے کی بات کر رہے ہیں اور منشیات کی بات کر رہے ہیں تو یہ وہ first step ہے جس کو اتنا glamourize کر کے دکھایا جا رہا ہے میرے خیال میں اس پر ہمیں seriously notice لینے کی ضرورت ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین!میری بہن نے بہت اچھی بات کی ہے کہ ان کے husbandامریکہ سے تین ماہ سے ویکسین لگوا کر آئے ہیں لیکن آرام نہیں آرہا تو کوشش کریں کوئی چیز بدلی جائے تا کہ آرام آجائے یعنی ویکسین بدلی جائے یا کوئی اور چیز بدلی جائے۔

جناب چیئر مین!میں عرض کروں گا کہ ان کے پاس بڑی ویکسین ہے اور مجھے اچھا لگا ہے کہ گورنمنٹ اس میں بڑی خود کفیل ہے کہ کتوں کو لگانے کے لئے ویکسین ہے لیکن انسانوں کو لگانے کے لئے ویکسین نہیں ہے اس لئے مہربانی فرما کر انسانوں پر توجہ دیں تا کہ زندہ لوگوں کی لاشیں نہ اٹھائی جائیں۔

جناب چیئر مین: جی،کل ویکسین پہنچ گئی ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی،محترمہ شازیہ عابد!آپ نے بات کرنی ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین!بہت شکریہ۔میں تو پریشان ہوگئی تھی کہ شاید میرے سے کوئی ناراضگی ہے کیونکہ میں اتنی دیر سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

جناب چیئر مین: آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین!میں دو منٹ لوں گی۔ دوissues ہیں ایک تو میرے ضلع راجن پور میں کافی دنوں سے آٹا نہیں مل رہا۔لوگ لائنیں لگا کر سارا سارا دن کھڑے رہتے ہیں۔ بہت افسوس ناک بات ہے زرعی ملک جہاں وہی لوگ گندم خود اگاتے ہیں آج وہ آٹے کے لئے لائنیں لگا کر کھڑے ہوئے ہیں مگر وہاں آٹا نہیں مل رہا۔

جناب چیئر مین: جی،میاں اسلم اقبال نہیں بیٹھے تو انشاءاللہ ان کوrequest کرتے ہیں کہ وہ ٹرک بھجوا دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین!یہ بہتserious issue ہے اور میاں اسلم اقبال بار بار بہت زور زور سے بتا رہے ہوتے ہیں کہ 860روپے،860روپے،وہ جو860روپے والا آٹا ہے وہ کھانے کے قابل نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، جناب مظفر علی شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! محترمہ شازیہ عابد کو بات complete کرنے دی جائے۔۔۔

جناب چیئر مین: ان کی بات complete ہو گئی ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئر مین! شکریہ۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: چلیں! آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! اگر کوئی ناراضگی ہے تو میں سب کے سامنے معذرت کرتی ہوں۔ پہلے بھی میں ایک گھنٹے سے کھڑی رہی ہوں اور آپ پھر مجھے بات نہیں کرنے دے رہے۔ دوسرا جو اہم مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ میرا شہر جام پور ایک پُرامن ترین شہر تھا مگر آج کل بہت افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ وہاں دن دہاڑے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ کل بھی وہاں ایک نوجوان سے موٹر سائیکل چھینتے ہوئے ایک بھائی کو زخمی کر دیا ہے اور دوسرا بھائی جس کی 15 فروری کو شادی ہونے جا رہی تھی اس کو مار دیا گیا ہے۔ یہ امن و عامہ کی صورتحال ہے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان شہروں میں یہ تصور نہیں تھا چھوٹے شہر ہیں لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں مگر بہت زیادہ وارداتیں بڑھ رہی ہیں اس پر توجہ فرمانے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، ضرور انشاءاللہ۔ جناب مظفر علی شیخ! آپ بتائیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں ایک چھوٹی سی بات عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ ابھی حکومتی ایوانوں سے افواج پاکستان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے قرارداد پیش کی گئی۔ ظاہر ہے کہ اگر پاکستان دفاعی لحاظ سے مضبوط ہوتا ہے تو اس سے ہر پاکستانی مضبوط ہوتا ہے۔ یہ ہر پاکستانی کی آواز ہے کہ پاکستان کو دفاع اور ہر شعبے میں مضبوط ہونا چاہئے لیکن میں بڑے ادب کے

ساتھ گزارش کروں گا کہ پچھلے 8ماہ سے کورونا بھی ایک جنگ کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اور اس کے خلاف جو پہلا دفاعی حصار ہے وہ ہمارے health care providers ہیں انہوں نے باقی عوام کو اس مصیبت سے بچانے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے جس میں سینئر ترین ڈاکٹرز سے لے کر جونیئر ترین ڈاکٹروں میں سے 170ڈاکٹرز ابھی تک جام شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ یہ جو ہمارا پہلا دفاعی حصار ہے جو عام لوگ گھروں کے چراغ گل ہونے سے بچانے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں ان کے لئے بھی متفقہ طور پر اس ایوان سے چند قیمتی الفاظ ان کے لئے بھی پیش کئے جاتے تا کہ وہ اور زیادہ تندہی کے ساتھ عوام کو اس وباء سے محفوظ کرنے کے لئے کام کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج سڑکوں پر آپ سب نے دیکھا ہو گا کہ UNESCO نے لاہور کو city of literature declare کیا ہے اس بات پر میں گورنمنٹ آف پنجاب اور CM صاحب کو بہت زیادہ مبارک باد دینا چاہتی ہوں۔ لاہور کو Heidelberg کے ساتھ ایک twin city declare کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ Heidelberg کے اندر علامہ اقبال بہت عرصے reside کئے تھے اور Heidelberg میں علامہ اقبال کے نام سے street بھی ہے اور اس لئے لاہور کو Heidelberg twin city declare کیا گیا ہے اور UNESCO نے لاہور کو city of literature declare کیا ہے اس کے لئے بہت بہت مبارک باد۔

MR.CHAIRMAN: The House is adjourned sine die.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(68)**/202**1/**24**55. Dated: 2nd February, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **2nd February 2021 (Tuesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 2nd February 2021 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"